

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ

إِلَى يَوْمِ كَحَقِّي إِلَيْنَا حَبِيبٌ مِنَ لَدُنِّهِ وَالذَّائِرِينَ

کتاب مستطاب

خطائر القدس

لهروء

رسالة عشق حقیقی

از تصنیفات ۱۸۰۳

قدوة الاولیاء والوالیین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفين المقربین بیدالسادات

ولی الاکبر الصادق محمد الدین ابوالفتح

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز حشینی

قدس الله سرور العزیز

بلسله مطبوعات کتب خانہ روضتین گلبرگ شریف

به انتظام و توجہ خاص جناب معالی القاب نواب غوث یار جنگ سہادر ارام اللہ اقبالہم

صوبہ دار صوبہ گلبرگ شریف و میر مجلس کتب خانہ روضتین

و بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ بید عطا حسین صاحب ام، اے۔ سی، ای

ناظم (ولیفیاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

در انتظامی پریس کیسری بلڈنگ حیدرآباد دکن طبع کردہ

بندہ نواز حشینی حیدرآباد دکن

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

**پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ**



128214

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سبحان من حرق قلوب اوليائه المحبين المحبوبين
بنار عشقه و شرفهم بتشريف قربه و مشاهدته و وصاله
فله الحمد حمداً كثيراً متواتراً دائماً - والصلوة
والسلام على التعيين الاول والنور الاقترام سيد الانبياء
والمرسلين امام الاولياء المقربين والاصفياء المتقين
الذي كان نبياً وادماً مجدداً بين الماء والطيبين راحت
العاشقين مراد المشتاقين شمس العارفين سراج السالكين
مصباح المقربين له الشافعت الكبرى وبيداه لواء الحمد
محمد النبي الاخي وعلى آله واصحابه وازواجه وذرياته
اجمعين صلوة دائماً ابداً سرمدياً -

تخلیق عالم کے باعث کے متعلق چند حدیثیں روایت کی گئی ہیں
جن کے اسناد محدثین کے نزدیک گویا قوی نہیں ہیں لیکن ان کو اس
کثرت سے اکابر علماء اور محققین صوفیہ روایت کرتے آئے ہیں کہ وہ بہ منزلہ
متواتر کے ہو گئی ہیں۔ ایک حدیث قدسی یہ ہے۔ "كنت كنزاً مخفياً

فاجبت ان اعرف فخلقت الخلق“ (ترجمہ: میں گنج مخفی تھا مجھے
محبوب ہوا کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے خلق کو پیدا کیا)۔ دوسری بھی حدیث
قدسی ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ ”لولا انما خلقت الخلق“ (ترجمہ: اگر آپ
نہ ہوتے یعنی آپ کی آفرینش مقصود بالذات نہ ہوتی تو میں مخلوقات کو پیدا نہ
کرتا)۔ ایک حدیث یہ بھی ہے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد
ہے: ”اول ما خلق الله نوری“ (ترجمہ: خداوند تبارک و تعالیٰ نے جس
کو سب سے پہلے پیدا کیا وہ میرا نور تھا)۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کائنات
کی تخلیق کا باعث حب ازلی تھا اور آفرینش سے مقصود بالذات رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک تھی اور بقیہ تمام کائنات کی تخلیق
بالواسطہ اور طفیل میں اور بعد ہوئی۔ پس مقتضائے ”جبلت القلوب علی
حب من احسن اليها“ اور یفجوا نئے هل یجزأ الا احسان الا
الاحسان تمام کائنات کے ذرہ ذرہ کو اس ذات پاک ازلی وابدی کی
جانب دایمانا مل رہنا جبلی فطری لازمی اور اضطراری ہوا۔ محقق ”دوانی لکھے
ہیں“ اگر کسے دیدہ اعتبار بکشانہ و گرد سراپا ہے جہاں برآید و از ملاد اعلیٰ کہ از لولہ
طباع پاک اند بعالم افلاک آند و از آنجا بمرکز خاک تنزل کند ہیج ذرہ را از پرتو
نور عشق خالی نیابد۔ و لعمری محقق علیہ الرحمہ نے جو کہا نہایت صحیح کہا ہے
در ازل از خم عشقش قد سے در دادند زان فلک چرخ زنان گشت وزین مرت
قد دبت حکمت فی الاشیاء اجہبہا نافی الوجود سونے من شقہ الشیخ
مترحب ازلی در ہمہ اشیا ساریت ورنہ بر گل نزوے بلبل بیدل فریاد
خالق کائنات خود ارشاد فرماتا ہے۔ یُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ أَوْ لَسَبَّ لَهَا السَّمَوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ
 وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسَبُّكُمْ جَمَدًا۔ (ترجمہ:۔) اوس کی تسبیح کرتے ہیں
 یعنی پاکی بیان کرتے ہیں اور حمد و ثنا کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان
 میں ہیں۔ اور کوئی شے ایسی نہیں ہے جو اوس کی حمد و ثنا نہ کرتی ہو) بعض مفسرین
 نے لکھا ہے کہ لغوی حیثیت سے اللہ کا معنی وہ ذات ہے جس کی جانب سب
 جھکیں اور جس کے ساتھ محبت کرنے پر سب مجبور ہوں۔ غالباً اسی معنی کو پیش
 نظر رکھ کر حضرت قطب الوقت مولانا سید فضل رحمن گنج مراد آبادی قدس سرہ
 نے ایک مجلس میں جس میں میرے استاد حضرت مولانا حافظ شمس الفی صاحب
 بھی تھے فرمایا کہ اللہ کا معنی ہے ”من موہن“ اللہ اللہ

ہمہ سو روئے تو بود وہمہ رو سوئے تو بود

تمام ذرات کائنات کو ذات پاک واجب الوجود کی جانب میلان
 کلی کا ہونا فطری اور اضطراری ہے۔ انسان بھی اسی کائنات کی ایک نوع ہے
 لیکن اس کی نوعیت بقیہ تمام کائنات کی نوعیت سے جداگانہ ہے اور سکونفس
 اور جذبات دینے گئے ہیں عقل دی گئی ہے ذہول کی صفت بھی دی گئی ہے
 شیطان بھی ساتھ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے دنیا میں آکر اوس کی فطرت اور عقل پر
 پردہ پڑ جاتا ہے اور ہدایت کے لئے اوس کو ہادی کی ضرورت ہوتی ہے
 تاکہ وہ بھولی باتوں کو اسے یاد دلائے اور اوس کے دل سے پردہ کو دور کر کے
 اللہ تعالیٰ سبحانہ کی محبت اور معرفت کا راستہ بتائے۔

ہر فرد پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی رسالت پر ایمان لانا فرض مین ہے اور اوس کے ساتھ ساتھ اللہ اور رسول
 کی ایسی محبت جو کم از کم ہر دوسری شے کی محبت پر غالب ہو واجب کر دی گئی ہے۔

چنانچہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے نہایت صراحت اور سخت تہدید کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے۔ "قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ تُرَضُّونَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ" (ترجمہ: "اے پیغمبر تم لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے عشائر و اقارب اور تمہارے اموال جن کو تم نے کمایا ہے اور تمہاری تجارت جس کی کسادبازاری کا تم کو خوف ہے۔ اور تمہاری حویلیاں جو تمہیں مرغوب ہیں تو اس وقت کا انتظار کرو جب اللہ اپنا حکم بھیجے۔ اور اللہ نافرمانوں کی قوم کو راہ نہیں دیتا)۔ اس آیت شریفہ کے رو سے ہر شخص پر واجب ہے کہ باپ ماں بیٹے بیٹیوں بھائی بہنوں بیبیوں اموال و املاک تجارت اور ہر قسم کے کاروبار اور امکنہ اور باغ و بیابانیں غرض ہر شے کی محبت پر اللہ اور رسول کی محبت کو غالب رکھے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو حقیقی ہدایت سے محروم اور عذابِ آخرت کا مستوجب ہوگا۔ اس آیت میں نفس و جان کی صراحت نہیں ہے۔ لیکن اللہ اور رسول کی راہ میں جہاد اہل وقت تک نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ اپنی جان کی محبت پر بھی اللہ اور رسول کی محبت غالب نہ ہو۔ خلاصہ یہ کہ مومن پر واجب ہے کہ اپنی جان اور تمام زن و فرزند خویش و اقربا اور اپنے ہر قسم کے تعلقات کی محبت پر اللہ اور رسول کی محبت کو غالب رکھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہی ارشاد ہے اور یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور تقریباً تو اتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہے

”لَا يَوْمَنَ أَحَدًا كَمَا حَتَّىٰ الْوَنَ أَحِبَّ الْيَدِ مَنَ وَلَدًا وَوَالِدًا
 وَالْمَنَاسَ أَجْمَعِينَ“ (ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اوس وقت تک مومن
 نہیں ہوتا جب تک کہ میں اوس کی اولاد اور اس کے ماں باپ اور تمام
 انسان سے اوس کے نزدیک زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں) مختصر یہ کہ اللہ اور
 رسول کی محبت عین ایمان ہے اور جس میں یہ نہیں اوس کا ایمان صرف نام
 کا ایمان ہے لَا اِيْمَانَ لِمَن لَّا حُبَّةَ لَهُ ۝

دوش دیوانہ چہ خوش می گفت ہر کہ عشق نیت ایماں نیت

اللہ اور رسول کی اس قدر محبت کہ ہر شے کی محبت پر غالب رہے مومن
 کو عاقبت کے دار و گیر سے نجات دے گی اور اس کو اصحاب الیمین کے زمرہ
 میں شامل کر دے گی لیکن یہ نیچے کا درجہ ہے۔ عشق و محبت کی انتہا نہیں ہے
 اور مقربین کا مقام اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ چنانچہ اللہ جل شانہ
 (من مومن) نے ارشاد فرمایا ہے: ”وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدَّ حُبًّا لِلَّهِ
 (اور ایمان والے اللہ کی محبت میں نہایت شدید ہیں) اور ان کے لئے یہ
 بشارت ہے: ”إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ
 عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي
 كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ه نَحْنُ أَوْلِيُّكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
 وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهَىٰ أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ه
 نَزَّلْنَا مِنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ“ (ترجمہ: یہ تحقیق جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ
 ہے اور اس پر انہوں نے استقامت کی اور پر اترتے ہیں فرشتے اور کہتے
 ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور بشارت ہو تم کو اوس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ
 تھا۔ ہم ہیں تمہارے رفیق دنیا میں اور آخرت میں تم کو وہاں ہے جو جی چاہتے

تہارا اور تم کو وہاں ہے جو منگواؤ۔ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان کی۔ یہ بہ
بشارت ہے عاشقان و محباں و محبوبان خدا کو۔ غلبہ محبت میں عاشق کی تمام طبی
کثافتیں جل جاتی ہیں اور اس کی نظریں سوائے معشوق کے کچھ باقی نہیں رہتا
محقق دوانی لکھتے ہیں ”ہر جا کہ خورشید جہاں افروز عشق بکلم و آشرفت الارض
بنور ربہا از افق روح انسانی بر آید ظلمات کثافت طبیعت رونے بہ
مغرب افول نہادہ راہ عدم پیماید و ہر کجا آتش عالم سوز شوق کہ لا تبقی ولا تذر
وصف الحال اوست در صحرا سے وجود در گیر در ضیاء طبیعت را بکلی بسوزاند
آتش عشق تو ام خرمین پندار بسوخت تن و جان دل و دین جملہ بیکبار بسوخت
دنیا و دین و صبر و ہوش از من برفت انہش جائیکہ سلطان خیمہ زوغوغا من اندام
سج ہے ان الملوك اذا دخلوا قديرة افسدوها وجعلوا
اعزة اهلها اذلة عشق و محبت میں بڑھتے بڑھتے عاشق کو تمام کائنات سے
ذہول ہو جاتا ہے اور اوس کے نفس و قلب و روح اور اس کے تمام وجود
میں سوائے معشوق کے کچھ باقی نہیں رہتا۔
عشق آمد و شد جو جانم اندر رگ و پوست تاکر دم را تہی و پر کرد ز دوست
اجزائے وجودم ہنگی دوست گرفت نام است و نشان بر من و باقی ہمہ است
انسان کو طلب حق سے روکنے والی اور راستے میں مائل ہونے والی
چار چیزیں ہیں دنیا خلق نفس اور شیطان لیکن عشق الہی جب اوس کے وجود میں
بھر جاتا ہے تو کسی چیز کو اوس میں مسلخ نہیں رہتا اور ایسوں ہی کے شان میں ارشاد
ہے۔ اِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ۔ حضرت یسے محمد حسینی
گیسو در از قدس سرہ اسمار الا سرار کے سمرسی و ہنم میں فرماتے ہیں ”امانیک بختے
کہ در اصل خلقت اور محب و محبوب آفریدہ است دنیا چہ وزن دارد کہ پابند

راہ مطلوب شود۔۔۔۔۔ خلق ہانست کہ این شخص کے از ایشان است۔ تغیر
وزوال از نفس خویش احساس درستی میکند چگونہ باشد این چنین لاثباتے ولا اعتبارے
طالب و محب و مشتاق را مانع از راہ قدیم ازلی وابدی آید۔ شیطان نقش بندی
در نفس کند و رنگ آمیزی نماید عنقریب آن نماند و نپاید ہر خطے کہ حسنی بود ہم بیکبار
رخت وجود خود بر بست چه صورت باشد بکدام معنی مانع و پابند محب شود۔ محبوں
را از عشق لیلی کہ باز آرد و چگونہ باشد بغیر لیلی پردازد،

نصوت عشق و محبت الہی ہی کا نام ہے۔ جس طرح من احب شیئاً
اکثر ذکر کہ یعنی جسکے دل میں کسی کی محبت ہوتی اوس کا ذکر وہ ہمیشہ کیا کرتا ہے
صحیح ہے اوسی طرح اوس کا ضد بھی صحیح ہے یعنی اگر کوئی کسی کا ذکر خیر ہر وقت کرتا ہے
تو اوسکی محبت دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ عشق کی حد تک پہنچ جاتی ہے
پیر طریقت عشق و محبت ہی کی راہ سے طالب صادق کو لیجاتا ہے اور منزل مقصود
تک پہنچا دیتا ہے۔ جو اصل خلقت میں ”محب و محبوب“ پیدا ہوئے ہیں وہ نہایت
تیزی سے چلکر بہت جلد پہنچ جاتے ہیں لیکن جو ایسی بلوغ فطری استعداد نہیں رکھتے لیکن
طلب میں صادق اور ارادہ میں مستقیم ہیں پیر کامل مجاہدہ اور ریاضت ذکر اور شغل
فرائض اور نوافل سے اونکے دل میں محبت کی آگ کو جو کثافت طبعی اور دنیا اور
نفس کے تلوث کے خاکستر کے نیچے دبی اور ڈھکی ہوتی ہے بھڑکا دیتا ہے۔ وہ تیز سے
تیز تر ہوتی جاتی ہے اور فنایت تک پہنچا دیتی ہے۔ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز
قدس اللہ سرہہ کا مسلک خصوصیت کے ساتھ عشق و محبت ہی کا مسلک ہے۔ چنانچہ
خود اونکے پیر خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

ہر کو مرید سید گیسو دراز شد واللہ خلافت نیست کہ او عشقا ز شد
لیکن محبت کی راہ پر خطر ہے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز

ہے نہایت دشوار گزار ہے اور اس میں نشیب و فراز بکثرت ہیں۔
 کیف الوصولی الی سعاد وودوہنا قتل الجبال وودوہن حیوت
 ایک جانب معشوق بے نیاز اور غنی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ وہ بے
 پروا بھی ہے اس کو کسی کی مطلق پروا نہیں خلقت ہولاء للبحنة ولا ابالی و خلقت
 ہولاء للنار ولا ابالی وہ غیور بھی ہے دوسری جانب عاشق کے دل میں محبت کی ایسی
 تیز آگ مشتعل رہتی ہے کہ جہنم کے آگ کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔

وفی قلب المحب نار ہوی احراراً محمبم ابروہا

اور بے انتہا بے صبری اسکے لوازمات میں ہے۔ اس لئے قدم قدم پر لغزش کا اندیشہ
 رہتا ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ محبت الہی ہی بجا آمد مقبہ اور موصل الی المقصود ہے جو
 اتباع نبوی اور شریعت مصطفوی کی زنجیر میں جکڑی ہوئی ہو قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ
 فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور عشق کے جنون میں جب ہوش و حواس عقل سمجھ سب
 رخصت ہو چکے ہوتے ہیں یہ نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔

برکفے جام شریعت برکفے سندان عشق برہونساے نداند جام و سندان باخنن

ان باتوں کو پیش نظر رکھ کر بعض اکابر طریقت نے ضرورت محسوس کی کہ عشق و
 محبت الہی کے اطوار و منازل کے متعلق کتابیں تصنیف کریں جو عاشقوں اور طالبوں
 کو مشعل ہدایت کا کام دیں۔ چونکہ خب ازلی اور حقیقت محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
 لازم و ملزوم ہیں اس لئے عشق و محبت کے منازل و اطوار کے ساتھ حقیقت محمدی کو
 ایک حد تک بیان کرنے سے چارہ نہ ہو سکا اور ان تصانیف میں اس کے اسرار و
 رموز ہی بیان کئے گئے۔

ان مضامین پر سب سے پہلی تصنیف امام احمد غزالی کی ”سوانح“ ہی کتاب

مختصر اور نہایت غامض اور عمیق الفہم ہے۔ اس میں گویا دریا کو کوڑہ میں بھر دیا ہے غلظت القدر

میں حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ ”شیخ احمد غزالی در سوانح کہ دست موزہ ہر روزندہ و رسیدہ است و ایم اللہ خوش عشق بازی کہ در آں مختصراً باختہ است.....“ خواجہ صاحب نے یہ کتاب مریدوں کو بارہا سبقاً سبقاً پڑھائی اور اون کے فرزند اکبر حضرت سید اکبر حسینی علیہ الرحمہ نے اون سے پڑھ کر اور اون سے اجازت لے کر اسکی شرح لکھی۔ اسکے بعد حضرت قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ نے ”رسالہ عشقیہ“ تصنیف کیا۔ یہ بزرگ حضرت شیخ الیشونخ شیخ شہاب الدین عمر السہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیاء نے فرمایا ہے۔ ”قاضی حمید الدین پیشوا اے عاشقاں بود۔“ یہ کتاب بھی نہایت غامض ہے لیکن کسی قدر بسط کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ کسی اہل ذوق نے جزاہ اللہ خیر البحر اوجیدر آباد کن میں طبع کرایا تھا اور اس کے بعد ایک مرد صالح متقی درویش حافظ مولوی بسین علی مرحوم نے دہلی میں طبع کرایا۔ اسکے بعد حضرت فخر الدین عراقی قدس سرہ نے ”لمعات“ تصنیف کی۔ یہ کتاب نہایت لطیف اور دلکش طریقہ پر لکھی گئی ہے اور عرفائے صوفیہ میں نہایت مقبول ہوئی بزرگوں نے اس کی شریں لکھیں چنانچہ پہلی شرح حضرت سید نعمت اللہ ولی کرمانی علیہ الرحمہ نے لکھی۔ ایک شرح مولانا جامی نے بھی لکھی (یہ دہلی میں چھپی ہے) ایک شرح حضرت نظام الدین تھانوی نے لکھی۔ حضرت سید محمد حسینی گیسو دار علیہ الرحمہ کو یہ کتاب نہایت پسند تھی اپنی تصانیف میں اس کے مضامین اور اشعار کو بجا بجا نقل کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کی کتاب مستطاب خطبہ الرافدین ہے جو اب طبع ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ یہ عجیب و غریب اور نہایت بلند پایہ کتاب ہے۔ اطوار و منازل عشق الہی اور اسرار و رموز حقیقت محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے خاص طرز پر اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ کسی دوسری تصنیف میں اسکی

نظیر نہیں ملتی۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسے پلندہ پاپہ مصنف ہیں ویسی ہی پلندہ پاپہ اولیٰ کی تصنیف ہے۔ سنہ ہجری میں امیر تیمور نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اس کے وہی پہنچنے سے پہلے خواجہ صاحب وہلی سے گجرات روانہ ہو گئے۔ یہ کتاب اسی سفر میں لکھی گئی اور جیسا کہ خود کتاب کے آخر میں بیان کیا ہے روز و شب پانزدہم جمادی الاخریٰ سنہ ۸۰۳ ہجری کو اس کو ختم کیا۔ اولیٰ کی تحریر سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اولیٰ کے فرزند اکبر حضرت سید اکبر جینی کے ایسا سے اس کی تحریر ختم کی گئی ورنہ معلوم نہیں کہ اور کس قدر لکھواتے نفس کتاب کے ختم کے بعد ایک فصل زیادہ فرمادی ہے جس میں عشق کے متعدد اور مختلف مظاہر کو نہایت اختصار سے بحد بطیف پیرایہ میں بیان فرمادیا ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ ہم کو اس کتاب کے سمجھنے کا فہم اور اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کتاب کے نسخے نہایت کمیاب ہیں۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں اس کے دو نسخے ہیں ایک سنہ ۱۰۶۸ء کا لکھا ہوا اور دوسرا سنہ ۱۳۵۰ء میں نے سنہ ۱۳۵۰ء میں ان دونوں نسخوں کے باہم مقابلہ سے ایک کاتب کے ذریعہ نقل لی اور خود مقابلہ کر کے جہاں تک ممکن ہوا تصحیح کی۔ دوں نسخوں کی کتابت چونکہ غلط تھی اور وہ کرم خوردہ بھی ہیں اس لئے میرے نقل کنایندہ نسخہ کی مکمل طور پر تصحیح نہ ہو سکی۔ کلکتہ کے رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے کتاب خانہ میں بھی اس کتاب کا ایک نسخہ ہے۔ میں نے اس کو حاصل کیا اور اسکے مقابلہ سے اپنے نقل کنایندہ نسخہ کی جہاں تک ممکن ہوا تصحیح کی لیکن سوسائٹی کا وہ نسخہ نامکمل تھا اور نفس کتاب کا تقریباً صرف دو ثلث ہی تھا اس لئے ثلث آخر کی تصحیح نہ ہو سکی۔ سال حال میں سررشتہ امور مذہبی نے پندرہ ہولہ سال پیشتر کا ایک نقل کیا ہوا نسخہ کتب خانہ روضتین گلبرگہ میں بھیجا وہاں سے وہ میرے پاس آیا۔ اسکی کتابت نہایت بدخط ہے اور جا بجا غلطیاں بھی ہیں۔ یہ معلوم نہ ہوا

کہ کس نسخہ سے یہ نقل لی گئی تھی لیکن اس نقل سے یہ فائدہ ہوا کہ میری کتاب کے ثلث آخر میں جس کی تصحیح کلکتہ کے کتاب سے نہیں ہو سکی تھی اور کتب خانہ آصفیہ کے نسخوں کے کرم خوردہ ہونے سے جہاں جہاں الفاظ نقل نہیں ہو سکے تھے اون کی تکمیل ہو گئی۔ پھر بھی مکمل تصحیح جیسی کہ چاہیے تھی نہیں ہو سکی اور بعض بعض جگہ الفاظ مشکوک رہ گئے۔ میں نے سنا کہ گلبرگہ شریف میں ایک بزرگ کے پاس بھی اس کتاب کا ایک نسخہ ہے لیکن وہ مجھے نہ مل سکا ورنہ ممکن تھا کہ اس کے مقابلہ سے میری کتاب میں جو الفاظ تصحیح سے رہ گئے تھے اون کی تصحیح ہو جاتی۔ بہر حال نہایت کدوکاوش کے بعد میرے نقل لئے ہوئے نسخہ کی جس قدر تصحیح ہو سکی اس پر قناعت کی گئی اور اس سے کتاب طبع کرادی گئی۔

اس کتاب کو طبع کرنے کا خیال تقریباً پچیس سال ہونے نواب فضیلت جنگ بہادر مولانا انوار اللہ خاں صاحب معین المہام و صدر الصدور امور مذہبی سرکار عالی کو پیدا ہوا چنانچہ انہوں نے اس کی طباعت کا حکم بھی دے دیا تھا مگر اون کا انتقال ہو گیا اور یہ کارروائی رہ گئی۔ سررشتہ امور مذہبی سے جو نقل کردہ نسخہ کتب خانہ روضتین کو بھیجا گیا اور جس کا ذکر ابھی اوپر ہوا ہے غالباً اسی حکم کے ضمن میں نقل کیا گیا ہوگا۔ مولانا انوار اللہ خاں علیہ الرحمہ کی رحلت کے بعد سررشتہ امور مذہبی نے اس کتاب کی طباعت کی کارروائی ختم کر دی تھی مگر بھجوائے کل امر مرہوں باوقا تھا اس کا وقت اب آیا۔ اس کے طبع اور نشر کی سعادت ہمارے نہایت محترم دوست نواب غوث یار جنگ بہادر امام اللہ عمر ہم واقباہم صوبہ دار صوبہ رکنشنر ڈیویژن، گلبرگہ کے حصہ میں مفرد تھی کہ اوفکتے توجہ خاص اور اون کے حسن تنظیم

کی بدولت یہ کتاب طبع ہو سکی۔ چند سال سے گلبرگ شریف کے روضہ بزرگ اور روضہ خورد کا انتظام صوبہ دار کے نگرانی میں دے دیا گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں تین سال سے نواب غوث یار جنگ بہادر کے ہاتھ میں عنان انتظام ہے اس قلیل مدت میں انہوں نے جو نمایاں ترقی کر دکھائی اس کے بیان کا یہاں موقع نہیں ہے۔ لیکن یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ انہوں نے ایک کتاب خانہ بھی قائم کیا ہے۔ حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز علیہ الرحمہ کے روضہ کو روضہ بزرگ کہتے ہیں اور اون کے فرزند اصغر حضرت سید اصغر حسینی کے صاحبزادہ حضرت قبول اللہ حسینی کے روضہ کو روضہ خورد کہتے ہیں۔ دونوں کی جاگیریں علیحدہ علیحدہ ہیں مجموعی طور پر ان دونوں روضوں کو اختصار کے لئے روضتین کہتے ہیں۔ ہر روضہ سے متعلق ایک کتاب خانہ بھی تھا جن میں دستبردار زمانہ سے بچکر چند کتابیں رہ گئی تھیں مگر وہ بھی روز بروز تلف ہوتی جا رہی تھیں نواب غوث یار جنگ بہادر نے دونوں روضوں کی سجادہ نشین صاحبوں کی رضا سے ان کتابوں کو ایک جگہ جمع کر کے بنام ”کتاب خانہ روضتین“ ایک کتاب خانہ قائم کر دیا ہے اور اس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے جس کے وہ صدر ہیں۔ مزید احتیاط کے لئے ناظم صاحب امور مذہبی کی نگرانی بھی قائم کر دی ہے۔ اس کتاب خانہ کے متعلق کوشش یہ ہے کہ جس قدر کتابیں خصوصاً خواجہ صاحب اور اون کے فرزندوں کی تصانیف جس مناسب طریقہ پر مل سکیں فراہم کر کے کتاب خانہ میں جمع کی جائیں اور جیسے جیسے رقم کا انتظام ہوتا جائے اور موقع ملتا جائے خواجہ صاحب اور اون کے فرزندوں کی تصانیف کی طبع اور اشاعت بھی ہوتی جائے۔ چنانچہ نواب غوث یار جنگ بہادر کی توجہ و انتظام سے خواجہ صاحب کی کتاب ترجمہ ادب لہریدین

گزشتہ سال طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں نواب صاحب
 بالقابہم کی حسن توجہ اور انتظام سے اب یہ کتاب حطائر القدس
 طبع کی گئی۔ کتب خانہ رویتین کے ہتم اعزازی ہمارے عالم فاضل متقی پریزنگار
 صلاح عابد زاید دوست مولانا مافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب پروفیسر
 عربی گلبرگہ کالج سلمہ اللہ تعالیٰ ہیں اور کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ انہیں کی تحریک پر
 نواب غوث یار جنگ بہادر اور معزز اراکین کمیٹی نے اس کتاب کی
 طباعت کے کام کا سہ

قرعہ فال بنام من دیوانہ زردند

اور میں نے اپنی نقل لی ہوئی اور تصحیح کی ہوئی کتاب سے طبع
 کرانے کا شرف اور سعادت حاصل کی۔ جزاھما اللہ سبحانہ و
 تعالیٰ خیر الجزا۔

اللہم حرق قلوبنا تبارک عشقک وارسرقنا
 انقطاعا عما سواک وصل وسلم وبارک علی خاتم النبیین
 سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین

خاکسار

سید عطا حسین

نگم پی۔ حیدرآباد دکن

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ بروز پنجشنبہ

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

ملوکہ
محمد اقبال محمدوی
۱۹۴۰
لاہور

خطبات القدر

المعروف بہ

رسالة عشق حقیقی

تصنیف ۱۰۲۳
۱۹۴۰ء

از تصنیفات

قدوة الاولیاء الواصلین ابام الصفیاء الکامین ^{مد سلطان العارفين المقربین}
حضرت سید السادات ولی الاکبر الصادق صد الدین ابو الفتح
سید محمد حسینی کیسودر از خواجہ بندہ نواز چشتی
قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

128214

الحمد لله مضي الشمس منور القمر مظهر الملك مصور البشر محسن الحسان
 مقيم الملاح مزين الوجوه معلم الشفاء فسبحان من زين تلك الصور
 والأشكال بجلى الغنم والدلال وتبل الخدود والجباه بوسم الشامة
 ووضع الخال وجعل حركات اطراف الظراف حين المشية والكلام
 ووقت الجلسة والابتسام كالمسلم في الطعام وكالكحل في العين
 المستورات في الخيام بحيث تدعو وتنادى كالشمعة المفراش
 لارباب البصيرة واهل الجاشحى على النقل من الفتوح ببذل النفس
 والروح فأتى ذى سعادة ونجت وامتى ذى سلطنة وتحت يحسن
 راسه بهذه التاج ويهجي شعاره بهذه الديباج فسبحان خالق
 الارض والسماء وواهب الحسن والبهاء بين يدي الخلق ما يشاء
 والصلوة على رسوله سيد الرسل الهادى الى السبل المخصوص
 من بين الارباب بالخطاب المستطاب المحبوب الحب بل حب الحب
 يسعى في طلب ربه لغلبة شوقه وحرارة حبه فغرق جبته
 مسبح يمينه فأنخدع منه على اراضى الطيبة من قلوب عباده
 الصفوية الصفوية فنبئت عشب العشق وكلاء الولاة وبتلك
 النضارة والخضرة والبهاء اخذ كل قسمة من دن الجيب كما قيل -

نار النور

مصراع

؛ وللارض من كاس الكرام لصيب ؛

فمنهم من قوى أصله وتطاول وتناثر فرعده وتمايل وتكاثر ثمره و
تکامل تلك الدوحة عند العرفاء كشجرة طيبة أصلها ثابت
وفرعها في السماء فبئر البذر وظهر الزرع فكثرت زرع فحصد
حتى يبقى بقاء دين احمد عليه السلام قال الله تعالى
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ يُغْفِرْ لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
بالاعلان والافصاح محمد عليه من التحية بمجد مؤيد وعلى
اصحابه واجبابه واهله وولده بنعت مخلد ووصف من بدأ اللهم
اعصم بحمة نبيك احقر خليقتك واذل ذريتك عما ليعنيه

امثال پس مادہ مثل از خویش و خویشان بودہ می آید

طرف نخر و الا نظاره از تنگ دلی بجان آمدہ زبان وقت کلمہ چند ذوق آمیز
و نکاتے چند شوق انگیز در مراتب و درجات عشق اگر چه این بیان از حد تقریر و تحریر
بیرون است از آنچه لموا از عالم بچون و چگون است اما کرد چنانکہ یکے ہر بیان گوئے
در خلوت خویش با خود سخنانے ہر بیان گوید این گفتار مارا بدان میزان اوزانے باشد
بدانکہ عشق ^۳ حریفیت صحیح است معتدل و مضاعف ہموز نیست

سہ حریفیت ابتدائے و وسطی و انتہائے باید ^۳ حریفیت - عاشق
معشوق عشق باید آنگاہ سہ چیز جمع شود صحیح است و لے باصحت باید
نفسے ہلا متے باید جانے با صفوت باید - معتدل نیست عشق بے سببے علتے باشد

محل و غیر محل تا ندیشد خود بیاید و خود برود و بہا ز گردانیدن باز نگرود -

عشق ^۳ حریفیت عین شکر کست عشق اول او عین است عین از مبداء

نالتسلیم

مخارج است موجب ہر موجودے عشق آمد فاجبتان أعرف فلذا خلقت المخلوق
 ہمیں حکایت کرد۔ عشق باصحت آمدہ است معلول بعلت مادری و پدیری نیست۔
 عشق خودزاد است۔ عشق مضاعف نیست خطیبہ او وحدہ لا شریک لہ شہ
 بنسبت قربت بدان فرد حقیقی چگونه متصور باشد و از کجا ضم توان کرد لیس کثیرہ شی
 گرہ ہار اکشادہ و ہمہ بند ہار اگستہ است۔

عین

عین آئینہ زانو باشد ہیج حیوانے بے قوت آئینہ زانو مشیتے نتواند کرد ہیج
 ساکے سائرے روندہ و باشد بے عشق نتواند نشست نتواند خاست نتواند رفت
 اگر عشق نبودے فلک نگر دیدے و حیوانے نرانیدے سبزہ زوئیدے انسان پیر و ریدے
 خدا چنانچہ خود است نشناختے و چنانچہ خود است ندیدے۔

عین چشم را گویند اگر عشق نبودے ہیج چالے در عکس چشم پیدا نیامدے اگر
 عشق نبودے مردم چه دیدے ہر چه بعین دیدے بعکس عشق دیدے میدانی می بینی آنچه
 تو آن را منظور خود دانستی جز آن نبودہ است کہ عکس در چشم تو پیدا آمد دل آنرا بچشم
 خویش دید از آن لفہمے و علمے رہ برد وقتے این رباعی خواندہ۔

رباعی

چشمے دارم ہمہ پراز صورت دوست بادیدہ مرا خوشست چون دست در دست
 از دیدہ و دوست فرق کردن نیکوست یا دوست بجا دیدہ یا دیدہ ہموست
 ای محمد چہ نیکوست بان چہ نیکوست آہ ہموست ہموست ہموست۔
 عشق عین چشمہ باشد آنرا کہ چشم آب خوانی یسقی بماء واحد و تفضل بعضہما
 علی بعض فی الکل بگر کہ عشق اینجا چہ باختست و کدام صورتگری از چہوہ غیب
 پیدا آورده است یکے را بیشکر خواند و یکے را حنظل تحفہ دیگر مزہ ہم دگر ساختہ است

عجب و گر خاصیتے و اثرے در ہم آنکہ یسقی بجا و واحد معنی داشت عجب کارے۔ فردا تجلے
شود یک لکہ بیت چہ ہزار پیہر ان از فہم او بیرون باشند مگر فاقم الانبیا اکنون دانستی
رنگامیزی عشق را نہایتی نیست تفصیل چہ معنی دار و تبدل و تحول چہ صورت بندو۔

عین ذات شے را گویند لاحول ولا قوۃ الا باللہ من حق تعالی را عین
اشیا چون گویم گوئند نمیداند چہ میگوید شنونده چہ فہم بردای ملی ز ندیقے یسقی بجا و واحد
فہم کردی و تفضیل بعضہا علی بعض فی الکل ندانستی بکہ ام فہم عین الاشیاء
گفتی چہ گفتار است کجا افتادم چون عین ذات شخص باشد عشق بہہ صورت و اشکال مشکل
بود عجب نکتہ مہوہ و عجب جزوی لای تجزی کہ النوع تجلیات اور انہایتے پیدا بناشد و
غایتے متصور نگردد۔

عین آفتاب را گویند آفتاب یکے را مصلح افتد یکے را مفسد آفتاب ہمہ النوع
لمعات دار و خستہ را کند سازد گندہ را خوشبوے باہمہ محیط است جہان بنور اور روشن
است اللہ نور السموات والارض نشان میدہد اور اجز بد و نتوان دید باصرہ
مردم از عین شمس فیض گیرد اور ابد و بیند آفتاب سلطان سیارگان است او سلطانی
دارد او قمرے دارد او بھرے دارد و تابش آفتاب را مہ باید تا ہم از دور
از فیضے تواند گرفت عشق تمام رو کس نمود دست آفتاب بر آید فرو شیند و بصلت خویش و صفت
خویش بر یک حالت مانند گاہ بر آید یکسوت حواد گاہ بر آید بصورت آدم مجنون جمال خود را
در لیلے میدید ہم ازان سخنو است بایلے یکے گردد اشتیاق ہم ازین گریبان سرور کرد جزا
ہم از نیجا دامن گیر شد آفتاب بر آید بچراغ احتیاج بنماند چراغ بسوزند کار نیاید زرب

نصہ شعر

کل الجمال غذا لوجہک جملاً لکنہ فی العالمین مفصلاً
آفتاب فصل دارد در زمستان تابشے و گرزہ در تابستان سلطانی دیگر

نماید و در بہارتان جلوہ و گرگون میبخشد برین مثال رنگ آمیزی عشق را تصور کن بسیار
 باشد کہ عاشق از عشق تنگ آید و گاہ بود اگر شمرہ از ان حرقت در خود کہ بیند نزدیک باشد
 کہ زہرہ اش عیب آرد۔ آفتاب گرم خشک است سوزندہ است عشق ہمین عمل می بازو
 عاشق را لب خشک چشم تر سینہ گرم دم سرد تنے زارا آفتاب ہمین عمل آموخت است آفتاب
 جهان را روشن کرد است چراغ عالمیان است مبصر بصراست گاہ باشد عشق در عاشق
 چنان بختان بود کہ عاشق خود را فارغ بیغم شدہ داند فجاءة بغتہ چنان در گیرد کہ
 کارش بجان افتد آفتاب نقاب بر رخ کشد فاقد البصر گمان برد کہ شب افتاد ہرگز
 اورا از وی جز حرارتی نصیب نبود نادانے و گرم گوید کہ آفتاب پوشیدہ شد او نمی
 داند کہ پارہ ابر اورا حجاب نتواند شد اما تو محجوبی او آن جمال ندارد کہ بگفت گویند
 و بگفتار سازندہ چیزے از ان کم آید او در ہر بابے بھر فصلے بجمال خود است و بجمال
 خود تو آفتاب را چشم خویش می بینی پس آنکہ فیض از نور آفتاب میگیری آنکہ این ہم
 تو بینی از وی توانی دید لاقتدیر کہ الأبصار بر سر خپار سو بازار ندامید ہ
 وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ تَوْ قِيعَ لَوَامِسِدَى دَرِگَلَوَے ہر یکے
 می بندد۔

عین آئینہ را ہم گویند قدیم خواست خود را خود بیند خود را خود چنانکہ
 خود ست نمی توان دید صورتے را کہ شفاف صاف عکس پذیر صفت او باشد
 احداث می بابت کرد در ان محدث قدیم عکس جمال خود نظارہ کرد خود را از
 دیگران مشتاق تریافت دید بہ یحییہم وَحِبُّونَہُ رَا عِلْمَ افراخت محی الدین
 ابن اعرابی از سر نادانی گوید مَا الْکُلُّ مَفْتَقَرٌ وَمَا الْکُلُّ مُسْتَعْنَى نگر
 احتیاج من خود را خود از برائے خود از بہر خود غیر خود سازم کہ عین خود را
 معکوس نظر کنم بنہا و ہم دوی اندازم احسنت ہلک انصاف تو گوئی

دبلی

ما الکل مفتقر وما الکل مستغنی آفتاب خود را خود شناسد اما خورا خود
 نہ بیند مگر صفاء آب را نظارہ کند از آئینہ چند فرہم خیزد آنکہ روسے خود را در آئینہ
 می بیند عکس خود را می بیند نہ عین خود را و آن عکس کہ می بیند آن عکس دیگر است
 کہ از شعاع باصرہ او منشعب می شود اکنون بہ بینی کہ عین آفتاب کہ دید و در آئینہ
 چرخ نمود و از ہمہ بیگانہ مر او ترا با او چه آشنائی کہ دراصل با او نسبت نداریم
 عشق قدوسی و سبوحی من و تو فحاری و صلصالی۔

عین عشق نشان از عیان ہم دہد ہر کہ عاشق شد با اول عشق بعین عیان
 رسید بحق شیخ سخن ستانہ میرود اگر عاشق باشی بدانے۔

عین جاسوس را نیز گویند شنیدہ صفت ابو الحسن نوری اندہ یقال لہ
 فی المشائخ جاسوس القلوب اندہ یدخل فی القلوب ینخرج حیث

یحس ولا یعرف معلوم عشق و اللہ من و رارایم فحیط باشد ولا یرطب
 ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء

کشاوہ میگوید من ہمہ و از ہمہ دور ہمہ چگونه بود کہ ہمہ چیز را من ندانم ان اللہ
 هو السميع البصیر تعلیمے درستی میکند اکنون ہاں وہاں تو ہش باش اگر خطرہ

غیر عشق در دل تو آید خطیر کارے بود و عظیم روزگارے ترسم کہ بشر مساری و گرفتاری
 قدم نہادہ باشی مجنون بخیاں لیلے قرار خواست گرفت خیالش آن سزا کرد کہ از دولت

حقیقت وصال بجرمان رہ برد۔ استخلاء الطاعة لمرآة الوحشة من
 اللہ جاسوس می بیند نیگومی و اند خیر محبوب میرساند کہ عاشق در خیال صورت

محبوب چنان و نہال دارد کہ از ہمہ چیز غشاوہ قناعت بر چشم دل پوشیدہ است
 ورنہ ان لعبد اللہ کانت تراہ چہ می آموزد ہاں لہر تکی تریہ فانہ یراک

میگوید اگر ہیچ نیست کم از آنکہ وہی و خیالے حلے و مالے عاشقے را بعد تا زیادہ رنجانید

دیکھی بر نیامده چہ باشد میگوید در وہم من آن بود کہ معشوق حالت ایذا شہود وقت مرگ و دم بد آن
مشغول ازالم کہ خبر یابد و نفس از ان چه احساس کند

غزل

من رفته ام ز خویش درون و برون نام
از من مرا طلب تو کن من کنون نام

چون لحم و دم شده است مرا عشق تو بزند
من مغز و استخوان و دیگر پوست و خون نام

با دوست چون یکی شده ام صییت دل خیر
ہستم همان کہ بودم از ان کم فزون نام

کس پرسد از محمد چونی چسکونہ
بیچون چگونہ چہ گوید چو نم چسکونہ نام

استغفر اللہ ہے یک بیت خانہ پراز ابیات شد راست گفتہ اند
الحديث شیخونے روزے این آیت الْمَیَعْلَمِیَّانَ اللّٰهُ یَرِیْ صُورَتِ تَجَلِیِّ بِرِ مُحَمَّدٍ

صلی اللہ علیہ وسلم رو نمود از ان ذوق دست و پاے میزد بدین وہم کہ محبوب من
تَحْنُ أَشْرَبُ إِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ نشانے میدہد و مرا بخود نزدیک میخواند

و میگوید بیت
از بعد کن شکایت ای خستہ جگر کز غایت قرب می نہ بینے مارا

خیمہ در دریا زوند تمام جامہ خیمہ شرب دریا شد و مع ہذا خیمہ از
تشنگی نالہ معشوقہ نشان دہد دوری تو از غلط است و قربت من بحقیقت حق

عاشق چگونہ از خود پد رزود و از شورش و غوغا چہ کم آید آری لکل بآدۃ صولۃ

ولكل بآءة دولة

بر عین عشق عین روانیت الحق لایستوی شیئی بهمین غمزه زده است
 الحق لشدة ظهوره خفی بهمین نقطه بر عین شد میان احمد و احد چه تفادیت کند
 جز یک سیم صفر که در میان و همی زده است اولی دمنی پیدا آورده است تا محمد
 فریاد بر آورد اخصی ثناء علیک انت کما اثبتت علی نفسک سنانی
 خود ستانی کرده است از بیگانگی بیگانگی آمده است میگوید

از احمد تا احد بے نیست میمی بیان حجاب معنیست
 عجب کارے برعل موہوم نقطہ متوہم بنا زو کر شمر زده است دعوی حسنے و ملاحتے
 پیدا آورده است بیچاره شاعر چه بر حقیقت معنی بلطف طبع خویش اطلاع یافته
 میگوید شعر

فالوجه مثل الصبم مبيضّ والخال مثل اللیل مسودّ
 ضدان لما استجعا حسنا والضد یظهر حسنه الضدّ

جشی سفید بنود خنثی نمک ندارد تو سفید با حلاوت نمکے تمام راری آنکه میخواهد
 جمال چو انرا چشم جهان آراے نظاره کند کفر و ایما نرا بهانه ساخت و از هر یک
 علیے برافراخت و خود بینها بلا خلاف و نفاق و تردد و اختلاف کند بیست
 بوالعجب کاریت بس طرفه رہے گاه من او باشم و او من گہے

بسیار بود که عشق در وجود عاشق کمین زده باشد و عاشق خود را
 ازان فارغ و بیگانه داند گوید عشق را اندانم و ازو خبرے ندارم بلکه دو وعداوت و انس
 در میان انگیزد و تیز تر از فروز و میگوید خونابه دشمنی کشنت ان همه دوست کانیها
 شنیده پیشتر گفته ام یدخل و یخرج و لا یحس و لا یعرف حکیم سنانے
 حکمت میبازد و شیوه خوشی می سازد بیست

معنی
 بیست

کفر و دین هر دو در ریهت پویان وحدة الاشریاء له گویان
 عالم را صورت چهره تصور کن یکذات و یکیتن دان و برو این قصه انجمن
 الانسان عالم صغیر کما ان العالم انسان کبیر زبے شعبه گوی
 که میرود صغیرے عاشق کبیرے و کبیرے عاشق صغیرے چه میگوئی دیدخل
 و یخروج کدام در یکچه سر بر کرد و از کدام ره درون و بیرون شده راره نمود خ
 نه اختلاف اعتبار است مرد عاشق حرفت کار است تحقیق بدانی مر او ترا
 اینجانه در حساب و نه در شمار است فسوف یحاسب حساباً بایشیراً
 آنکه بود از اختلاف و تردد او با اتفاق اجتماع شود چه باشد هر که خود را چنان
 دوست دارد که همه را از خود فراموش بیند نه آنکه دوست که هر یک با خود است
 و او با همه و همه در دوست سلطان محمود در عین بار و در عز و جلال خود بود

بشهو و جمال ایاز مستغرق و با این همه درین اندیشه که بیست

برو بر شیر مردان زن تو عشق از من چه میخواهی

سگ رنجور را بگذارد بانان که می دانی

نمک فروشی بار نمک بر سر نهاده در محل بار هم بر سر خیال و کار خود
 فریاد بر آورده هر طرف گردان سر گشته میگرد و نمک بهائے فریاد میکنند محمود
 با همه عز و جلال و عظمت و تکبر خویش نمک فروش را بحضرت احضار فرمود
 و زبان طعن بر رخسار کشود که اے احمق نادان چه محل نمک فروش است
 و رگو چه و بازار گرد نمک خریدار بین گفت ای بادشاه مستغز زای سلطان
 متکبر قصه مدان نمک که بر سر گرفته ام نه نمک بهائی است با ملاحظت حسن
 ایاز سر و کار سے دارم این همه بیانه است سلطان محمود مقصود خود را در
 در طه شکر گفت نمود گفت با همه خزان و فیل و لشکر و مال با همه عز و جلال من

تا بن عشق ایاز ندانم عمرے برآمد باهمہ وصال در زاری و ناله در شور و درین خیال تو کہ
 باشی و چه باشی با ما ہم کلسکے کنی نمک فروش شوریدہ دافروختہ و گداختہ جو ابے
 با صوابے در میان نہاد گفت ای محمود این ہمہ اسبابے صالست کہ تو داری
 ساز و سوز و ذوق و درد در قسمت ما منحصر است مسکین سلطان ازین جہا
 چه نشان برد گفتار چہ چیزے نسبتی بروز کار ما و بجال کردار ما دارد بیت
 کفر کافر او دین دین دار را ذرہ دردت دل عطا را
 حرقت عشق بدتر از سلوت او باشد آہ درد بحقیقت است وصال جمال بخیاں بیت
 خیال است این کسی را وصل یار است خیالی شو خیالش اصل کار است
 چنین دائم وقتے عشق بناختی عمر بہزل و بازی گذشت خود را ندانستی توہ عشق کشتی
 وقتے این بیت را اور دمال خود نساختی بیت

حاصل عشقش سخن بیش نیست سوختم و سوختم و سوختم

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماید اندہ لیغان علی قلبی وانی

لاستغفر اللہ کذا مرۃ و تو گوئی بر عین عشق روا نیست۔ ابو طالب کی گوید

لا یجلی فی صورۃ ہر تین و لا یجلی فی صورۃ الاثنین رفته خواهد باز گردد

ولن یقبل کے باز آید ازین طلبے جست و جوی خود عین بر دل احساس کند ہر

آئینہ عین در عین شود عین بعینہ مستمر ماند جمع الجمع را عبارتے نماید و جمع صورت

رخت بر بست اللہم اهد قومی فانہم لا یعلمون ہم ازین نقطہ است

کہ بر عین عین افتادہ است لولاک لما خاقت الا فلاک ازین سر فرازی

نیز ہم ازین باز است نرم وے را بر جنون شفقت شد بضررت لیسے بشرط نصیحت

در آمد بگرد یعنی از جمال تو چه کم آید و از حسن و ناز تو چه نقصان پذیرد اگر مسکینے از دور

حفظے گیرد و جانش بظرفے قرار پذیرد لیسے گفت کہ ازین طرف بخلے نیست اما اوقات

جمال من ندارد تجلی بر که - ناصح بدین بشارت مجنون را تسلی داد ہم در اثنا این قصه
 لیلے در صحن عظیمہ با جامہ پاکشان خرامان شد گرد برخواست مجنون را آن نظر شد
 فخر علی وجہہ مغشیا بہوشا گذشت ناصح گفت اے مسکین تو بد رویست
 مبتلائی کہ ہرگز در مان نہ پذیرد زبے دولت جز این دولت مطلوب چیست عشق نابا
 من نباشم من کردم عشق چونہ باشم -

ن
 بیان عشق
 من باشم

علین چشم لاسہ را گویند العین حق والستحق تفسیر این آیہ میکند اگر حق
 نبود حق نبی را جمال خود نمودے و چشم او جلوہ نکرودے داد را از و نیروے و او را از خود
 بخود رہ نہادے چون علین بعین شد اول با خرید آخر با اول انجامید روی تبلیغ کردید و از
 دنیا با خرت کہ رسید ابصار المبصرین معارف المعارفین و نور علماء الربانین
 و طرق السابقین الناجین والانزل والابد وما بینہما من المحدث
 تحقیق کرد حسین منصور برائے این کار را مشہور ملکوت شد اما در بیخ و رائے پر وہ مستور

ن مذکور

اطلائے نشیبت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ
 حبك الشئ یعنی ویصم ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی
 ابصارہم غشاوۃ بے تشابہے و تاو بے و تاملے بیانے دستے کردہ است
 ختم اللہ علی قلوبہم کی کہ جمال حال در معشوق ذوالجلال نظارہ کمال
 نکرود و ہمہ خفاش و اربوم صفت از انجمال نتوانست کہ آنجمال را نظارہ کند ہر
 آنکہ مختوم باشد در خود اعمی تصور کنی خود را دیوار را از جمال شمس و اقمار نصیب
 بر کار بود عشق یکے را کو کر یعنی آن نظر ندارد کہ خود را خود بیند و یکے از تابش یار
 انتفاء آثار کرد و دیگر حبك الشئ یعنی ویصم انکار بران کار افزود عجائب کارے
 ختم اللہ علی قلوبہم خدا خود را چون بیند ختم اللہ علی قلوبہم و علی

سَمِعْتَهُمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ اوست وے این را از و لُصِيبَ نِيسَت
 بیخ میدانی کدام حرمان از و بالا تر که یکے خود را از خود بر نخورد بعد وے تصور کن ووی
 فرض کن تباہی و تقنالی در خیال بر بد آنکه حرمان را گمان باشد اگر حق نبودے بیچاره
 گفتار ازین گفتار سر بر کردے و در سنگساز من و تو در نیامدے **بیت**

عطا

عشق آمد و خانه کرد خالی برداشته تیغ لا االی
 العین حقّ چه حق الیقین میگوید حقیقت حق میفرماید العین حق
 این جملہ چه معنی دارد میگوئی ای اثره کائن میفرمائی ای ثابت مجاز در مجاز
 و حقیقت بحقیقت خویش در استتار العین حق موضوع و محمول را باعتبار
 اختلاف کرد و باعتبار اتحاد او من و تو اسما بت بان اعتبار درستی
 و شرکتے محققے حق الحق چه نام باید یکے گوید جمع دوم گوید جمع الجمع۔

عشق ہمزہ نیست ہمزہ بے ضغط نباشد بے ثقلے نبود و عشق صرف صفا
 است این بقا است و اگر حرفی را بینی بر صورت الف نبشہ و در و حرکتے باشد
 آن ہمزہ بود نہ الف۔ الف از ہوا ہوتیت نشان دہد و ہمزہ از قید و از و اماندگی
 بیان میکند فی الہمزۃ ضغطۃ و فی الضغطۃ لفظۃ و فی اللفظۃ
 بسطۃ عشق بدینہ نسبتے ندارد از امثال این بیزار باشد اگر در عاشق ہوا
 احساس شد معلوم شود کہ از عشق بوی نیافتست اثرے ندیدہ است عین عشق چشمکے
 زندہ ہر طرفے مردم گمان بر ندیکے گوید اور ارد کرد فلان را قبول داد و مرا تسکین
 فرمودہ است زہے زہے شیوہے عشق واحد بصورت مختلف بمعانی متضاد ظاہر

باطن شدہ باطن ظاہر کرد و **بیت**

سلطان عشق خیمہ بصحرا اگر زند ملک وجود را ہمہ زیر و زبر کند
 إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا مَعْنِي شَرَّهَا وَجَعَلُوا

اعترافاً أهلها اذلة محمود با همه کار و بار و سلطنتی که داشت گاه گاهی
 ایاز را بر تخت نشاند و تاج سرافرازی بر سرش نهاد و خود و بشرط بندگی با او
 چاکری پیش بایستد و جَعَلُوا الْعِزَّةَ أَهْلِهَا اذلة صورت طلبه گری
 درین حکایت تمام تر نموده است چون آنکه ایاز عزیز است و محمود ذلیل
 و نه آنکه هر یک عزیز است دیگر ذلیل فعل ایاز گونه اینجاروی خود را وجه
 تحقیق از پرده برون نموده است میگوید مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ
 رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ نِسْبَةُ ابُوَّةٍ وَنَبُوَّةٍ اذ میان بدر برده است
 فَقَالُوا الْبَشَرُ يَهْدُ وَنَنَا فَاكْفُرُوا چینی گوئی تو را حدیث را القطب بیطارا
 مرکب بجز خوانند اینجا اگر تو گوئی محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ایمان از سر
 تازه کن بگو لا اله الا الله محمد رسول الله

عاشقانه

ن

الحقیقه کا اکره ہر جا کہ انگشت نبی حاق وسط باشد برین
 اعتبار مرکز بادا کرہ کمی شدہ است ضغط از میان خواست عشق را با ضغط
 چه کار ہمہ از انست کہ او ہموزی نیست ہمہ اعتبار صحت را تحقیق کردہ است
 حقیقت را حلقہ تصور فرما خطی در میان کش بر مثل دو کمان شود فکان
 قَابَ قَوْسَيْنِ دو کمان نموده است اَوَّادِنِ اخطار در میان طرح کن
 حلقہ بصفت خویش باز گرد اما چنان نہ شود کہ من قبل بود اثرش باقی ماند
 و ہمہ دوی ہم ازینجا سر بر کردہ است عبودیت و ربوبیت ہم ازین رہا شبا
 یافتست دوزخ و بہشت بجلال و عزت و بقہر و سلطنت پیدا گشت است
 پیغامبران ہم ازین جا مبعوث اند و شرائع ہمیں حکم کردہ است حشر و نشر
 ہمیں میکند ثواب و عقاب ہم ازینجا میخیزد و عقاب و حساب بحقیقت خویش
 پیدا آردہ است اِنَّ اللَّهَ لَيَبْظُرُ الْعَبِيدِ ہمیں تفسیر کردہ است

العين حق اليمين حق بحق نيست العين يدخل الرجل القبر واللمحة
القدس از کجا شد که در سه

در دیده انسان ما صورت زنده بند و پیکر جز عکس عین شخص ما در نور ما نورت بین

یا نور یا نور النور یا منور النور یا نور السموات والارض روشن تر

بین صاف تر نظاره کن ظاهر تربیدار شو بیدار نما یا نور وحدت بود از وحدت

بشکت خرامیده هم ازین بلا هم از ان حظی هو هو هم که در وقت منازلت طرح افتاد

جبرئیل بصورت وحیه کلبی ظاهر شده آن بود که جبرئیل از صورت خود گشت

بدین صورت شد یا جبرئیل این صورت دارد اما چنین نمودی اللهم حقائق

ومعارف موارد و مصادر هم برین موضع محمود است بیست

گر عشق نبودى و غم عشق نبودى چندین سخن خوب که گفتی که شنیدى

ایاز میگوید در حضرت بادشاه محمود وقت گنجه نکر دم مگر آنکه گاه گاه مراد بخت

نشاند و خود بشر بندگی و چاکری بایستد لِيَخْفِرَ لَكَ اللهُ مَا لَقَدَّ مَرَمُونَ

ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مِصْطَفَى هَمِينِ كَرُو بَاوَى مِیگوید ازین گنجه مرخ ناکس

الراس مباحش شکسته دل مگرد ما را درین شیوه کار پارلیت و شرط روزگار لیست

ناجبر قواعدین شرط ضغطت راه نیست عشق بذات صحت دارد اما ازین

ضغطت برره توهمات بسیار افتد حکما گویند اساتر ذهبك و ذهابك

و من ذهبك ذهاب مذهب راهمان ره در پرده نهان داشته اند

ذهب بدایه ذهب مذهب استقامتت ندارد و کاره ره گذر است تو بسلاستی

بگذر پرده مخانی بدر

و یوانه قاضی عین القضاة خوش پندی بشرط تحقیق اشارت

میفرماید بجان و سرمن از عادت پرستی هر گذر هفتاد و دو ملت را یک مذهب

نسخه
نسخه

کن بر سر کار روزگار خویش باش آری طالب را بر اسے این و آن چه کار با
دو زخ و بہشت چه مصلحت اورا یکچیز باید ہر چہ آید و رود ہم بر صفت اختلاف
و تردد باشد خوب طبعے رباعی گفته است رباعی

دنیا شہ را و قیصر و خاقان را دو زخ بدر اہشت مرنیکان را
تبیح فرشتہ را و ثنا انسان را جانان مارا و جان ما جانان را
عشق در اصل وجود حرکت و سکنتے ندارد لایوصف بحرکتے و سکنتے

انہ من الحوادث و تعالی العشق عن نعت الحدوث یک نقطہ
است کہ تجزیہ و تقسیم پذیر و جہتے و سمتے ندارد قبلے و بعدے نہ خلفے و قدما

نہ اورا بیان خواست شد بیان جز تجرکے و سکونے نتوان چه بیان لغت
لسان است کلام مرکب از حرف اصوات خواستند اورا حرکتے دہند تا

در بیان آید اول حرف را اختیار کسرت شد از انچہ گفته اند الساکن
اذا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ گفتم سکون ہم نبود اما چون حرکت نہشت

لا حرکتے و لا سکون بود گوئی کہ آن مستقر و مقرر سکون تصورے شد گوئی
فلا ترا باقرار و سکون است یعنی اضطراب و اضطراب ندارد اختیار کسرت از ان افتاد

کہ عشق کا سرور و اس کا سر است عشق شکنندہ کا ہماے ہر کا بیت عشق شکنندہ
ہر مرغی و مبعضیت عشق شکنندہ ہر دے نفسی است عشق بر کسے جری نکر نام فرج

را مگسور ساز و جبار قہار از آتش نامند عشق جبر کسند چو کس جبر و انداشت بجزیم
تحقیق کرد ہر عالم نصب کردہ اوست عشق چه چیز است لاہوالاہو چه باشد

یعنی ماہیت او عین وجود اوست اللہ العنی و انتم الفقراء اگر گوئی
العنی بنفسہ العنی یعنی حکایت از نعت و ذات او باشد و اگر غنی بغنا فرمائی باز گشت
ہم بدان ذات شود القولان الخدان لا نقیضان ولا ضدان ولیکن

ن فلان

ن یعنی یعنی
بغنا یعنی

اختلاف اعتبار دریل قال وگفت وشنود انداخت احرار کبار را این طرف لحظانیت معتزلی
بفنی صفات گوید و صوفی ترقی فرماید مرقات باید و نفی بی اثبات نه شود قطعی هذا کلام
القولین العولین -

ش

شین را بسکون فرو گذاشت از آنچه وسط است وسط را در نظر است
نظر منه الی الواجب و نظر منه الی الممكن تعیین طرف را مصلحت نبود -

قاف معنی ندارد تا چه تقاضیه کند و قاف نصب فرماید جهان را هم از و استقامت
شد و وقتے رفع نماید گوید انا غنی الشركاء من الشرك و گاه وقت کند
از آنچه منتهی همه برین باشد عشق بر وزن فعل است یکی موزون کن دوم را موزون کن
برای وزن را میزانی مستقیم باید تا ایاک لَعْبُدُ و ایاک نَسْتَعِينُ اِهْدِنَا

بجهت وزن و

الصراط المستقیم مطلوب افتد هیچ میدانی صراط را چه اشکال است
گفت و شنود در و قریب بحالست شنیده از تیغ تیز تر و از شب تاریک تر و از
موسه باریک تر آری اتباع نفسی بمنفعه خصوص نفس زکی و تقوی و تقوی اشکال محال دارد
اما بحسب قسمت نسبت نصیب بگیرد وزن اعمال منوط هم برین حالت اما چنین گویند
این وزن بر مثال میزان عوض باشد اما چنین محقق شد دو پله دارد و چوبه ریسمانی
چند بر هم پله سنگی دو پله نهاده و اعمال را هم سنگ او ساخته اگر برابر آید فقد نجح
و اگر برتر باشد فقد اوفی و افاض بالمقام و الشفاعه عند الله العلی الاعلی
و اگر سبک رود هر آینه لائق سنگسار باشد و اگر این صورت را میزان عوض نام نهی
فتسمه ما شئت مرد شاء منظوم را بر فاعلات فاعلات قیاس کند اگر برابر
آید مقبول ورنه مردود و زحمت را اعتبار نیست منهیات و صفات با جنتاب کبار
مغفور معفو اند شفاعت را و استفاضت نور اتباع را مثل فرض کن مثل نفیس ساز

که سه زاویه مساویہ دو قائمہ باشد در زاویہ مطلقہ شمس انکار در گوشہ مجمع آبی در کنج دیگر قائمہ
مجرور عکس آفتاب بر آب افتد و عکس بر دیوار نماید عکس نور سبوحی و قدوسی بر صف اول
نبوی عکس نمود عکس بر متابع که محاذی دل اوست صورت گری کرد این شفاعت این
نجات این اتباع این صراط مستقیم و مقام شفاعت فافهم و اغتنتم فافهم
واغتنتم

چون قاف تعیین حرکتی ندارد تا وقت چه تقاضا کرد حتی چه اعجاب شد
علی هذا الاصل او موقوف باشد آخر کار دلیل بر انتہاء مردکنند ان الی ربک
المنتہی بدین اشارت فرماید فاعبد ربک حتی یأتیک الیقین ہم ازین
بیان نشان میدہد حتی بمعنی کہ بود اگر یقین محیط موادی حقیقت باشد و حتی برا
انتہاء غایت باشد درست افتد و لیکن تا ذمہ باقیست خطاب عالیست
چو وقت شد مرد از سیر و سلوک ایستاد در زاویہ فراغت نشست پا دراز کرده ماند
پالہنگ از کمر کشود و نعلین از پای بیرون کشید ابرویق زاپس پشت نهاد عصا چوب دستی
را بشکست زواده را ہپاژ منشوراً ساخت از مراحل و منازل فارغ گشت از قطع
طریق امین شد آئے ازین سلوک ایستاد اما مقامات الوصول لا تنقطع
و تجلیات الکشف لا تنحصر و ہر روز آفتاب بر یکی دیگر براید نورے
و گرنج شد ماہتاب را از زیادتی و کمی چه کم آید گاہی باشد روز بجلا و صفاء خوش روشن
تر بود روز باشد از اصطلام و اغبار خالی نبود وقت ظاہری شدید باطن بیشتر آمد
ذوالنون مصری بر بایزید نبشت چه گوئی کسے را کہ یک قطرہ ازان دریا چشید مست
گشت بایزید نبشت این کار کار نرا بد نام کن اینجا کس است دریا از دل و ابد اشاد
ہنوز نعرہ هل من جزیدتی زند غرق در قعر دریا از تشنگی نالد و رچہ دریا کم شد مرد آن
حرارت است بدان عطش است کہ البتہ از طلب آن نہ ایستد علی ہذا این مرد بجز نیست

مرا خطا

یا بڑی ناہی را پر سیدند ماکل توجیست گفت دریا مشرب توجیست گفت
 دریا مسکن توجیست گفت دریا معاش توجیست گفت دریا در چہ باشی
 گفت دریا از چہ گفت دریا بچہ بازی کردی گفت دریا ای رب این ماہی
 آبی نیست آتشی است اما ماہی خنپن میگوید من از دریا ام و از دریا رستم ام
 مثل من با دریا همچو جز باکل باشند با او یکی میتوانم شدن از و بد میتوانم شدن
 فعلی هذا اضطراب واضطرار من چه کم آید آب بر لبست ژاله تام شد
 بگداخت ہمہ آب شد و لکن سر وی خالصتے با خود گرفت کہ در آب نبود
 هذا بیان الحقیقۃ و لغت الحقیقۃ اگر این نبودے دوزخ و بہشت
 بزل و فسوس بودے چنانکہ حکما گفته اند این گفتار بمصاحبت است بران بازگشتی
 تو او نشوی مگر شود معلومت آرزو کہ تو بودی او بودہ

سنائی ہم ازین بیان حکایتے میکند بیت
 تو او نشوی و لیک اگر چہد کنی جای برسی کز تو توئی بر خیزد
 باعتبار وقت شد و باعتبار حرکت آمد اما حرکتے کہ تعین ندارد و تا عامل چہ
 تقاضا کند جنید را پر سیدند ما النہایہ قال الرجوع الی البدایۃ
 تا بدایت ہر یکے چہ بود بدان بازگشت شد حکما گویند ہر روجے از فلکے است
 بازگشت از روح بمقام افلاک او باشد ہر کسے در بدو کار حرص ہو سے
 داشت در منتہی ہم بدان باز آید بعضے از سالکان طریق حرص مالمے در سر
 ایشان بود چون کار بانہا کشود آن حرص ہوس و طرب خود بردہ بود و غلولہ
 کن از گل در دریا شست انداز آب بآب پیوند گل بگل رسد الرجوع
 الی البدایۃ درست شنید نیست این صورت کہ بمرور ایام تو دیگر چیز کردی ہمان
 چیز باشی کہ بودی الموجود لا یصیر معدوماً بل ینقل من صورۃ الی

ومن مادة الى مادة ومن هيئة الى هيئة ازین موجود نور مطلق مراد باشد
 آنرا کہ فیض قدسی نامند جائے خداے خواند و بجل ولی گوید و بجائے و جائے
 کہ کشف آن مصلحت نبی افتد خالق کل شیء گویند اما خالق القدرات
 و الخنازیر تا و بابتاید گفتن۔ حریری گوید الفقیر الذی لا یفتقر الی
 نفسه و لا الی ربہ افتقار چه معنی دارد نفس از میان صورت انحلال
 گرفت فقیر باہمہ در ہا و بیہیستی نابود شد افتقار این بر تبحر آن رفت چه
 شد مرجع باہل بازگشت چنین ہم گفته اند کہ فقیر خود را بدو گذاشت استرسال
 کرد افتقار ہم رخت بر بست کشادہ باہل خود رسید الفقیر لا یفتقر الی اللہ
 باعتبار این ہمین توان گفتن الصوفی لم یخلق بیان خود صورت عیان بنودہ
 است ہم ازین جابلی گوید انا قول و انا اسمع و هل فی الدارین غیری
 جمال الدین مغربی طیبے حافظ و حکیمے واثق بود ہمہ برین اعتبار گفت شعر
 کلامی الی مسعی راجع فانی انا القائل السامع
 محمد حسین بنی سخن کوتاہ کن بسیار گفتار صفت احرار کبار نباشد آن بزرگوار چہ گفت
 کمون بسخن نبی گنج کمون بسخن نبی ارزوہان وہان اکنون در تمام کلام اہتمام کن
 عنان سخن از ہمام مرام سوے مقصد تمام کن۔
 شہین شانے باشد کل یوم ہو فی شأن ازان بیان کن خدا وجود ندارد
 ما رأیت شیئا الا ورأیت اللہ فیہ اشارہ بدوام شاہدہ باشد شیئا نکرہ
 در موضع نفی افتادہ است تخصیص تعمیر کردہ است کل یوم ہو فی شأن محیی میتا
 و یمیت حیاً لحد ذلیلاً و یدل عن یزاً حکایت وزیرے و بادشاہے
 شہیندہ ثانیے در ان بیان این حکایت گفت ہذا من شأن اللہ العالم
 متغیر و کل متغیر حادث این شکل تغیر و این روے حدوث ہر چہ چار

ن کند

اشکال را بر هر کبر و اصغر و در عالم صغری حد وسطی نهاده است تو مکرر ^{تکرار}
را حذف کن هر آئینه حد بذات ثبوت یابد -

شعین سه دندان دارد و هم تثلیث بود - محی الدین ابن اعرابی در خصوص
الحکم بیان کند مردمان را و هم تثلیث رو و العیاذ باللہ نہ این چنین است اما بیانش
برین گمان اشارت میکند و آنکه او گوید خلق عیسی من ماء محقق من مرید
ومن ماء متوهم من جبریل الاحول و لا حق الا بالذات العلی العظیم
کلام شنیع بیان و ضیح و هم تثلیث و خیال تریج باشد میگوید فاعل باید فعل باید
وقال باید هر آئینه تثلیث آید عجب بران توحیدے کہ او بیان کند و بیان
الحادے کہ از او پیدا آید این گفتار را چه اعتبار و هم اینجا میباید صورت نہ بند
اگر این سه دندان را اظهار نہ شود و سه نقطه بر شش نمی بیان شین مرتب شود
تثلیثے در میان نہ ہم بیک حرکت ہمہ کار ہا تمام گشت شبلی گوید التصوف
شرك لانہ صیانة القلب عن الغیروا لا غیر و کذاک توحید شرک
اللہم رسول اللہ چنین فرماید الشریک فی القلب العبد المؤمن اخی
مزدبیب الفلہ السوداء علی الصخرۃ الصماء فی اللیل الظلماء
چون توحید شرک آید خفی او نیست خفی شرک علی باشد اللہم انی اعوذ بک
من ان اشرك بک شیئا و انا اعلم بہ و استغفرک لما لا اعلم بہ
اگر شرک ہمین طرح عبارت او ثان بودے مالا علم را چه معنی گفتن باشد
ہم تو استغفار کنی و شرک خفی مغفور مغفور و عجیبے دیگر مرد عارف محقق
و استغفرک لما لا اعلم فی شرک گوید و تو عنایت کنی
لما لا اعلم مغفرت آن شرک خفی دیگرے اینجا اشارت در مرزے دیگر نماید
کلامنا جمع فی جمیع -

ن گفتار

شین شراب باشد عمل شراب چه بود سکرے طربے سلبے و غلبے اگر شراب صرف
آمد اثر بحسب آن باشد و اگر مزاج شد لذت و عمل مہبران قسمت افتد یکی گوید
وَسَقَامُكُمْ رَبُّكُمْ شَرًّا بِطَهُورًا ساقی برین شد و شراب مظهر ہر آئینہ صاف
در صاف صرف در صرف باشد و مِن زَاجُہِ مِنْ تَسْنِيمٍ عبارت از خبط
و خلط بود بوی شراب ابرار را مزاج ساختند و لکین در ولدتے باشد کہ در
صرف نیست فی الامتزاج غیر مافی الامتداد در حقیقت مرد محقق را
اخذ حطی نباشد و ذوق لذت طمسی فی طمسی مٹس فی مٹس فناء فی فناء پس
چگونگی لذت را ہباء فی ہباء و اما در مزاج وجود شہو و فقدان
و عرفان غیب و حضور تو اندیش کن یکے در یکے چه لذت گیر و اگر درینجا تصور
و تقدیرے کنی ضرورتست کہ بدوی آئی و آنکہ او در آستانہ آنکہ اگر چہ ستانہ
شود اما از صاف صرف محروم ماند مسکین کافر جز خبلے و حمیمے شراب نباشد اگر چه
اورا متانہ کنر اما کہر بود سر در دے دارو کہ نا خوردن بہ گرفتے دارو کہ نا چشیدہ
بہ اما او ہم دعوی مستی و دعوی وجدائے دارو لیکن مثال احوال چه بودے بیند
و لیکن یکے را بدو نہ آنکہ مشرک شد نہ آن کہ بت پرست گشت - شخصے شلی را
محاسبہ می پرسید الوت و متین را حساب کرد سپس آن پرسید چند شبہی گفت
یکی گفت می فسوس کنی کہ ہزار ہا را یکے گوی شلی گفت تو دیوانہ شدی گمہ گشتی
یکے را ہزار ہا کردی من یکے در یکے ضرب کردم جزیکے نبود شنیدہ اہل اعدا
یکیت آن چند ہزار کہ شود بتکرار آن یکے کرد و یکے در یکے جزیکے نباشد
حکیم گوید الواحد لا یصدرا منہ الا الواحد ہمین باشد جنید میگوید
لیس فی جبتی سوی اللہ اشارہ ہم ازین شین عشق است خود را میگوید
خود را اثبات میکند و بود را اثبات میکند و شہود را روے می نماید اشارہ

بتشلیت میشود حسین منصور انا الحق فریاد میکند می بایست که بکشند از توحید با شرک
آید و از وحدت صمدیت بفرودانیت احدیت بازگردد و نه آنکه پر کاله پر کاله اش کنند
قاضی ہمدان می گوید بدیت

ما مرگ شهید از خدا خواستیم از دوست سه چیز کم بها خواستیم
گردوست همان کند که ما خواستیم ما آتش و نفت بوری یا خواستیم
بیان حاجت نیست سه چیز خود میفرماید حکویم آن دیوانه را ترا یکے بیگے
بسنده نیست سوے این چه لفظ کرده است بگو لا اله الا الله هیچ دستہ
معنی لا اله الا الله چه باشد لا اله نفی ما استحال وجوده الا الله اثبات
ما استحال عدمه ثنائی اینجا خوش خود نمائی کرده است بیت

نیت را کعبه و کنشت بکیت سایه را دوزخ و بهشت بکیت
شخص و عکس و عکس السلطان ظل الله ابو الحسن خرقانی میفرماید انا اقل
من ربی بسنتین ہیمہات فہیمہات هو الخالق الوجود کما هو خالق
العدم فعلی وقولی و آمدنی و رفتنی بودنے و ماندنی گشتنے و رفتنے تو فهم
میکنی من چه میگویم فارسی کشادہ است انشاء اللہ تعالی در فهم تو آید بیت
ابدا اینجا اول یابی اول اینجا ابد بینی بیابی جمله را باقی نیابی هیچ را فانی
خدا را ندیدند و لے شناختند محمد را دیدند و لے شناختند یکے چندین میگوید
بسیار ان خدا را بینند و نشناسند بیت

آنکہ برآمد بزم مجلسیان دوست گر چه غلط میدہد نیت غلط او است
عشق است کہ بہرہ چشمہانی بیند و بہرہ گو شہامی شنود و بہرہ دستہانی گیرد و
بہرہ پاہانی دود و بہرہ ز بانہانی گوید ان الله هو السميع البصير -
يد الله فوق أيديهم الصدقة اول لا تقم في كفت الرحمن

یکجا جمع آمدہ بر درستی این مقال گواہان راست اند علی گرامی و جہہ
 فرماید لو کشف الغطاء عما انت ددت یقینا می گوید اگر وجود شین در
 وسط عشق نبودے مارا بواسطہ راہبرے احتیاج نبود و تیج پرودہ غشاوت
 بر بصیرت مانیفندے لو کشف الغطاء عما انت ددت یقینا فرض
 محالے تقدیر محالے است عطا کجا تا کشف کند شک کجا تا یقین روے
 نماید این ہمہ اوہام و خویالات اما تزیی بہا اطفال هذه الطريقة
 باشد جنید گفته است ہزار در ہزار مرد در این دریا فرو بردیکے ما ایم سر بر اوریم
 بایزید گفته است ہر کسے بچیزے سر بر آورده است ما ایم کہ بہ تیج سر فرو
 نیاوریم احمد غزالی میگوید خواجہ در تلاوت خیر بودند خواجہ در بازار بخرید کفش
 بودند سوختہ افروختہ بخیمتہ پس مضمی ایام ولایت ایشان بہرے باہر یکے
 بدان رہے کہ معتاد ملاقات ایشان باشد کرد با جنید گفت کہ سید الطائفہ
 این گفتار شماس است کہ این دریا ہزار در ہزار مرد را فرو بردیکے ما ایم کہ سر
 بر آوریم گفت آری گفتار ما است آن مسکین سوختہ بدلے درو مند
 و جانے بتن دوختہ عرض داشت گفت خواجہ کلاشکے چنانچہ ہزار در ہزار
 مرد در این دریا فرو برد ترا نیز فرو بردے تا نفس از تو بر نیامدے ہوارہ
 در ان غقاب مدح و ثنائے تو این بودے

الحمد لله على انتي كصفدع يسكن في اليم
 ان هي فاهت ملت مالحا وان سكتت ماتت من الغد
 رئيس القوم ازین سخن شرمندہ سر فرو دانگندہ ماند ہمان مسکین مستکین ہمارہ ضعیف
 نحیف ہمارہ بیچارہ بدلے صد پارہ از بایزید پرسید گفتار شماس ہر کس
 بچیزے سر فرو آورد ما ایم کہ بہ تیج سر فرو دنیاوردیم گفت آری گفتار

ن ہمان
 ن ہمان

ما است آن دردمند تمندان بیدار جمنده غصه داشت سلطان اعرابین
 پیچ ملک تو هم بچیز سرفرو و آوردی طیفور با همه غرق حضور در نور بود ازین
 سخن بصفت خروش شد ازین شرمندگی جائے سخن نماز آن مظلوس
 مظلوس آن رفتہ رفتہ آن شکستہ گستہ آن ساخته پرداختہ از احمد پرسید کہ
 شما فرمودید محمد را کہ امام بازار بخیرد کفش رفتہ است گفت آری ہمچنین بود
 آن گم گشتہ از خود رفتہ از ہم گستہ بیچ نہ پیوستہ برآمدہ عرض داشت کہ اگر
 محمد در بازار کفش بخیرد رفت احمد را چه افتادہ بود پس گرفتہ دنبال شدہ

با محمد پریشان میگشت بیدار

ای اہل خرابات یکی بشتابید تا قافلہ سوختگان دریا بید

ای اہل مناجات کہ در محرابید صد قافلہ نگذشت شما در خوابید

نشین شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو و الملئکۃ و اولو العلم

تائماً بالقسط شہد اللہ فرق انہ لا الہ الا ہو جمع و الملئکۃ و

وادلو العلم قائماً بالقسط جمع الجمع بشین بصورتہ خویش تفرقہ نمودن بحق

شہادت حاضر گشت غائب شاہ گشت و شاہ خود حاضر است غائبی

بر شاہدے گواہی دہد ہرگز این شہادت را یکذب نہ داند ہم آن بود گواہی

بر کہ باکی در چہ یکے گواہی میدہد کہ من آنم صفت من چنین و چنین است

جائے تصدیق ہمیں باشد بر کہ میگوید کجا اثبات میکند این بہا نہا است

کہ میسازد غائب شاہ شود و شاہ غائب گردد این چہ صورتہ انگیز نیست

این سیمیاگریست بیچارہ سوسطای را ہمین در بلاد داشت آنچه دی گذشت

و آنچه امشب بخواب دیدی در میان ہر دو چہ تفرقہ نمی بری کہ از ہر دو جز حکایت

و خیالے پیش نمازہ است لیکن گوئیم خواب را تجیرے ہست این جہان

نہ
 ن این چہ

بفہم تو مثال خواب شد و آنجہاں خواب را تعبیرے فرما این خواب ترا تعبیر
کنند بحسبان خیرے و شرے بتورسد اینک مردے در خواب دیدمارے
اور اگر گوئیم دشمنے برو غالب آید امروز یکے شخصے را کشت گوی این خواب
دید فرداش تعبیر کنند بجائے او اور امیکشند فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیراً یثابہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرّاً یثابہ ہمیں بیان کردہ
است اگر این جہاں از خیال گفتی آنجہاں از این خیالے تصور کن چنانچہ اینجا
راحتے و مشقتے آنجا نیز کذا لک

نشانی عاشق شاہدے عدلت و بلفظہ و معنای شہاد و شاہدے
و مشہودیت بتثلیث شکلے مبارکت نالہ و شور و صوفیان آہ در و مندی
محبان ثقب و تیز ہمتزہ ان و متعبدان و آرام و قرار عارفان ہمہ در مقام
تقلید است تقلید چیزے با سوز و بابرکت است چیزے با ذوق و راحۃ
است مرد متوسط گاہ ذوق وصال گیرد گاہے از فراق نالہ و روعے
پدر و مندی آرد ہمہ آمدن و رفتن او ذوق در ذوق باشد امامد منتهی
أولیک کالانعام بل هم اضل صفت او باشد و مبتدی رہے
ناسودگے در ناسودگی بود انا متوسط اخذ الحبل بظرفین گرفت
مبتدی آرزوے انتہا کند منتهی نہوس ابتدا برو متوسط از ظرفین تصیب گیرد
مہ کم باشد زیادہ میشود و کم میشود چسپت زیادتی او بود کہ کم میگردد و از کجاست
کمی و بہر چند کہ از جمال آفتاب بہرہ مند تر از او از صفت مقابلہ دور تر و بہر چو
بدور تر نزدیکتر نقصان کمی بیشتر اگر وزیر با بادشاہ باشد کو احد من
اعوانہ نماید بیع و تبش پیدا نشود و چون بدور رود گمان برند گزین
بادشاہ است و اندہ لیغان علی قلبی وانی لا ستغفر اللہ کل یوم

ن بجا فہ

سبعین حرفہ بعین بشارۃ بمقام توسط کردہ است میرود و فی آید بیشتر میشود و میگردد
و عبارت از استغفار و استغفار میکند۔

شکایت میکند از جو معشوق و از جفاے یار معشوق ہر چند ہمہ مراد
عاشق باشد باز عاشق ہواے دارد کہ ہرگز کار یکام او نبود معشوقہ گوید چہ مطلوب
است بگو کہ من ہواے ترا ساختہ کنم آن گرفتار ہواے دارد کہ قابل گفتار
نیست چہ می گوئی العشق شدۃ الشوق الی الاتحاد گفتہ اند آنکہ اشنان
لا یجتدان و حیث لم یبق بینہما الا واحد فرد تان و بین تان
ولعمری وہم دوی باقیست بلاء فراق محقق علی ہذا بیح عاشقے بمعشوق
ز سیدہ بیح طالبے روع وصال ندید لانتدیر کہ الالبصار ہمہ رانا امید
کردہ و ہوا اللطیف الخبیر داغ حرمان بر پیشانی ہمہ نہا و عجب کارے
او گوید وصال نخشیدہ ام این نال کہ در بوادی فراق و در مغار ہجران گرفتار
و حیران ماندم و اوردا این فراقیست کہ بیح نبی مرسل و ولی محقق ازین پرودہ در
نگذشت العلم حجاب اللہ الاعظم سدے ہمہ در دل شد و ماہریت
اذرہیت و لکن اللہ زہی بصائر عصابہ عشاوہ بست فہما گشت عقلم
عدست از افعال اشقات لفعال واحد آید و از فعل بصفت روند و از صفت
بذات و از ذات بکہ چون ذات حجاب ذات باشد ارتفاع این حجاب طاقت
کہ بود لکن ترائی کہ ام تازیانہ است کہ بر سر موسی علیہ السلام زودہ است
و لکن النظر الی الجبل کہ ام مداراتست چہ پلا و چہ خوشگلی است شنیدہ مصرع
ہر چہ خواہی کن ای دوست کن یار و گر

ہر چہ بیان کنیم از دور بدور تر و ہم سکوت ثبوت فرماید و رمزے بنا دانی برد
نہ گفتن را مسمع نہ سکوت را مجال شکایت ہم ازین بلا است نہ مرا گذار و کہ

خود بخود باشم و نه خود از من گذرد و بخود مستقیم ماند و دیگر گویم معشوق با همه وسوسه
 در جبهه گریختن که در هر باز تجلی حقی دارد و ضننتی نهانی که هرگز عاشق را قابل نیست که
 بدان مطلع شود هم از ان مینالند تقاضای ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسک
 خدا را صد جزو رحمت فرض کن یکی همه وجودات را و ندانسان که ولید را پرورد
 حیوان که نتیجه خویش را بر آرد و هر چاکر رحمت شفقته میله محبت است قسمت
 آن جزو است که هر کس بجهت نصیب رسیده است علی هذا نباشد وجودی که
 که فیض رحمت او نبود **شعر**

کل الجمال عند الوجهك مجلا لکنه فی العالمین مفصلا

همین سر را بر روی کشاده نهاده است زیستن آمدن از اجمال مفصیل مرد
 رفتن از تفصیل به اجمال مسکین عاشق گرفتار بشکایت و مبتلا بنکایت باشد
 یا نه ای عزیز در صورت مجاز و نفری که دعوی عشق و محبت و دوستی یکدیگر
 میکنند حالتی باشد هر دو بوجه خویش برادری یکدیگر شوند چنان نماید که هیچ پرده
 بینهما باقی نمانده است یعلم الله ان قدر دوری و حجب استار بینهما از بعد
 المشرقین بیشتر بری بیشتر شاید مہیبات فہیبات معشوقه تمام یکس نموده است
 شین شقاوت هم باشد میدانی عالم را بر دو پایه داشت کما خلق آدم
 جعل ابلیس معاً معاً شب زوز قوام عالم نشود بے کفر و ایمان بروز
 صفات حسن بجمال خویش پیدا نیاید از هر صفتی وجودیست از قهر
 قهری پیدا آید و از لطف لطف از جمال جمالی و از جلال جلالی مثالی
 ظاہر از آتش سمند راست از آب ماهی است از بهشت حورا خواست
 و از دوزخ حیات و عقارب و از سجات جلال صور مہیب و عظیم و چنانچه
 سلطان و غیر آن اگر این دو چیز نہ بود شقاوت و سعادت هر دو کج نیاید

بدین صفت بکنہما بترنخ لایبغیان حسین منصور میگوید ما صحت
الفتوة الا لثنین لمحمد و ابلیس سر ہمہ سعدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و سر
ہمہ اشقیاء ابلیس بہ بین کہ ہر دو علم چہ بلند بر آہ است و باہر دو چہ تقابل و تقابلی
میرد و یکے میگوید اعلیٰ ہبل دیگرے میگوید س بنا اعلیٰ و اجل نکو مقابلہ
و خوش محابا تہست روندہ را ابلیس گویا دل قدمے کہ او در رہ نہدے نادان
عبادت چند ہزار سالہ را بخلعت پارہ گلیم سیاہی دادم تا فضل و شرف لعنتی
بر جہتہ عذہ ما نہادند ہان و ہان بیابا ما بسا نکہ درو بہتر از در مان است
و صل بیوفاتر از ہجران طالب صادق بدین و ساوس متعلق و پابند نشود
البتہ مسافر از منزلے بمنزلے رفتن ضرورۃ باشد چو لعین بیند البتہ پاکے
طلب از روش نمی ایستد و خیال طلب از سینہ اش کم نمیکرد و دانند کہ البتہ حرف
جرعہ از ان خم نوشد قطرہ از ان خمخانہ چشید آرزوی دیگر برد چون از ان شربت
مستان گردی و از ان قدح حیران و سکران شوی یک لعنتے جدید نام زد
این مرید کنی تا سوز بر آفراید و در درو درو تو گردا و در وقت خویش چنین گوید
سمندر را در کرانہ آتش آرد و مرغ قاپ آتش اندازد تا آن شقی بدخت آتش را
بمرا د خورد و سوزش را با نہتہاش بیند فردا عذاب آن لعین جز این نیست
داعی کہ بر پیشانیہش نہادہ اند و اضافت لعنتی کہ اورا سہرا فرزندہ با کبریا
و عظمت میدارد از پیشانیہش برگیرند نعرہ آن لعین جز این نباشد آہ چہ
بودے آن داغ لعنتی بر پیشانی من ابدی ماندے در وقت آن بدخت

جز این نیست بدیت

گرفروشم بر ہنہ ماند و شمش
سفید کردن آن نوع از محالات

می نفر و شمش گلیم می نفر و شمش
گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ

بدخت را بر کلیم سیاه خویش قناعت ضرورت باشد و اگر نکند قناعت
 ناسودگی وقت نقد او باشد و آن آسودگی که او دارد آن آسودگی است که
 در ناسودگی آسوده است بر در آرمیده است با سوز ساخته است
 با ضطرار قرار گرفته است حرمان را و هر آن ساخته است نایافت را
 یافت نام نهاده است میگوید بدیت

بدست ورنه و عاقبتم در دوزخ فرستم
 دوزخ ز احترامم گیرد و گریز پائے

اگر سخن بایزید را برین کلام ربط و بهم که و من هو النار کیف یحترق
 و انتظام درسته و ارتباطی مرتبه آید بعضی متاخران شیطان ابلیس عاشق
 صادق گویند مردم نادان برین سخن اعتراض کنند و ندانند بیست

دارد و در این رشته یکی عجز و گرناز
 زمین سو هم محب آید و آن سو هم ناز است

اگر عاشق باشد و در مرید بعید بود لائق سنگسار شک زار زار خوار بود و عجب
 میکنی طلب را مانع است بدیت

این توانی که نیای بهر سعدی خویش

لیک بیرون شدن از خاطر او نتوانی

أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ هَمِنْ صَوْرَتِ مَنْوَدَهَ اسْتَحْسَنُ وَ احسنه پیر آرد

مجنون عاشق لیلے شد دیگر بر جمال سیومی بر نعمان چہارمی بر عذره زانکه

أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ اعتبارے آمد رایت (بی لیلۃ المعراج فی احسن

صورتے نامی و گرمیکند غمازی و گرمیفر باید رہ بسوے و گرمی بر دہان و ہان بھیش

باش کہ گره نگردی و لا تقربا ہذہ الشجرۃ سبط و از گونہی نماید تو درست

خواندن بیاموز اکثر منافقین هذه الامته قراءها صوتی و حرفی دانستند
و تحقیق مخارج و مصادر را تحقیق قرآن نام کردند بر سران یقینی بنا حقیقی تحفه ذکر دعوی
صدق اللہم آنکہ گوید ناری بنار رفت مانی بمار عذاب رخت وجود را از
طرفین بر بست لاجول و لا قوة الا باللہ بسط لسان در مرکبات کن بساط
را در گوشه نه با او عذاب و ثواب نسبت نداد و ارواح را عذات باشد و لے
بتبع اجساد و باقی ماندن از هواد مراد اے عزیز آنچه من میگویم شریعت با طریقت
با حقیقت جمع است الحاد از دائرہ ما خارج است زندگی از حلقہ ما و راه الباب
شده است چه جواب بود کہ سلطان العارفين شنود او آتشی است تاب
آتش تواند آورد تو خالی هستی غم خود بخور بحضرت بایزید یوم الخشیر المتقین
إلى الرحمن وقد اقرى خواند بایزید فریاد بر آورد و من کان عنده
فأین یخشیر این شقاوت نیست کہ هرگز سعادت بدل نشود این دروست
کہ هرگز بد زمان باز نیاید این حرف نیست کہ هرگز روع سلوت نہ بیند السعید
من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ بطن ام علم
نفسی باشد کہ قابل تحویل بتدلے نبود ہر چند ابلیس چند سال بتوفیق عبادت
بود انہم با ابلیس تلہیس بودہ است و بحقیقت ابلیس این بود وان علیک
لعنتی الی یوم الدین آدم را سخت شتر طاب برین صفت آمد انی
جاء علی فی الارض خلیفۃ ما پس آن گویند اسکن انت و
نروجک الجنۃ عجب کارے ہست آدم مقصود خلقت او این جہا
بود ریج مسکون اورا گویند در بہشت ساکن شو مسکین چون نمی تواند ماند اینک
طام کنند رسوا کنند فضیحت کنند برہنہ کنند خوار کنند از اخبار برانند در مقرر مقصود
خویش فرود آرند۔

تحفه دیگر میگوید همچنین بدان و مگردد استن اش چه سود کرد گفتنش چه زیان
 آمدی **يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ** افعال او معلل با غرض نیست هر که خواهد محیط
 بمصالح او شود ضائع ماند و کارش جز بحسرت باز نیاید در هر مظهری که صفت
 اشقیای صورتی نمود لاقابل باشد که بسعادتی باز گردد و آنکه گویند که تجلی قهری
 را تجلی لطفی بدل کنند اعمو بگفتار از هیچ عاشقی نشان این شنیدنی که معشوقه
 بیست و صفت آید عاشق گوید که صورتی به ازین بایستی این کار عاشقان نیست
 شنیده آنکه پادشاه قاپ انداخت در ورطه هلاکت افتاد آنکه از خویش خبر یافت
 و بر حسن و عیب معشوقه مطلع شد باز وی آشنای شکست قوه سباحت رفت
 پائے شناوری بریسمان در پیچید هر آینه غرق لابی باشد ذیل اذله
 با عزیری اعز بساط آشنائی در میان نهاد و برای آنرا محرمه هر جنس غلطانی
 باشد هم که جائے بغرض خویش ایستادند علم اما دوری و شقاوت نقد است
 نیلوز را چه گوی جز از دور فیض گیر دهم برابر بجزای او باز ایستد پس آن خود بخود
 گرد آید حرمان و زبولے جز خجله نخولے نباشد ازین بد بخت تر هم چیز زشت
 تر و بدتر باشد۔

ششیم شرف هم باشد میدانی شرف کنگره را میگویند از جمله بلندی او بلندتر
 باشد کدام شرفی شارق تر و کدام فضل فاضلتر که او گوید عشق و عشقه و
 کدام درجه بلندتر و کدام مرتبه بالاتر فی بسمع و بی بصر نیابت و کالت
 میداند من عرف قدر مطلوبه سهل علیه بذل مجهوده
 خواهد میگوید چه مقصود چه مطلوب که بعضی گمان اتحاد بردند و بعضی و هم حلول
 هم میگویند **بیلیست**
 گوید آنکس درین مقام فضول که تجلی نداند او ز حلول

عکس سجات سبوحی بر آئینہ دل طالب روشن تر نماید و گمان حلول برد
 آنگاہ از خود بخود در خوشی احساس کند اتحاد اتحاد داند (احول و لا
 قوة الا بالله نہ حلول است نہ اتحاد اما این گمانها از ضرورت و حال سالک شعر
 انا من اهل و من اهل و انا
 سخن روحان حللتنا بدنا

در مصراع اول گمان اتحاد برد و در دوم و ہم حلول انا و انا متحد نہ شوند
 نوری با نوری یکجا مزاحمت نکند و لیکن دو باشد اذا جاء نهار الله
 بطل نهر عیسی شرط کار است مصراع

غوغا بود دو بادشہ اندر ولایت

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا بَرَاءَةَ قَوْمِي وَحِجَّتِي وَرِيَّاتِي
 کہ واجب با ممکن جمع نکرد و لیکن آفتاب برتر از آفتاب شود و جنید
 ہم برین میزان این سخن اوز نے نہاد و گفت قلہ یا اخی ان الحدیث
 اذا اقاترتن بالقدید لم یبق لہ اثن مرد عارف وجود خود با شہود او
 این ضرب مثل کند شخصی کوزه از برف ساخت پر آیش کرد و درین یزید نہاد
 آفتاب بران کوزه تافت کوزه را عین آب یافت میدانی کہ این کوزه را
 چه شرف شد با خلاصہ خود یکے گشت خلاصہ تر شد روز بہان مصنوعی را
 این شرف داد کے دیر باز است کہ گم کرده بودم پنج پنج امر و زید ام و حکام
 خود دیدم شرفی شریف است و فضل عظمی اما کل چیز بپا لکیم ہم
 فرج حون عذر ہمہ خواستت قد عملہ کل انا سئسہ ہم ہم بیان ہمہ
 کرده است بایزید گفت کجی را کم تسیر محیی معاذ گفت الماء اذا
 کثر الملک تغیر سلطان العارفين توقيع فرمود صہر ہجر

لا تتغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیخہ ورنہ حجرہ نہ گمان بارگدشتہ ہشتاد
 ویک شود ہمہ شب در ان کارگدشتہ آنکہ چہ گمان بری درین فوق و تحت درین
 رفیع و حط او از کار خود منخط بود استغفر اللہ اگر این گمان داری بگو لا الہ
 الا اللہ عزت نبوت آن تقاضا کند لمحظ اگر کشف و تجلی جلا و خلاندشت
 آنکہ چونہ شرفیست بحق و حقیقت نہ گمان اہل طریقت وقتہ گفتہ بودم بیت
 محمد خویش را از خویش کرد است شراب بیغمی در پیش کرد است
 سر و در قص و دوف و شک و نئے باب و چنگ و بر ربط کیش کرد است
 سواد الوجہ فی الدارین دارد ازین رونام خود درویش کرد است
 عجب تشریفی افعل ما شئت فانی محب لک ہر چہ کند دوست کند
 آن ہمہ مطلوب دوست باشد میدانی این چہ قصہ است لقد اطلع اللہ
 علی اہل بدین چہ اطلاعست و این چہ تشریف است سایہ سجات ازلی بود
 برق ابدی ترار و نماید برق از لمعات و حرکت ایستادہ ماند و سایہ سجات
 بیزوال و فنا باشد زہے شوق زہے تشریف باشد ہم وقتہ عاشق گوید معشوق
 من مرا از دوستی کہ من باوے دارم دوست تر دارد آنکہ معشوق عاشق شد
 عاشق معشوق گشت

ن او

ن لکن

ن مشابه

من زان تو ام تو ہم مرا باش خوش باشد عشق اتفاتی
 سئل علی کہم اللہ وجہہ عن اصحابہ قال عن تسألون قالوا
 عمار قال مؤمن مئی ایما ناحی مساسہ قالوا سلما ن قال
 ادراک علم الاول والاخرق الواحدیفة قال صاحب
 ستر رسول اللہ و عندہ علم المنافقین قالوا وانت قال و لای
 تریدون قالوا نعم قال اذا سالت اعطیت و اذا سکت

ابتداءیت عمارت حلقوم بایمان انباز شد سلمان اوراک علم اول و آخر کرد
 حذیفہ اطلاح بنافقین یافت آنکہ از نیجا چه شود گوش نہ شرف علی میگوید هر چه
 خواهم بیا بزم و اگر نہ خواهم ناخواستہ بدہند و اگر نخواهم را بگوید بخواہ و اگر من با و
 سخن نگویم او با من گفتار در میان نہد اینک فضل و اینک شرف قل ان
 کنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله چه میگوید اگر شما خواہید بخوبی
 من محبوب گردید آنچه من کردم شما همان کنید آنچه من شدم شما همان شوید تا ظن
 بزنی در جهان یک محبوب بودہ کہ اورا بد و گذارد و خود را تمام بد و سپارد
 و اگر محب گونی شاید و اگر محبوب گونی باز ہمانست الله يعلم تا چند محب
 بجمولی باز آمد آن ہمہ یکے باز گشت گونی ہمہ قوت عشق گشتند در وعدہ مضمر شد
 چنانستی کہ بذات خود با وجود او محم و دم گشتند رسول الله میفرماید لو كنت متخذاً
 خلیلاً غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلاً میگوید خلیل از خلاست
 و خلل میان دو چیز باشد میگوید اگر میسر گشتہ کہ در دوستی دوی را گنجایشی بود
 دوستی ابو بکر گنجیدے۔ علی را گفت نفسك بمنزلة نفسي تقابلت
 بمقابلتی اینچا خلّت را مساعی نیست از آنچه دوی برہ نیستی رفتست
 من اطاعنی فقد اطاع الله ہمین شرف عشق است من سرانی
 فقد رأى الحق ہمیں معنی اثبات کردہ است من المتوفی فقال علی الله
 رمز ہم ازین حکایت است من قال لا اله الا الله دخل الجنة
 قال فعلت یک وجود او ہزار تجد و اثبات دخول جنت ہمہ ان مرتبت
 شود حال جنت ہمہ عبارت از آرام و قرار اطمینان و سکون و دریافت مراد
 کار خیر و گرنہ باشد لا اله الا الله شد ذکر مذکور و ذکر کی گشت مخوف است
 از دلش خاست مر جوات کہ تو میدی بر بست دخول جنت ہمین باشد آنکہ

عہ یعنی شرف امیر المؤمنین علی کرم الله وجہہ

بمیر و دخیز و بعد از آن در آید الیوم فی روح و ریجان و فی باغ و بیستان
 و قرار و اطمینان و انهار و جنان و حور و غلمان مزارحمتها غایت
 او بام مضمحل شده است دنیا با آخرت بازگشته است بهشت و دوزخ بمثال
 دو غزال در بادیه راحت و قرار بیازی و بگشتن و بستن اند الیوم انکملت
 لکم دینکم قرابے و آرامے در ستم بخشیده است فرود

امروز پیر و زوی و فرودا . هر چهار یکے شود تو فرودا
 عائشه رواے مبارک را در سر گرفت و اطراف را فراهم آورد و خواست بدرود
 هیبت زده بینید رسول اللہ بیہوشانہ افتاد بعد استکشاف عرضہ داشت
 در رہ آدمی ندیدم جز شیر و گرگ و مار و کژدم و پیل و بوزرنہ نبوده است پرسید
 در برت چه بود گفت ردا مبارک فرمود ردا از برو و رکن چادرے دیگر در رکن
 برو همچنان کرد و آن ندید پرسیدش گفت اثر ردا من هر که فرودا صورتے دارد ترا
 همان نظاره شد اکنون معلوم شد دوزخ و بهشت وقت کسی باشد آخرت
 و قیامت مشاہدہ گردد خوف از شکرکت لا الہ الا اللہ

شہین ازاحت شکرکت کرہ است نقیضان لایجتیمان
 و لایرتفعان خوف ردا من بضرورت باشد سد و اکل خوختہ
 غیر خوختہ ابی بکی بیت وجود ابی بکر فرجہ نقد وقت دارد کہ سد آن
 قابل نباشد آن همان خوختہ است کہ مشاہدہ و معارف بدان رہ در آیند و
 ازان سوراخ بیرون شوند انامدینہ العلم و علی بابها میدانی چه
 میفرماید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہر علم از شہر بیرون شود از رہ در بیرون
 شود و هر چه در آید از رہ در آید شہر شہر نباشد تا دانش کشادہ و استوار نبود علی
 سرور مشاخصت خلافت کبری بروے مقرر است درین باب مخالفے نند

نہ از رہ

نہ ہر شخص کو

ہر آئینہ مشائخ را در آمازہ علی است اگر شہر نبوت را ہر چو علی درے نباشد این
 کثرت اولیا با هجوم و اثر دحام خود چگونه مدخل یا بنداری علی ساقی القوم است
 ہر کہ شراب محبت خورد از دست علی خورد ہر کہ شراب محبت چشید از دست علی چشید
 اینجا بتوان گفتن الحمد لله الذی جعل مدینة العلم علیا
 بابہا لولا شرف التواضع لکان من حق الفقیدان یتبخترو فی مشیہ
 اگر این نبودے کہ عشق تمام و کمال عاشق را بوجہ تنگی و نیستی بردہ است شرف عشق
 این تقاضا کردے عاشق بر ہمہ جہان سرفرازی بے بایزید بتبخترو و خویلات رہ
 سیرے میگرد و این سخن میگفت و من مثلی و رب العرش محبوبی شطائی
 از نظر شرف است المودون اطول اعناقا یوم القیامۃ مروی کہ
 بصلاح و فلاح دعوت کردند ہر آئینہ خود مصلح و مفلح باشند از خود تمام رفتہ اند و کار باختر
 رسانیدہ لحظہ طرف دیگرے ہم کنند این طول عشق و این شرف سرفرازی جز بشارت
 عشق نباشد اشرف اثرات جز بشارت بصیرت عشق نبودے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ و آلہ وسلم میفرماید لو هلكت هذه العصاة لئن تعبدت فی الارض
 بعد عشق نما نہ عاشق نما نہ معشوق نما نہ پرستیدن چہ باشد طلب عوۃ چہ
 معنی دارد اگر مصلحت فاجبت ان اعرف نبودے ہیچ ذرہ از ذرات
 وجود را شہود نشدے۔

شین شکرتم ہم باشد لئن شکرتم لا یزید ناکہ شکرتم باسکرتم
 است الشکر نعمة زائدة علی النعمة من قولہم شکرۃ اذا
 تجاوزت بیضما عن حد المعتاد و منه السکین ہیچ فرد
 نتوانست کہ حق ادائے شکر بجا آرد اقرار بعبور کرد گفتند الشکر هو العجز
 عن الشکر جمال عشق کہ دید روی قدم کرد انمود بساق ازل کہ رسید آنکہ معرفت

ن شکر الایات
 از آنجا وقت نیجا

شکر چو پند شد ما درست گفته ایم و النعمه نرائده علی النعمه ترا آن شناخت
 شود که عشق را بچشی و در ادراک آن عاجزمانی آنکه عشق را شناخته باشی
 و همین نعمت زائد بر نعمت باشد عشق از عالم قدس است شہ پیر زلی دار و بلال
 ابدی دار و رنگ بے رنگی با دوست جهت بیحیة ملازم صفت دوست
 از کوہی و درازی بالاتر است و از دخول و خروج بیرون تر و از کمی و زیادتی
 کمتر آئینہ ادراک چوئے مشکل تر باشد و دروہے و فہمے در نیاید ہمہ را اقرار
 بجز ضروری بود آنکہ چہ گویند لا احصی ثناء علیک انت کما
 اثنت علی نفسک بہر بیانے و عبارتے کہ اختلاف ادیان کردند
 مختار آن جز بجز نبوده است قف یا محمد فان ربک یصلی محمد
 رسید الرب کیف یصلی جواب شود یدح و یدثنی علی نفسہ ثنا کہ
 گوید یدح کہ گوید ثنا آنکہ شناسدش او خود را خود دانند بحسبے کہ شمارا و یدح بود
 بدان خود را خود خواند و خود را خود شکر گوید و خود را خود ستاید خوب طبعے

نکند

بیتے مناسب این سخن گفته است بدیت

مرغ اینجا پرید پر بنجا و عقل اینجا رسید سر بنجا و

خود شکر گوید و ہمہ را فرماید کہ شکر ت من در روع شمانیت خوب

طبعے دگر ہم گفته است ہم ازین ولایت ما بدیت

بود عقل پیش ازین باد غور بر سرم

پیش در تو خاک شد آن ہمہ کثر کلاہیم

چہان شکر را اہل محبت و عشق در زاویہ بخودی کردند از ان خود را از ہمہ

کم دیدند لہن شکر تہ لا ینید نکہ اگر خود را بنستی و صید و بدست

قبضہ عجز سپارید ہر آئینہ ہمہ حال زباز از قبیل و قال یا مال سازید میل شما

ن فریب

جز بحسن مال نباشد اینکہ نجم کبری گوید بیت

گر رازل طعم ابدال شود این جمله قیل و قال پامال شود

مفتی شرع را جگر خون گردد ہم خواجہ عقل را زبان لال شود

زبانها گنگ شد عقلها ہوید اگشت قال و قیل رہ رحلت گرفت آن گے

عشق جمال خود را بر خود تجلی کرد و شکر خود را خود گفت آنکہ من و تو کجا شکر کہ گوید

عجز ہم ثبوت یابد ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ خوش سخن گوید العجز عن المعرفة

معرفة چه باشد مقید صفت قعود خود را خود داند عجز او ہم علم بعفرت قعود او

بصفتی صحیح تراوست قوی تر اقامتے کرده است ایستادے نموده است تو پیش دای

اینجا الغرض قدم مردانست نیکوید ہم مفتی شرع را جگر خون گردد یعنی شرح مصلحتے باشد

عجز در حکمت و در وضع اوست خواص اشیا واضح داند چه حکمت است کہ سم

قال است چه گوئی البتہ سردی و خشکی او ارضی است و مادہ ہمہ خشکیها و سردیها

زمین است مردمان چه قدر گل خورند و بیخ نیرند آری بد و سخنے حلال بیک

سخنے حرام من خواص البحر بہ کردم زمین انسوہنا و سحر ہا شنیدہ چغل دارد چه کار ہا

بسر می برد لولا التقی لقللت جالت قدرتہ باشد این خواص کہ بخناد

حرف خدائی را کہ پیدا آورد و طلسمات را کہ ظاہر کرد و نیرنجات را کہ رہ نمودنی شد

و ما قدر و اللہ حق قدرہ جز فعل خدا نیست جز بوضع اشیا و خواص

حروف تعیین و تشخیص نیست میخو اہم بسیار گوئی نکتہ ہلہ از شکر شفا الشفائی ہوا

دیدے -

شہین عشق چه شفا بخشید گفت شفا دہندہ جز خدا چیزے نیست

شہین عشق از شفا حرف تفرقہ بزار باشد و نازل من القرآن

ما هو شفاء و رحمۃ اللہ المؤمنین بے عشق بچہ شفا پذیر و واروسے چه باشد

مصراع

این نزد دوست که جز دوست بود در مالش

نشین در وسط عشق است این در مان ہم در وسط کار است اینجا

لا قریب ولا بعد ولا وجد ولا فقد باشد در و در مان انکدام

فرجه سربرون کنند گفته ام آمدنی و رفتنی باید پیوستنی و بدو رشدنی باین تاز

و در مان بصورت خویش روے نمایدے عزیز هر چه ترا آفته دار و آفت

عشق دو چیز است یکے در آغاز دوم در انجام آغاز عشق را خوف این باشد

مرد طالب بسیار جست از هر درے و رہی که بود سری و پایے زد ابسته

ره نمونی جلوہ نکر دم و نومید شد یافت مقصود خود را از بعد المشرقین دور

تر دید باہ و سوز و درد و غم و اندوه و ستوه گرفت ہمیران جاے ایتادوست

که یافت مقصود از حیران مکان بروست آفت دوم مرد طالب بطلوب رسید

تا آنکه گمان بر دوراے این مقصد مقصدے نماید و پیشتره روی نیست

دانست بانتهائے وصال کار انجامید کمال بانتهائے شرف خود مقصود

اتصال یافت اکنون این مردم همچنین گوید رباعی

آنم که همه جهان بقرمان منست سلطان منم و عشق تو سلطان منست

تو جان منی همه جهان جان منست من آن قوم همه جهان آن منست

یعنی شفیع المذنبین که باشد جز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ سلم کرا

تصور تو ان کرد و شفیع جز واسطه نباشد -

نشین شفا شامت اعدا کن شیطان چنین گوید نہ از خود رفتی نہ بدو

رسیدی در وسط تلونیات پابند گشتی گاہ از خود روی گاہ بدر آئی گاہ بر درستی

گاہ بپرستی اللہ علم تا مختتم کار بر چه باشد مرد شمار زده را جز شراب دو انباشد

اگر شراب نیابد بسرور گرفتار گردد شراب بدست ساقی است شراب و رخا راست
یکے دہر ویکے نہد تا غائبش بر چہ افتد العواقب موهوم و الخواتیم غیر
مفہوم و انما الاعتبار بالخواتیم از حکایتی کہ حضرت شیخ الاسلام نظام الدین
از گریہ و ہیبت بیتاب افتاد آخال مناسب این مقال باشد و آنکہ سفیان
ثوری از کوری خود حکایت کند ہم ازین قبیل توان دانست بلعم را ہمیں قصہ
است کلیب در حالت مناجات این مقالات داشت اللہم
اسمی هذا کلیب و جسمی هذا جندوم و رسمی هذا افاقة این
جبریل و من المباسر زچہ جائے مبارزت جبرائیل است کہ او میگوید لوی
دفوت انملة لا حترقت - خلیل میگوید جسمی من سوالی علمہ بحالی
شفا از و میخواہد حالت بعلم او میکند و سوالی خفی در میان می نہد این در دست
جز بحضرت دوست نتوان خواند و شفا جز از و نتوان طلبید بیت
ہر دستے کہ ہست ہمیں پند میدہد و صلش کہ میرساند و ہجران کہ میدہد
مرد متوسط را گے نالہ ہجران باشد و گے طلبش باشد بیت
ہجران خواہم صنما وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام ہجران خوشتر
این کسے است کہ از وصال بستوہ آمدہ است اول طلب را آرزو کند و
اول سوز برد بکا و فحمت آہ را کشادگی سینہ نالہ را آرزو برد اینچنین اینچاہم
گویند۔

رباعی

من حامل عمز دوست آسان نہ ہم دل بزکنم زد دوست تا جان نہ ہم
از دوست بیادگار در دے دارم کان در دلبصد ہزار در مان نہ ہم
اگر در بجای درمان قرار گیرد ہمان شفا شود اما خون آفت تسلی باشد
عشق را گفتند مرض بلا غرض چون توان گفتن کہ در عشق غرض نبود عشق را

باغرض چه کار بود عشق را از عشیقہ گرفتہ اند و عشیقہ گیاہی را گویند کہ بیخے ندارد
 از ہوا سست بر ہر درختے کہ بیخے خشکش کند و اثرش تر بود عشق ہمیں عمل ہوا و
 در ہر دلی کہ در آید اورا از ہمہ چیز برد خلاصہ اش باوے ماند ہر کہ عاشق شد
 چشمش تر بود لبش خشک سینہ اش گرم آہش سرد تنش نزار و زار و جان بہ بن خواہی
 گرفتارے

منہات عشقا فلیمت ہکذا . لاخیر فی العشق بلا موت
 ورت خوش آید بگو لاخیر فی موت بلا عشق ہر کہ عشق مرد جان بجان
 پیوہ است ہر کہ برنج طبیعت مرد جان بخاک و گل سپرد بیست
 نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس
 نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

گاہ بگاہے این رباعی خوانی ازین حرفے و نکتہ بدانی رباعی
 در مطبخ عشق جز نکور انکشدند . لایہ صفتان زشت خور انکشدند
 گر عاشق صادق ز کشتن مگریز . مردار بود ہر آنکہ اورا انکشدند
 ہر کہ ابار و عشق ذبح نکردند سینہ اش بخجور و دریدند تارکش بہ تیغ عشق
 نشکستند آنکہ مردار مرد دریناے

بمگ خوش میرم وہ دریناے . مرایاے کشد یا شاہد شنگ
 خوش شفائست کشف عاشق پس آن صحت ابدی است و حیات برمدی
 است ملالت بخجالت رفتت سامت را سام زودہ است مرد بہ سلامت
 در دار السلام رسیدہ است . نظر
 بہ تیغ عشق شوکتے اگر عمر ابد خواہی . کہ از شمشیر بویچی نشان ندیدے کہ احیا
 بیریہ دست پیش از مرگ اگر تو زندگی خواہی . کہ او پس از جنین مردن بہشتی گشت پیش از ما

چونہ شفا نیست اینک فیض دامن شفائی اینجا فرو نهد و سحاب ملامت
بعارض این طرت بچکد لکن گفته ام دامن گیر وسط لم یکن یخلو اعز النقصان
عاشق مخمور مبتلا ہجور مدہوش مخمور در ماندہ مخدور شفقت لب محبوب شفائے
یابد خار زودہ را مد اوات جز بدان خمر نباشد چنانچہ گفته ام

ازو بدو ہم بدو توان شد نیک

اگر ز گس مست چندان مینمود کہ عاشق غلطیدہ اورا ازان مستی کہ باز آرد جز
ہمان لب معشوق نہ آنکہ ازو بدو ہم بدو ہمبہی شدہ عجب کارے قہرہ لطفہ
لطفہ قہرہ شئی واحد بکلم اختلاف محال جائے صورت قہر نماید محلے
عین لطف باران بارو یکے را غرق کند ہمان باران کشتی را بر آرد باغے زا
تازہ سازد و بسیارے از کار ہا ساختہ شود محقق شود شئی واحد باختلاف محل
قہرے و لطفے شد بلکہ شئی واحد در شخص واحد باعتبارے قہر و اعتبار لطف ہم ازین
گفتہ ایم صفات اللہ لیست عین ذات ولا غیر دیگرے ہمچنین گوید
اغیار لا اعیان دیگرے گوید اعیان لا اغیار مارا ازین تحقیق شد
بعضہا اعیان و بعضہا اغیار ہر چہ اورا نسبتے توان گفتن ضرورت باشد کہ
اورا غیر گوئی وانکہ وجود ذات باشد ماہیت عینہ کالجیوۃ اورا غیر گفتن غلطی
باشد شفا انجاشد من عشق و عفت و کتہ و مات مات شہید
می بینے عفت را قید کرد و تلویحے میکند۔

شہین عشق عبارت از وسط است خالی از ہوائے نیست شرط عفت
ہم از انست بیح ناستے بدر و عشق نمر و مگر عیف عشق را با عفت چہ نسبت کنند
چنانچہ جبر را بر تابہ نمی چہ قرارش احساس شود ہمہرین صفت عفت باشد آنکہ متا
نقد وقت او شود عزت شہادت و دولت شہود او برد ربا عی

العقل عقيلة الرجال والعشق محلل العقال
العقل يقول لا تخاطر والعشق يقول لا تبال

عقیدہ بند برپا ہست و عشق بیرون آمدن از جملہ بند ہا غایت عقل بر حد نہایت اوست و آن عبارت جز حبس نباشد اما عشق بدان ماند کہ طوفان آتش بر سر آورد کہ خشک را چہ بقا توان نہاد چنین ہم گفتہ اند الیاس احدی الراحتین عشق آید از ہمہ امید ہا نوید کند و اگر این را شفا خوانی ہم شاید چندان دوزخیان در آتش دوزخ بسوزند کہ با آن عذاب خو پذیر گردند احتراق بجای التذاذ افتد حجیم محل نعیم باشد حکیم قادر الواع تعذیبات دارد آن عذابے بعذابے برود و دروسے بجایے در دے نخذ سخت تر و درشت تر ازان بود کہ من قبل بود ناری را ہم عذاب کند و لے ہم بنار و آتش صفتے نہد کہ این آتش بیٹھے و شرارے ازان محل نتوان کرد چنان نالہ کہ از ہمہ دوزخیان نالہ او بیشتر باشد درین اشونات و عملے کہ برکے دفع شیاطین میکنند وقتے نظارہ کردہ روغنے در شانند انسونے بران خوانند شرکے ازان بر روعے دیوزند این دیو بہزار عجز و زاری و السحاح فریاد کند کہ مرا خلاصی شود بعد ازین گرد این کار نگردم اور اور مضیق شیشہ آرنند از تنگی و گرفتگی آمنتقام چنان میگردد ہمہ او گوی در چہنبا بندہ و در خلاصیدہ اند سوگند ہا خورد و عہد ہا کند کہ بعد ازین گرد این کار نگردم اینک ناری است با ہمہ حرقستے کہ اورا برائے او عذابست از عذاب دیگران سخت تر فارجعنا العمل صالحا جواب شنود قال اخصسوا فیہا ولا تکلمون ہم در ان باشید و بامن سخن نگوئید کہ بتدریج تدبیر خو پذیر شوید و پین ہم بود کہ نالہ احتراق ہیشے شنود آرزوے سخن کند بامن سخن نگوئید کہ ہشتیان

شونہ بہشت برایشان دوزخ گردد اگر مجھے باکل شرب و جماع ملتذ باشد
 و دیگرے بحکایت محبوب مستغرق شود یکے با دوست در منازعات و مناجات
 است ہر آئینہ لذت نعیم او حجم شود این بویے جگر سوختہ ابو بکر است رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 این خوشگلی را بسیار متناہرند نہ آنکہ از ان بویے خوش این درد مانع بہتر نمود

آنکہ بران آرزو برو نظم
 گرد روز درد آید از کسرتہ تکبیر بس جان و دم فدای کوش باشد

و در خرقہ صفا بود در درد کہ ورت اما بموجب او فرح و اثر این طرح فرح

گذشت اختیار طرح شد۔ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ فرماید شعر

دواءك فيك وما لشعر وداءك منك وتستنكر

وتنعم انك جرم صغير وفيك انطوى العالم الاكبر

وانت القديم بديع الصفات ففی کل معنی تشاء تظہر

اغنى الصباح عز المصباح اینجا روشن تر شود و شفاء تمامی و درستی ظاہر

گشت و تمام و کمال خود قرار گرفت اما سخن من قبل کہ آمد شدے بہت از جائے

بجائے و از طرفے بطرفے مقرر و مستقیم این تمام و کمال ہم در آمدہ و شدہ است

ففی کل معنی تشاء و تظہر نہ آنکہ عبارت از آمد و شد است لانہم

بِتِجَارَةٍ وَلَا يَبِيعُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ الْكَبِيرِ و تجارت بازماندن از ذکر نیست یا بیع و

تجارت است و بازماندن از ذکر نہ علی کل تقدیرین شفا کلی باشد در و

ازین امراض و اسقام را تصور نمیتد چه ہیچ مرضی نیست شفا ذاتیست با مرض

است از عمل باز نمیدارد و فکان لم یکن عبد الله انصاری گفتہ است

پیری کردن معلیست از غیب خبر دادن منجمیت مقام ہر س باز نمودن

مقومیست سلامت با ضعیفان بد خوئیست سلامت بودن سلامت

جوئیست صبر باری مبارزیت شکر باری بابر لیست خود را بزبان خود
ستودن رسوائیست خود را بزبان خود شکستن رعنائیست گریه کردن سقائیت
نعره زدن و لتنگیت کرامت فروختن سبکیست کرامت خریدن خریست
آخر این مقام نیستی است این سخن بیچاره عاجز سرگردان عبد اللہ انصاری است
این ہمہ بیان اسقام و امراض بود شفا ثبوت نیستی شرای دوست تان
و تو ایم شفا و ہمہ و خیالیست آدم کہ تو تو نباشی و من من نباشم شفا شفا نباش
مرض مرض نباشد صحت ذاتی آن بود گفته ام دریا بجنبد موش گویند متصاعد شود
بخار خوانند ترا کم شود جمع آید صورت بند و ابر گویند چکیدن گیرد بارش خوانند
بر زمین افتد و روان شود و مغز و عذیب خوانند بدریا پیوند و همان دریا
باشد کہ بود اینچا تحفه بہت دریا بصفقت خود بجمال و تمام خود از یک حرکت
او چندین صور مختلف متضاد زاد عجائب ہر یکے بصورتے جمع آید یکے گشت
پاز ہم بدان دریا پیوست از و بیچ جدا نہ شد و بیچ کم گشت و بیچ زیاد تے
و نقصانے موصوف نہ شد داشتی کہ ہما عراض را بقانیا شد و این اعراض
ہم از ان یکذات خاست بیانے کہ عزیزست نشانے دقیقے ہد اگر تو از
محققانی چیزے خواہی دانست

یجبندک اشکال تشاکلہا عن تشکل فیہا فی استار
چہ میگوید ہر شکلے کہ مثال شکلے دیگر است نبایدے کہ ترا و حجاب اندازد از کسی
کہ او در ان چیز بہ شکل شدہ است آن مشکلات او استار اوست او خود است
بدین تشکلات و بدین رنگ آمیزی حجاب بازی میکند
و البحر بحر علی ما کان فی قدہ
لا یتغیر و ما یتبدل و ما از داد

ان الحوادث امواج وانهار

حوادثی که از جزو وجود پیدا آید بدان ذات مقدس و مطهر او و بران عین منزله و میرا
 او نسبتے ندارد و محوئے نکند اتصالی نہ پیوند ہم از و آید ہم از و بدور و بحقیقت هیچ
 نسبتے با او ندارد مگر آمدن و رفتن سخن ابوالحسن خرقانی انا اقل من ربی بسنتین
 روئے مضمونے درستے نموده است تو متوجه شوئے ہمے براگر محققے این سخن دانند محقق
 است ورنہ بسیار درین گرداب افتادند و دست و پا زدند اما چون غرق
 این دریا نبودند ننگ شک و ظن قوت وقت خویش ساختند قال اللہ
 تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا
 اهتدیتکم میفرماید بر تو باد، نفس خود هر چه جوئی در خود جوئی هر چه بینی از
 خود بین و با خود بین هر گرا این را رابطه بدست افتد ضل و ازل نبود این ہدایت
 از ازل تا ابد بر شد احتیاج نباشد اینقدر باید هر چه پیش تو آید تو نفسی را دست
 موزه خود ساز و حال خود را دست انبویہ ندانی پیر جز این تدبیر نکند هر چه
 پیش تو آید بیشتر برد و بیشتر رفتن میسر نباشد تا کہسے بتو آتو تو الی قدم بر قدم
 نزنند لیس العلم فی السماء فی نزل و لانی الارض فیخرج تا آخر کلام
 نیگوید تو برو کلند بستان خود را بکا و درون سینہ تو چیزے است
 آنرا بکش میگوید از صفتے بصفته شو تا د بوا با د اب الروحانیین
 تا ہما نچہ بودی ہمان باشی اعراض ہما امراض بود شفاء فان حق حقیقتے او
 الحق و داء الحق تو انجا رسیدن نتوانی و تو آن شدن نتوانی و لیکن
 چنانچہ گفتہ ام از دریا چہ بود با دریا چہ شد چہ بازگشت ہمان بود صدق
 اکبر رضی اللہ عنہ میگوید العجز عن المعرفة معرفة مرضے درستے بیان
 میکند و مرض در مرض را شفا نامید مقعد عاجز بقعود خود ہمیں عجز بقعود

جہت خود بین

او عرفان بقعود او شد کنايته الله في ذلك المكان اگر مرض نبود
مکان را نشان نبود ابليس ميگويد عمر قصه مدرا از توبتان را سجد کردی
من خداي را سجد کرده کردم سجده بتان ترا اين بار آوردم اين روزگار پيش آمد
ترا از اين توبه پيروز شد روزگار و کاره رسيدی و مرا توبه پيروز توبت
پرست بودی من عشق پرست بودم بت پرست از بت پرستی توبه کند
عشق پرست از عشق پرستی توبه نکند و اگر چنين باشد عاشق نبود بيت

بلاست عشق من آن کز بلانہ پرستم

چو عشق خفته بود من بر سرم انگيستم

ریش دل ابليس آن ریش نيست که از خوش بدر توان کرد و او او همان
درد او ست آه رباعی

جای خوردم صفا ندارد یارے کردم و فساد دارد
ریشه رستک که پنهان کرد در دلم دارم و اندازد
اے مرد محقق انسان در ترکیب خود جزوے از ابليس شيطان هم دارد

ترا از هر جزو خود برخورداری ضرورت است ای یار عزیز که در استاء
من بهش باش که من در چپاره خود چشمه زده ام حریفان فهم خواهند کرد
گر توانی تو هم استراقی کن سخن خفیه می رود و وس همسایه را جز بنهانی در بر
نتوان کشید سخن ما را تجلی باید که بگرے سر فراز نیست که بخون دل خوردن

شاید چیزے دست یابد و چیزے بخورد شنیده رسول الله در اثنا
نماز چه لطیف کرد هُنَّ عَرَانِيقُ الْعَالِي وَ شَفَاعَتُهُنَّ تَرْجِي

این گفتار که مستی کار و از ره شورش روزگار سر بر آور و چه اعتدال جز که
استغفر الله القار شیطانی است یله گفته ام جزو شیطانی کبریت

اگر قبضے اور ایسی ذرا آدم تلبیس نبودے فعصا آدم ربہ فغوی دست
 وفتنہ الست بربکم تعلیمے خوش میکند نیگوید من ربکم تاہر کہ خدا کے
 خود را شناسد در پس آن خداے خود رود بیت

اے ہوا ہے تو ہوا انگیز وے خدایاں تو خدا آزار

اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ الْهَوَاةَ حِجَّتَ مَرْتَبَةً يَكْنُ السُّتُ بَرَبِكُمْ
 چینیں دائم ہمہ ہوا ہا را مجتمع شد وہم مرادات را مجمع گشت۔ بیت
 کل الجمال غذا لوجہ کجلا لکنہ فی العالمین مفضلا

جملہ ہوا صا بیکبار بیک آئینہ بیکر و بیکسو جلوہ کر دہر کیے ہواے خود را مرتب
 یافت ہمہ ہمہ وہ بضرورت ہمہ خود فریاد میکردیے و اللہ من و ذرا لہم محیط

ن برکت

احاطت بچہ شد در جو ز دیدہ ہر چہ مخمخت در قشر قشر پیداست
 قشر قشر خبر از مخم مخ میدصد مخم مخ و مخم مخم باقشر
 قشر قشر باشد از و شعور دار و شنیدہ فصل فصل فصل وصل وصل

فصل است امثالے کہ بالا گفته ایم اگر ترا با معان نظر آنجا ایقانیے شود کلمات
 متضاد کہ از صوفیہ زاد و اختلاف نظر کہ در صفات اللہ افتاد یہ مبنی ہمہ بر تو کیا
 نقاب احتجاب کش و حجابہ النور لو کشف لاحترقت سبحات

وجہہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ لوز اسم من اسماء اللہ
 تا آنکہ در دعایے ما ثورہ گوئی یا نوریا نور النور و اینجا گوید حجابہ النور
 اکنون چہ گوئی این نورے دگر و آن نورے دگر تا آنکہ گوئی حجاب او ذات او

از محققان پرس لایق تنزیہ و استحقاق تنزیہ در چیست حجابہ النور نور را حجاب
 خود کردہ لو کشف لاحترقت اگر آن نور بصفت حجاب در میاں نباشد
 چہ باشد نوریکے باشد احترق سبحات عبارت از چہ بود تا کل الارض

ن نور با نور حجاب

من ابن آدم الا محب الذین صندہ دکت ومنہ یحشر بسیار
گفتہ ام این ہمہ چہرہ بازی فیض اوست این ہمہ شیوہ سازی عکس نقوش
اوست گفتہ ام دریا شوریدہ موجے و بخارے خاست از دریا چیزے منقہ
نشہ جزوے و بعضی از وجد انگشت از نیجا نیکو تر دانی کہ فیض او نہ عین اوست
نہ غیر او پس بحقیقت تصور فرما ترا آن مسورہ منونی بصورت اطلالے تصور ندارد
فالتزم حدک ولا تجاوز عما حدک بایزید نجات ابلیس خواست
جوابے با صوابے شنید او آتشی است تاب آتش تواند آورد تو خاکی هستی غم خود بخور
این ہمہ امراض است کہ در راه عشق طالب صادق را پیش می آید و اورا جز این گذر
میسر نہ۔ اما صادق را صدق رہبر است البتہ تجربہ شد از غیبے از شاہدے کے
بر سر او افتد کار تمام کند اما با متردد و متزلزل سخن نداریم دشوار باشد کہ او ازین
رگ گذر سلامت گذر عشق است و موارد و مواہب کہ بحسب اوست ازو
گذشتن دشوار باشد اگرچہ ازو گذشتنی است اما بس متعذر قریب باستحالت
بسیار دیدم و شنیدم کہ شیوخ برین ارشاد کردند مردے کورے ہست برے چشم را
بہیچ پرہیزے نمی باید کرد چشمے پیش کردہ ہرچہ خوش می آید میکند و ہرچہ پیش می آید بخورد
و ہرچہ زیان در چشم شود چہ شود کور شود او خود کور است ذوالنون جوآنے را
سگسار فرمودنہ آنکہ علت غیرت او بود ورنہ آن مسکین چہ گنہ کردہ بود حسین منصور
و ابراہیم خواص بینہا ملاقاتے شد حسین از خواص پرسید فیہ انت گفت سی سال
است نفس اور توکل در بادیہ ریاضت دادم حسین منصور گفت ضیعت علمک
فی عمران باطنک فاین الفنا فی اللہ گفت ہمہ عمر خویش در آراستن باطن
گذرانیدی آن شدہ گیر فنا درو کجا میدانی مجنون بلیلے آنکہ رسد مجنون در میان
نباشد ہمیں لیلی باشد معلوم شد کہ ریاضت خواص بسی سال در بادیہ پراسے

اہتمام توکل را خارے بود در پائے او خلیدہ رنجے داشت کمین زودہ
 ریشے بود پنهان رستہ تا خواص را صلاح بحق تحقیق چنانچہ شرط کار است
 ذرۃ فذرة کرد نمود شکر را چند صورت سازند چہ گویند آدمی و پیل
 و اسپ گویند و اگر بشکنند باز چنانچہ بود غدہ سازند باز ہمان شکر گویند
 نہ آنکہ مرضی بود کہ عرض اہل حقیقت است **وَإِنْ صُنَّكَ إِلَّا وَارِدُهَا**
 آنکہ حکمت گذر بر جنس و نوع خویش ضرورت باشد از مادر و پدر و
 از خواہر و برادر چون توان برید یک جزو در انسان ناری است اورا
 نسبت آن جزو در نار گذر لابلہ است سخن درستی اگر محققان این راہ
 بعلمت گفتار نمی نمودند چندین بیان و اشارت و رموز ہر بیان منوط
 اندیشہ کنی از یکے بیکے چکوی چہ بیان کنی و از وہ چہ خبر دہی نہ آنکہ ہر چہ گوی
 چیزے بو ہم خویش قضا با درستی کنی و بدان نتائج ساختہ سازی نمی دانی
 ثانی حال تا چہ درست افتد و تا چہ کثر بر آید نہ آنکہ این ہمہ علت است
 شفا یابد و شفا را جز انتہا رو نماید اے بستدی ذوق عبادتش میگم و طالب
 در و مند باش اے متوسط خود را محب شمار و طالب اماندہ انکار و ہر چہ ترا
 پیش آید از حکایات و شکایات و الوار ہمہ مرض اہل حقیقت است این
 ہمہ پابند طالبانست اورا او بدان میدار و او بدان خوش میباشد
وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ
 اگر بشین عشق را باستقصا بیان میکنم مختصر بدان طول میشود کہ خوانندہ
 ملول گردد یکے زمانہ آخر است من خود میدانم تحقیق این حدیث نص

عہ این عبارت از "تا خواص را" تا "کرد نمود" در ہر چہ را نسخہ ہمچنین است - ع ع

است که با خود میکنند تو آنرا خواه ملکه ملکی خوان خواه ملکه رحمانی فاما این را
 و سوسه نام می نهیم هر که شیخ شد مقتدا گشت نبوت یافت شیوه دعوت پیش
 ساخت ضرورت باشد که از شین عشق پابند اسیر ماند تا باشد ازین جهان
 خبر بیاید علت وقت او همان بوده من عرف الله طال لسانه
 مریض را از طبیعت ناله باشد من عرف الله بصفات الحسنى
 و اسماءه العلی طال لسانه هر آینه آنکه صفات او تو قینی
 است نو و چند و آنکه بر صفت معنی اطلاق کنند الله اعلم بحسبته و کل
 صفات ذات او انحصار ندارد و هر قومی بزبان خوانند و الله
 اعلم بکلمیه الخلق و دیگر چون گوی این صفت را با ذات چه
 نسبت و غیرت و ابجاث دیگر طال لسانه ضرورت باشد و آنکه
 گفت من عرف الله کل لسانه معرفت ذات اوست و آنجا
 جز حیرت اندر حیرت و بخودی در بخودی نیست و لله المشرق
 و المغرب مرد سالک که قدم بهمت او از و بدر نمی تواند شد سر آینه مریض
 وسط گرفتار باشد لقاء الخلیل شفاء العلیل یا خفته بود یا رفته
 باشد دهن مریض بمعارض متعلق شود از اندک احساس غافل ماند مریض
 و علت که خلقت خواست لقاء آن خلیل شفاء آن علیل است من احب
 لقاء الله احب الله لقاءه قصد محبت یگانگی محبوبست و شفا جز
 بیگانگی رسیده و در ز او پسته قرار نگیرد و لاحول و لا قوة الا بالله
 ازین طبیعت ناموار البسته در گفتار شرط انحصار و امن گیر او نمی شود
 استغفر الله

شین عشق از کوره دل محب شرع خواست بهت درک و دوزخ

ازان آفریدند گردن مهره متبنی شکسته با دیگران خاکسار چون بر حرارت
 دل عاشقان اطلاعی یافتست و ابروی بران دیده است میگوید بیت
 و فی قلب المحب ناسر هوا احترنا الرحیم ابردها
 خلق الله القلب قبل خلق الاجساد در حرارت عشق نهاده اند
 غایت حرارت شرری سر بر کرد هفت در که دوزخ از ان یک شری قوت
 و استقامت گرفت و قلب را که قلب خوانند زیرا که قلب قلب قبل است
 و قبل را قلب کردند قلب شد و قلب را که قلب گویند هم ازین که قلب
 قبل است دگویند ستمی به لقلبه آرے از قبل قلب شود هر آینه تعلق
 آید در هر دلی که این آتش از وخت دو دوازده وجود او بر آورد و مار در منظر
 او زو شر را مقرب باشد جز در مرکز خود آتشی را با آتش سپارند آنکه قرار گیرد
 و ان منکم الا و ابردها همیں میل طبیعت است که همان سوکشاده
 خواهند گردن اما قهر او و اما طبیعت قهر هم همان سو میرد که نسبتی خاص
 است شفاگیر شد شرین ابراهیم را که در آتش نمرود انداخت اکتون
 چه شد قلنا یا نار کونی برذا و سلاما کل بجز در سید شعیبوس پوست
 خلق حوامن ضلعة الایسر من آدم عروس با نخل هم شد اینها شفا آه
 شر ابراهیم را اگر در مشرقین مغربین سجوی نشانی نیابی از کجا که شر بود
 و سلام گشت ابراهیم کل و ادریم شد گامی میگوید انی لا احب
 الافلین جائے گفت لا کونن من القوم الضالین پس آن کتاب
 آفتاب کل بکل شر با مرکز خود معالقه کرد ضرورت مرض را دست بوسی
 پیشه آورد و قد بوسی بصورت احترام کرد و معذرتے فرمود سخن بالافرو
 افتاد و بحقیقت این سخن مار افرو دپالائے نیست شر عشق مثالے شمع دان

پروانه را عاشق تصور کن این عاشق را بدین معشوق چه رسد باشد که بنود و کلمات
در آید آری خود را فدای او سازد و خود را بر روزند تا سوزدش آنکه روز آید
او بسوزد عین آتش و نور گردد و بیخ در بیخ نابود دور نابود شود و عجب کار است
ابو الحسن نوری میگوید اگر منم او نیست اگر او است من نه ام چو نه گوید بلکه بگویم
من شام و او باشد جنید تسکین میدهد که امر محال را اهل عقل رواند امشته اند
نوری هم برین خبر تسکین میگوید گفت لغد المعلم انت لنا یا جنید
اما دیوانه باشد هر چند استحال عقلی دانگیر وقت او باشد و خار پارهوش

او شود اما او با این همه از سر بر در زدن باز نماند بیت

خواهی بوصول کوش خواهی بفرق من فارغم از هر دو مرا عشق تو بس
عقل از عالم ملکوت است و عشق از عالم لاهوت فکر بدینهما گفته ام -
شین آخر سه دندان دار و ملکوت جبروت لاهوت را در گرفته است
شین شریک گفت هر سه جهانرا سوزد و در راه الورا پرواز کند
انجا شکار نیست که باز عشق صید باز داما خود بخود باز و بغیر خود پندارد
شر عشق شهر طایر همت را چنان سوزد که بازش مکنت پروبال نماند جان و بال
بلند پری مکن بر آشیان عجز بایست همه عجز و انکسار و شکستگی و افتقار باز آید
و ما قدر و الله حق قدره مقصد صدق خویش کن بنی العابدین میگوید نظم
ای لا کت من علی جواهره کیدایری الحق ذو جمل فیقتلنا
و هذا الذی یقدم فیها ابو حسن الی الحسین و هو قبل الحسن
فیارب جوهر علم الوارح به لقیل الحانت ممن یعبد الوثن
و الاستحل رجال جاهلون می یرون افتح ما یا اوتنه حسنا
میدانی که رجال جاهل کیا ترا میگوید تا بعین و تبع تابعین و بعضی صحابه هم بودند

ن اومی

شہین شہر عشق آن دندان ندارد کہ بیان اطوار از ہر دھانے سر برون زند
 ویا از ہر زبانے شہ از و توان شنید شہر عشق کو نین را سوختہ است و نیست
 نابود کردہ است واللہ علم ہنوز تا چھا کند لا یتجلی فی صورتہ ہر تین
 و لا یتجلی فی صورتہ الاثنین اور ازین بازی گری کہ باز میدارد خالق
 از خلق بچہ می ایستد کل یوم ہو فی شأن را چرا بیکار میکند عنان تامل کا
 از دست برچہ میدہد خود بر خود برچہ میگردد موسی کشد قطبی را جرم کردہ بود حضرت
 کو کے بے گنہ را و آزا عبادت و طاعت نامند و ما فعلتہ عن اہری
 ہر دو محل این شرط تو تسبیح یافتست اما غایت مافی الباب محل صریح محل خفیہ
 کہ کرد از خود اما این گفتار موسی را سزویس و آنکہ مثلش بود چنانچہ گفت
 وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَءٰی اِزْا حَتَّ عَلَّ كَرَد اِیْن دِنْدَا
 شہر جہان را سوخت و چنان خورد و غایت کہ خاکستر نامید شہر عشق را کہ
 تاب آورد آسجا کہ رسید سوخت اور از ہر دوز و باوے ازان او تاج
 نماید آنکہ وصال چہ معنی دارد و دوست و یکجہ ساخت نیست و نابود
 را از خود چہ آگہ بود **نظم**
 ہستم و لیک نیست و نابود نابود و لیک بود و لیک بود
 نابود چہ بود بود را بود نابود چہ بود عین مقصود
 عبد اللہ انصاری گفتہ است ہمہ برانند تا چہ شود من بر انم تا چہ بود
 ہمہ گویند تا چہ شود عبد اللہ انصاری برانست تا چہ بود محمد سنی برین
 است تا چہ نیست این ہمہ۔

شہین شہر است از عالم شہادت بمعالم غیبت برود و از غیبت در عالم
 شہادت باز آرد اجمال و تفصیل را ہمیں معنی گفتہ اند رسول اللہ

میں فرماید من سرہ ان ینظر الی صیۃ عیسیٰ علیٰ وجہہ الامم
 فلینظر الی ابن ابی قحافة مردہ نرود اما زندہ کے باعتبار مردہ
 بود اور اگر رفتارے مردہ وارے باشد شاید ہوا پاپاوسے نہاں
 است ہوا از ہوا پرستی بدر شدہ است مردہ تصور فرما کہ ابن کار
 زندگانے نیست کہ باز زندگی مردم از ہوا باز نہتواند ماند شنیدہ باشی
 کہ ہوا دعویٰ خدای دار و ہر جا کہ شرکے شد ہوا شد شرکین عشق
 احترامیت ہمہ را سوخت تنہا را ایتاب کردہ است صوفی ذریع
 میگفت لوز احسنی العرش لا حق ترقیہ مگر از و را را و ق
 عزت نداء الی الی شنید چنانچہ رسم کار است باز دارندہ رسم حجاب
 و پردہ داری چو پی در پیش داشت یعنی ازین طور گذشتن در و
 بشریت اور غلبہ حال او بہرہت کہ از فیض و راہ سلامت نصیب
 گرفتہ است شطاحی میگرد و لوز احسنی العرش لا حق ترقیہ
 زہے شر عشق بیک ففت عش کہ اعظم المخلوقاتست محل مجلس گانست
 اگر حجاب شود ہمان است کہ بسوزد ہا پنچہ گفتہ اند دوست با دوست
 ہر کہ جز دوست نہ نیکوست نہ نیکوست مرد عاشق شد و بشر عشق
 سوخت و گرنی در دل خویش نیافت و سوختگی حاصل نہ کرد پس
 عاشق نہد میت

ن جاننا و ترقیہ

ن شہود

ن درک و ادق

ن شہود

ن ہرچہ
ن سوختگی
ن حاصل

مگس قند و پروانہ آتش گزید ہوس دیگر و عاشقی دیگر است
 ان لہ ینا انکالہ و جیمما و طعاما اذا غصۃ و وعدا بالیہ عاشق
 باید تا این خطاب بروی بحقیقتہ درست آید ذق انک انت
 العنیز الکرم مجنون با کانس چند گدانے کانسہ خود فرستاد و

در پیمہ شے از آتش انداخت کانسے و مجنون را مگر شناخت گرفت شکست
 مجنون شنید رقصے بزود در عشق چنین بود آنچه با باشد و اللہ علیہم کلہم کلہم
 صدقاً و حقاً فی باید دانست تا شر عشق سینہ را نسوزد او از جمال شمع
 رخے نہ از زود کان اللہ بیکلم آدم شفاها اگر آدمیت با آدم
 و آدمی التزامی نبودے شفاہ را راه نجات توجیہ نکردے شر عشق
 وجود آدم را ہم در بد و خلقت بر صورتہ تموہ و تنزخرف نمود چو اصل
 نبوده است نیستی باز آدم بیکلم اللہ شفاہا درست شد الا و حیا اذ من
 و راء حجاب او یُرْسِلُ رَسُوْلًا تَكْلِمًا شفاہا درست نمود تا حجاب
 بشریت در میان بود و مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا و حِيًّا
 اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلُ رَسُوْلًا اِلَّا و حِيًّا بِاَسْمَاءٍ مَّا يَشْتَدُّ
 اورا از و بد و بر و یا او بد و از و سخن گفت بشر و بشریت را در میان نشا
 نبود خدائی و خدارا کذک جنید شبلی گفت اسرارے کہ مادر سر دابھا
 گوش بگوش گفت تیر تو بر سر کویہ و بازار آشکارا کردی شبلی جواب
 عرضہ داشت اَنَا اَقُوْلُ وَاَنَا سَمِعُ هَلْ فِی الدَّامِرِیْنَ غِیْرِیْ
 عَلٰی هٰذَا اِلَّا و حِيًّا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلُ رَسُوْلًا
 ہمشیوہ نامی و شعبدہ گری باشد شر عشق را آن تابست کہ این ہمہ
 شیوہا نبرد او خرابست اللہم قونی بقوالک و سد دنی بسدادک
 سبحان اللہ تو ان جز بوجود او تو ام جان و روان استغفر اللہ
 چنین گویند عقل را با عشق زورے نیست میداند کمو میگوید وے آن
 عقل معاش باشد آن عقل تدبیر باشد اما عقل عرفان عقلی علامدہ است عقل
 عشق سرافرازی دگر دارد و در دل توجہ میکند مرد عاشق کہ رہ وصال

معتشوق جو یہ بدان تدبیر و حیلہا کہ تو شنیدہ باہر یک کہینہ در ان کو نسبت دے گا
 داروچہ التزاہما وچہ دوستدار یہا وچہ دلدار یہا می نماید باختلاف و تردد
 ہر زمان و ساعت از عجیب و غریب می نماید وہم ناظرے ظالمے بے القضا
 نپرسد کہ چہ عرض و مصلحت کہ درین کو چندین آمد و شد و ملازمت است و
 اگر پرسد جوابش می گوید فلان خواہر منست پدر منست چہ می گوی بارے
 بدین بہانہ ہمایہ معشوقہ شد و بدین تقرب جو اربا کسانے کہ با او خصیتے
 دارند و از نشانے و خبرے گویند و دانند و بر مزاج او مطلع باشند بچہ غیبت
 دارد و از چہ کارہ و معترضت و ہمہ بین بہانہ تو ان نام اور اپیش او ذکرے
 کردن اکنون القصہ بطولہا مختص کنیم ع
 کوہ کنیم قصہ ما کار و ذکر است

اکنون ہمہ بدین تدبیر کار بجائے کشد معشوق باہمہ تعزز و تعالی خوش و باہمہ
 تعظم و تکریم و باہمہ بے نیازی و سرافرازی و با این ہمہ کہ از ہمہ مستغنی است
 مستغنی است بر در عاشق خود بیاید و باہمہ حسن و نازے کہ اور است و باہمہ
 حسن و جمالے کہ او دارد و باہمہ عزے و نازے کہ با ویست عاشق را بدان
 اعزاز و اکرام در بر کشد و بسینہ گیرد کہ عاشق را باوے این عمل میسر نبود
 بلکہ مغلوبش ہم نبود ع

عشقبازی زمن آموز کہ من سپہر مغام

کہ ام ظالم مشرک کہ عشق را بد و نام خواند عشق مجاز و عشق حقیقت مجاز و معنی
 احتمال دارد اصل مجاز مجوز بود مفعول باشد یعنی محل جواز حقیقت اسد گویم
 دلاورے مراد داریم و این گفتار و این ارادت مجاز باشد مجاز مشتق از جواز
 بود مجاز یعنی محل گذشتن چون حقیقت نیست ثبات ندارد ہر آئینہ گذشتن

باشد که بدان مجاز نام نهند شر عشق مجاز را سوز و حقیقت را دار و زرد را در
 خریطه کنی آتش هم خریطه را سوز و زرد را بر آبی تو دار و مجاز خریطه حقیقت
 بود یعنی غلاف حقیقت است عشق پرده را سوز و حقیقت این پرده رسد
 پرده بزرگ انداخته است چو پرده سوز آن کس را چه جا احتجاب باشد شر عشق
 این قهر و این سلطنت دارد کجا افتاده ایم مقصود را باش دانسته عشق را هم عقل
 هست که آنرا عقل عشق گویند که عاشق را بے آن چاره نیست ورنه هیچ مراد
 نرسد و هنگامه و غائبانه میرود هر باز بے بشرط آن کار نیست اگر این تدبیر که
 حکایت از آن کردم بکنده روی بملاقات معشوق شود یا نشود شنیده
 آنکه خود را از ابد و عابد ساخت - شیخ شرف الدین پانی پتی را پرسیدند
 چرا طعام و آب گذاشتی گفت تا ما بر دم استوار دارند دیوانه است
 از خویش و خویشاوند بیگانه است از قدم شرع متجاوز در خود مردی
 فرزانه است اما غرض ما این بود اگر شر عشق تا بے زند این نظر را پاک
 سوز و مزگی و مصفی گردد چون این پروانه بشمع شده بخود کشد بجان و
 مہرین گوش دار بجان و دل بشنو که سخن نازک است اگر با صفائی تمام و
 بشرط استماع کلام ترا اگر اینچنانی دست دهد بے مرد که تو باشی شعر
 کلامی مسمعی راجع کانی انا القائل السامع
 این بقول شبلی باز میگردد شر عشق کاف کانی را بیک تاب سوختست
 چنانکه کاف کانی النظر الی عرش ربی بارزا گویند رایت اعلیٰ
 و پیش تخت این سخن بود و این مراد باشد بادشاه آمد و پیش بادشاه سخن
 کانی النظر الی عرش ربی بارزا خدایا بصفی ظهور می بیند نه بیند
 تابصره او از نور انبضی نگیرد چه شود ما رأی الله غیور الله شر عشق

رویت و رائی و غیر رائی را بیک تابش بسوخت جز صمدیت طریق
 نما نداینجا چلویدم نگو گفتن کہ دید کر اید کہ ام کس را دید کار او از دید گفت
 شنید گذشتہ است دید اورا دیدی کہ دی گذشتہ است امروز
 حکایتش کوتاہ کن فرود

امروز و پریروز و دی و فردا ہر چار یکے شود تو فردا
 لا فقد ولا وجد ولا قرب ولا بعد فان القرب عين البعد
 والبعد عين القرب بل القرب بعد البعد والبعد قرب القرب
 فعلى هذا المقال امثلة كثيرة ولكن كبحنا عنان الكلام
 الى ما الهمنا ربنا بالفضل والكرم۔

سہ دندانہ شین عشق بسہ کوہ ماندیکے را طور نامند میدانی
 موسیٰ را در ان طور چہ نور و چہ حضور بود و بچہ موجب برتن او مرور
 خورشید غفلت کہ خودی بخود بود کہ گفت اری خود آنکہ نفس او رسد
 معرفت او بود و شہود جان او کوہ اندوہ شد چہ تو با خود باشی ما رہی
 ترا از مالذتے استغفر اللہ ترا از ماہرتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ
 ترا با ما دیدارے تو بو الی اللہ جمیعاً موسیٰ را باور نمی افتد گمان
 وارد سخن شین ہم جمال با بھارا بنیم لذت او آن لذت نیست کہ غیر
 او بد و ملتذ باشد اکنون ہاں وہاں از خود بر خود چہ توان بر خورد
 امتحان را قرار شد اگر کوہ را با چندین قوتے و مکننتے کہ او دار و قرار
 و آراھے کہ اورا است و جرمنے و غلطے کہ با ولایت جیلتے

عہ کبج بمعنی عنان باز کشیدن ستور را تا از رفتن باز استند۔ از منتخب اللغات۔ ۲۴

بدو ہم شعوری بد و خشم پر توے از عکس جمال خویش بروی تاہم اگر او
 یا این ہمہ قوت و ملکوت خویش تاب جمال مادار و تو نیز خیالے بسر بر
 فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا كَوَّهٍ از بس لذت و راحت
 و خوشی قطره قطره شد موسی را تاب عکس نمود و خرم موسی صریحاً
 نقدے در دامن حبس او بر بستند اورا از وہیوشانہ کرد و علت تقسط
 باقی بود فلماً افاق تو بہ فی بایست کرد از دم بقدم از وجود بعدم
 چند در چند باشد بہوشی از بس لذت ہم بود از غلبہ ہیبت ہم باشد
 کس باشد از بس لذت میرد و دیگرے از بس ہیبت لما لواطرا با
 ہمیں انسانہ را قصہ کرد است دگ جبل و خرم موسی ہمیرین مقدم
 صدق ساختند اگر گذشت رحل نبوده است چہ معنی داشت
 باموسی چہ گفتند عشق از صفورا آموز۔

عظمت و جلالت یکدندانہ شین عشق را شناختی اکنون
 بان وہان بر کوہ دگر بر انظار کن کوہ لبنان مسکن و مقر قطب الاقطاب
 است او بہر صورت و اشکال بہر کوچہ و بازار بصورت مختلف کرد و ہیبت
 متضاد نماید اما مستقر و مادی اولبستان باشد آنجا غار است قطب
 الاقطاب آنجا کار و بار است آنچه چشم است قطب الاقطاب
 بران نظارہ نظریست روشنی و صفایم از ان آب جلابیند لبنان
 محل مناجات ابدالست مقام مناجات اوتاد است نقبا و نجبا ہما
 جا مسکن دارند نام نقیبی - نجیبی - ابدالی - اوتادی - شغلے و کارے
 کہ ایشان دارند ہم بتوسط کارمانستہ دارد و آنجا کہ مایم شغلے
 و شغلے نامے و کامے صحنے و بانے خامے و عامے آنجا صورت

نموداری ندارد و لا اله الا الله غمزہ زدہ است ترک جوہر و صورت نشانہ
 کرده نیست و نابود ساختن قطب الاقطاب بر سجادہ اضاقق حلوس
 فرمودہ است ابدال و اوتاد بر خیال و ہی طوائف کنند بود از ان طوائف
 ماندہ شوند بخود باز آیند بجز و اما ندگی و در ماندگی صورتی دیگر نظایرہ شود
 لَنْ اَشْرَكَتَ لِيَحْبُطَنَّ سَمَلُكَ هَمِيرِن كَوْه رُكْرُوه است لابد و لابد
 من كونك في طريقك الله اينجا خطی كشيده اند حدی كرده اند از ان
 منارہ گذشت تصور نمی افتد شین عشق میان افتاده است میانہ را بانها
 كارے نزدیكست اگر چه باید با ہدایت ہم نسبتی دارد اما از و قدیے پیشتر نہاد
 است تا بہنہایت نسبتی برودہ است بدایت را پشت داوہ بہنہایت آورہ
 است در تویی كروم حاصل ترا دیدم ترا با یگانگی بیگانگیست تو ایزد شرک
 شرکی ترا قرار نبود تا شرک شرک اتمرارہ شود درین باب قصد میوتم فصلی در
 امید وصلی ندیدم ہر آئینہ اگر چه آشنا بودم جداگانہ استادم اگر چه یکے ام دوگانہ
 شرم میان من و معشوق من بیگانگی نیست اما بر عاشق شدن من و معشوق
 گشتن او بیگانگی ظاہر گشت از رہ باطن تصور یے كروم قابل یگانگیست نیاتم
 نمازہ یجماعت سنتت جماعت چه معنی دارد مجتمعہ را جماعت نامند امام و
 چند نفر یکجا شوند گزارند جماعت خوانند اگر دل امام در گشت و ہنہاتست
 و خاطر مقتدیاں در بگل جا و صحرائے و تماشایست علی ہذا جماعت
 در زاویہ تنہائی قرار گرفتہ و از ایشان متفر کردہ اگر نمازے گذارند کہ نفس دل
 و روح و سر و خفی یکجا جمع شوند نمازے جماعت درست افتد و اگر بر منعم
 فقیہ سخن گویم ہم جماعتے مرتبہ می شود پرستندگان براو اع اندیکے استارہ
 پرستد دیگرے چہار پاپے شود سیونی برسینہ افتد بشکر و داین ہم ہر عبادت

ن ک

ن ک

ن ک

ن ک

آدمی را بجمعت درخت سزیر پایا باشد ایستاده نماید اسپستور بهاره
در رکوع اندمار و امثال این برسینه و شکم افتاده است انسان هر سه عمل
در کار و ادایتاده پرستد آنرا قیام نامند چهار پایه شود آنرا رکوع گویند
برسینه و شکم افتد آنرا سجده خوانند هر سه بحقه مودی شوند نماز بجماعت درست
گردد ابو عثمان مغربی میگوید البدلاء اربعون والنبياء النقباء سبعة
او تسعة والاولاد اربع والقطب واحد وعليه مدار العدد
وبه الغيات وهو المغوث آنکه دیدی بیشتر کت جمعیت نیست ابدا
چهل نجبا هفت اوتا و چهار همه شرک در شرک جمع در جمع جمع الجمع را
عنایت کنیم چه معنی باشد همه را یکے گوئی ایمر و عاقل همه یکے چونه شود فکر
نمی کنی این چهل روع درسته دارد شکل سلا متنی نماید تحفه در قطب را میگویند
وهو الواحد وعليه مدار العدد گمان مینماید که قطب را نیز
واحد من العشرة شمس مدخض باعتبار داخل و باعتبار خارج
و باعتبار متصل و باعتبار منفصل ای مرد نادان از احتیاضات
کن نسبت در اسقاطات بند فرمایکے بیکے کرد فرد حقیقی باش ای محمد
پندے میدی که مردمان گویند ت محال گوئی فردانیت قطب تو حد
او هم بشرکت اشتراک یافت بادوی و دوگانگی آشنائی کرد آه تا منم
این کار است جانے از وحدت خالص نشانه ندارد جز پیرے تدبیر
ندیدم و هم مردان جز اطفال شیر خواره نیند محمد صیغه اگر بچه زاده
بود یا ماده صغیر در رحم جمع شد هم کارے باشد مگر آدمی خواهد خود را هم
بشرکت سپرده است البته خواستست که نگویند که بیج یکے ازین میدا
گوی برده است اکاد اُخْفِيهَا رَمْبُ هَمِيرٍ كَرْدَه است آنکه خود خود را

در کتب
تاریخ

نست ما و ترا چه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخفى
 من ديب التمة هميرين دليل کرده است و همين سوره آيت
 نو و خرموسى صبحقا اگر شرکت نيت و از بس لذت و هيبت
 است چه معنی دارد شعر

تعالى العشق عن همم الرجال وعز وصف التفرقة والوصال
 ومهاجل شئ عن خيال مجل عز الاحاطة والمثال

هر چند بیان بیشتر و مبالغه کنیم بر آن تصفیه توحید را شرکت از آن بیشتر
 رفتن باشد لبنان را از لبین گرفتند بقا و قوام و حیوة و وجود اصل
 خلقت همین لبین است من قبل پیشتر شده است که عشق نبودن شهود
 وجود نبودن آنرا بیان مرتب شده است حیل لبنان طریق و طریقه

دارد که باشد که جز به صرف بود از قوم زیاد و عباد و صلحا و مومنان یکی
 را که بینند اکثر برین رفتست مرد طایفه النفس باشد و اگر چه زیادت

تعبد نیست ابدال سوی چیز کمزرا نماند بجز به خویش از خویش
 کنند استتار از عیون و ابصار خویش خلوتخانه است ابدال مختار

را یک حجاب عظیمی در گم صلحا مومن ابدال را نشناختند الا بتعریف
 منم و کذلک ابدال و نقبا و نبیالو ناد همیرین حکم اند قطب را نیز همین

دان اگر قطب را کالواحد من العشرة گوی علی هذا همرا و جمعی
 قطبی ذر سرافتا و سبحانی و انا الحق هم ازین غلط شد اللهم

اهد قومی فالهم لا یعلمون موجب عداوت صییت محمد
 از احت شرکت میکنند و هم لا یعلمون نمیدانند شرکت هم

است لات و عزی در با و یه هوا همبار غشور اند نبود حکمت و وفایت

ن گزند

ن میکند

عالم و پیدا شدن صورت آدم مگر همین اثبات شرکت و اشکال وحدت تا همه
گم مانند و هیچ کی که ره بد و نبرد فاجبت ان اعرف چه معنی دارد رباعی
هرگز دل من ز علم محروم نشد کم مانند ز اسرار که مفهوم نشد
چون نیک نگه کردم از روی خرد معلوم نم شد که هیچ معلوم نشد
لبنان را از لبنه هم گیرند لبنه اصل بنا باشد اصل وجود عالم نطفه عشق بود و آنرا
چه معنی بود الواحد لا یصد رصنه الا الواحد عقل بصورت خویش
با میولا پیوست ماده عشق ظاهر گشت هو الظاهر هو الباطن پیدا آمد
ابو عثمان مکی بر جنید و اصحاب او نشست کو بهائی آتشین و خند قهای پر خار
قطع می باید کرد اگر کردی سستان و اگر نه در چه اید و در چه کارید جنید اصحاب
را جمع کرد و اتفاق کردند ازین کو بهای آتشین و خند قهای پر خار کنایت از
فنا کرده یعنی تا هزار در هزار بار دوران راه فانی و از خود نیست نگردی رف
مقصود نه بینی بحق باقی نگردی جنید گفت من ازین کو بهای و خند قهای
جز یک کوبه و خند قهای قطع کرده ام حریری گفت شیخ تو جنید که یک کوبه
و یک خند قهای قطع کردی مسکین حریری جز سه گانه بیش زفته است شبلی غره
ز و بهیو شانه افتاد گفت شیخ تو جنید که یک کوبه و یک خند قهای قطع کردی
و شیخ تو حریری که سه گانه زفته مسکین شبلی هنوز گرد این راه ندیده است
ایدوستان و ای برادران و اسع عزیزان در چه کار اید و در چه مصلحت
اید کاروان غارت شد و شاید چیز بقیه هست ما محروم ماندیم بیت
نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس نه یکد ریغ که هر دم هزار بار دریغ
کنون چه گمان برید که این کو بهای و خند قهای همه عبارت از شرکت است
اگر شرکت نبود هیچ خطره و نفس مردم رو نداشته این چنین نشیده

لولا الشياطين يهيمون حول قلوب بني آدم لتتنظر والى ملكوت
 السموات انبيس اتيح تلبس ازين بالا تر نيست که بر انسان هم بر صورت
 انسان در آيد و او را هم از ره او بر د عالم را از ره علم و زاهد را از ره زهد و عاشق را
 از ره عشق بجنس خویش ميل بيشتر باشد اين نوع بر هر صنف بازو اين نقش را
 بنگار سر و انگاه از هر صنف اين نوع را پرس بين هر يك چگونه جواب خود
 گویند لشکری را پرسيدند که اين چه لفظ است گفت سپر باغبان را پرسيدند
 گفت سبز صياد را پرسيدند گفت شیر ترک را پرسيدند گفت سپر حجام را
 پرسيدند گفت ستر جمال را پرسيدند گفت شتر مسافر را پرسيدند گفت سير صوفی را
 پرسيدند گفت ستر عاشق را پرسيدند گفت ستر عارف را پرسيدند گفت ستر
 فقس على هذا كلامنا اشارت کل جزب بما لدنهم فخر جون هم از
 حکايت ما اشارتے ميکنند قد علم کل اناس مثير بهم هم از بيان
 ما مشربے دارد۔

کوه سيوم عرفات لائق باشد نزد که عشق ازان نشانه دهد و عشق نسبت
 تمامے و بيانے درستے دارد عرفات را عرفات چرا نامند حوا و آدم عليهم
 السلام بعد طول مدت النصارى کثرت ايام آنجا ملاقاتے شد کوه عرفات نام
 يافت که هر يك عرفان خود را بشناخت و باشنائی با هم نشست عرفات
 جمع چه معنی دارد در وے که بعد مدت مدید ميگياشوند نه آنکه هر يكے آشنايها کنند
 و آشنايها کنند على هذا عرفات باشد پس آنکه شنيدے آدم حوا را چه
 دوستيها استقامت يافت وجدان الغائب الذهن کل لذيد عرفات
 کوهيست که مواقف انبيا است ميدان عزت آن مقام را ابراهيم پسر را
 ذبح ميکنند و اسمعيل برضا و خوشي تمنائي برو عرفات مشوجه بيت الله هست

یعنی اگر ما بیت اللہ را مقسم دادیم چه میگوی در عرب چنین هم آمده است عجب
 ابتلائیست اهل دل کعبه را گویند بیت اللہ و دل را گویند عرش اللہ خداوند عرش اللہ
 را فرمان شود که بیت اللہ را طواف کنند او هرگز بیت اللہ را طواف نکند و نشاید که
 کند او خدا را طواف میکند فی ذلك المكان هم ازین خبر میدهند آنکه بانی کعبه
 هم انسانست این همه سنگ و خشت است همان در دیوار است که شکسته
 بود عبدالمطلب بر آورده است اما هم اساس کعبه را تقدم آنکه اهل دل سنگ
 و خشت را طواف میکنند این شین عشق است کلام در توسط امیر و اهل دل را در
 متخیل صورتی متنقش شده است آنرا در محضر خویش نظاره کرده اند گرد سر او
 گردند و همه فدای او گشتند هر آینه او آن جمال دارد که همه را فدای او باید
 ساخت صفا و مروه صفا و مروه اندوه و در اطراف عرفات اند -
 شین عشق را بدندانهای بنشمار هم نسبت توان کرد که از دوی انتشار
 یافتستی بینی از راه بر سر چوب نهند چگونه ذره ذره سازد و هر ذره انا و لا
 غیری دعوی کند و بخودی خود برافزارد تکذیب را مساع نیست تصدیق
 را محل نه لا عین ولا غیر میباید گفت ای عند الصفات راست آید بر ذرات
 چه خواهی گفت و ما یكون من جنجی ثلثة الالهو بالعبه هم این
 چهارم ازین سه جدان و عین ایشان نه و اگر گوید و ما من احد الالهو معه
 و به و منده درست آمده اما الالهو ثانیة درست نیاید زیرا چه احد
 عدد ندارد و فرد حقیقی است سخن کشاده کنم اما غیرة اجازت نمیدهد تصور نمود نقصان
 عقول حجاب را همیشه شده است این سخن در دهان ایشان ننگین در
 غلبت زبان درار کند و سر از شفقتین برون افتد ظهورش در قطع

بعضی معنی ناره - ع ح

زمین و آسمان هر دو شریفند
 قلند در اورین هر دو مکان نیست
 نظر در دید پانقص فتاد است
 و گرنه یازمین از کس نهان نیست
 سخن کوتاه کن نمود فخری
 چو میدانی که محرم در جهان نیست

عجبه این است ابو بکر سید ایل رایت ربك ليلة المحرم گوید نعم
 از وجه جایی نهانست که او میگویی العجز عن المعرفة بعالمه جود
 گوید که متجاوزین پرده در میان داشت عالمه و راه پرده بود تا وارد نشد
 با آنکه جزیک پرده در میان نبود و گوید اکنون دستم که هر چیزی و خفی که باشد او را
 شنود چون سر رویت با او بیان توان کرد او در مقابل و محاذات محاذت
 افتد و الله تعالی عنه نباشد مصلحت کلامیکه بفسادات کشد آنرا بیلنے توان
 نهاد و اظهارے توان کرد ابو الدرداء میگویی لو فسرت هذه الآية
 لقطع عني هذه البلعوم میگویا اگر گویم هر ابر کاله بر کاله کتند دیگر
 اگر گویم آنچه منم من نامم ذره ذره گردم ابو هریره میگویا جئتوني بالجارة
 کلام سجانی جهان زندگانی بسطانی را بکار خانی برو خلاصش جز بخرقے
 نبوده است خرق خرق باید کرد هر چیز چنانچه آنچه است بدستی خویش باید
 رسول الله میگویا ارننا الاشياء كما هي پس آنکه اشیا ہی روے خود
 نماید هر آیت کما هی باشد ارننا الاشياء كما هي درین باب بیلنے دست
 نماید فردا امانا و صدقنا تجلی کشف شود یک لک بیت چهار هزار
 پیغامبران نگارن گفت مگر محمد که او محیط و جامع همه است محمد گوید نبیت

تو از هر در که باز آئی بدین خوبی و زیبایی

دست باشد که از رحمت بروی خلق بکشی

وَمَا مِنْ مَوْجُودٍ إِلَّا وَرَاءَهُ صُورَةٌ وَمَعْنَى عَالَمٍ لَمْ يَلِكْ رَأْسٌ صَوْرَةٌ

اول ملکوت معنیش و کذا لک جبروت معنی ملکوت را الا هوت خلاصه جبروت صورت
لا هوت اما لا هوت را نیز صورتی معنی است مثالی و حکایت میکنم از آن
ذمینه فهم خواهد کرد سرابے و هوائے سراب صورت هوست هوست معنی سراب
سرابے هوست وجود ندارد و هوائے سراب صفت ظهور نه پذیر و سراب
قائم هوست هوست اظا هر سرابی محمد مشنوی

کناسان را بخشش مشک و عنبر
گاوسگ و خر سخن چه داند
بر محرم خود چه میخ بسیار
یک محرم راز را بچنگ آر
ان محرم راز را که دید است
آن باغ وجود جان که چید است

الکون سخن که داریم همه را در بادیه هوست نهیم بدسته فردا نیست
کو بے دیمم از انجا اتحاد و توحید و وحدتے بیانا ز مایم شلین
عشق را نسبت بشفوه است کار شفر چیست جز بر یک چیز دیگر ندارد فرد
عشق آمد و خانه کرد خالی
بذل جاه و ترک مال و تنگ نام
عشق نیست که جز وجود خود را بیخ وجود رابصفت شهود آرد هوست
نیست و نابود کند از اهل و دل خویش و خویشاوند زن و فرزند
بیکبار بر دمیخ چیز با عاشق نگذار دکار بجائے کشد عشق غیرت از
ممشوقه بر دور شک از شهود عاشق کند هم بدین و هم گفته اند
لا جرم عین اشیا شد و بحق شیخ لا جرم عین اشیا شد غلط محضه عین
عشق عین الاعیان اشیا را چه مساع شد بیست

کار و نصایب

مجنون عشق را در گرام و زحالت است اسلام و دین لیلی و دیگر ضلالت است

اجتناب و اقتناہ خوانده آنکه چه ماند باوے که ازوے برید و اورا ازوے

جدانکر و شفره قاطع مفاصلت و مفروق اعضا کے بختہ از ہم عشق قطره

قطره پر کالہ پر کالہ کرد و خود بصورت خصمے بیگانہ وار استاد نہ خلاصی ہد

تا مردم امن و نشلی گیر و نہ قرارے گیر و تا کسے بو ہم خود آنجا میاید عجائب

حرکتے نہ از آمدن و ماندن و نہ از رفتن می آید و می رود و مارا از مارا سا

برائیں میبرد نہ رفتہ گزار و نہ آمدہ رہا کند ہمارہ بین روح و نوح و بین غم

و طلب و بین طلب و ادب ہمارا عاشق مسکین مبتلا و غمگین گے قرب

گے بعد گے قبض گے بسط گے محو گے محو گے رو گے قبول گے فضل گے

وصل و بیچ یکے را صورت استقامتے نہ فاستقامتے کما اجرت

رسول اللہ را ہم از ان دشوار آید و از ہیبت آن چند موی سفید کرد

خود را با خصم ضم کن قوت بہنگ آشنا و زیا شوہر آئینہ آب و آبی

باشد اما از دریا خبرے نیابی اہ حط و غطار رفع و وضع بیت

مجنون عشق را در گرام و زحالت است اسلام و دین لیلی و دیگر ضلالت است

اجتناب بیت

در ماندہ شدیم کہ از عراقی خود را بچہ حیلہ وار ہانم

او مرا چون گزار و امانت وجود خویش را در من یابد برائے امانت خود

ہمہ وقت با من در حیف و متواند کہ بستاند چگونہ میسر آید جزو بجز بیت

وکل بکل بیت خویش در یک مقر و ماوی قرار دارد جزو را از جزیت چون

بدر برند و کل را از کل بیت چگونہ معزول کنند ان اللہ لا یؤصفہ بالمحال

شفرہ نشلین عشق را در اندانہا افتادہ است کندی ظاہر کردہ است

ن از گرام
و از ہم عشق

نبانی

عاشق را بیگمان از و اورا بیکیار نمی برد میگزارد تا اندک اندک میرد حکمت
عشق را نظاره شو اگر یک سطوت کار او بنہات برد آنکہ جلالت را چه عزت
باشد ذوق و صلت کہ گیرد من عاشق نمی شد م عشق آمد مرا عاشق کرد
اسباب نزول و دخول او بسیار استکشاف کردم مرا همین گوید افعال
من معطل باغراض نیست گفتمش انت الحکیم العلیم گوید حکمت من همین
است ترا از خود برم و بخودره ندیم بادشاه مالک الرقاب سلطان معظم مکرم
قاہر الارباب در شبے تاریک در بدر گرد و تا لقمہ میسر شود کہ گمان بر کہ بادشاه
بر در از بہر یک لقمہ صد عجز و زاری میکند و از جنیہ خیسے از بہر نوع ایذا و
ضرر می کشد قطب الاقطاب ید و رب الاواب و یلعب بالکلاب
کہ گمانش بردانہ اقرب من کل قریب عند خالق الاتراب
والاصلاب پس ازین بر قدس طاہر بر آورد برین تسبیح کن اللکبریا و رد الی
اگر دندانہ شفرہ عشق کندی بر کندے این دور ماندگی و دیر افتادگی در میان
نبودے عمر حجر اسود را بوسید و پردہ احترام اورا از میان درید علی فرمود ہما
عمر انہ یضئ و ینفع عمر نظر کندی شفرہ کرد و علی بحقیقت کارا شار ت فرمود
و ہم بدان ارادت داد شنیدی کہ احد در حرب احد با احد چه دست برد
نمود و چه ناز بازی کرد سالہا حقیقت بحقیقت خود از خود بخود دارد بر سینه و کنا
گرفتہ بناز پرورد زمانا فرمانا از اعتنائے والترایمے و تقییلے خالی نبود چه
فرزند من زادہ من پروردہ من بر آوردہ من ہم از من بمن معشوق من محبوب
من جان من روح ان من خاص من خلاص من من من من من -

تخفہ گر شفقتی کہ نہ ہر دے بفہم برد و نہ ہر جانے این سو لخط کند و نہ ہر
نفسے در و ہم بردنی بالیست کرد ہمیں نصیحت یعقوب فرزند ان را میگرد

لَا تَدَّخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ بِهَمَّاهُ شَهْدٌ وَشُكْرٌ خُورُونَ شَائِدٌ طَبِيعَتُهُ رَامِلٌ
 زَائِدٌ أَرْتَمَخِي چشایند یا ترشی باید تا هر یک که بمال خود پیدا آید مزید رغبت شود
 حَسَنٌ زِيَادَتٌ گردد و از طرفین عشق افزاید و ندانند که هر چند کند به بنیاد
 کند و لیکن علی قدر الواسع چند تا چند رسول اللہ فرمود هیچ مہتی را از تو وسط
 چاره نیست کَلِمَتِي يَا حَمِيدٌ اچھ معنی دارد اے حنی یا بلال تا کجا
 میرساند وقتے در بیند و گاہے باشد ہمیشہ در طواف بودہ این شیوہ
 توسط است یا این ہمہ پیرے تدبیر نباشد الغرض خواست از جہانے
 بجهانے برد و از نشانے بنشانے کشد و از بیانے بہ بیانے دہد جمال لطف را
 دیدے برد و ذوق و صلت چشیدے ہمہ وقت در شادی و راحت بودے
 و ہمہ وقت خود را از خود برد خوردے و لیکن خام مریے جز یک قدم و جز
 از یک رہے دگر نرفتے ہان و ہان اینک در دو غم اینک ذل و الم
 اینک اختلاف قدم اینک رد و سرازین شربت نیز قدحے بکام کرن ازینجا
 ہم شرط نظارہ است جمالے دگر است کمالے دگر است ہتی دگر است
 صورتے دگر است امنیتی دگر است درجتے دگر است لیغفر لک
 اللہ مَا تَقَاتَلْنَا مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا تَأَخَّرْنَا چونہ درست می آید تا از
 ہر دو قدح منہ کرۃ مرتب نمی شنید۔ صوفیان گفتہ اند تجلی قہر را تجلی
 لطف بدل کند و جلال را بحال ایشان گفتہ اند اما ازان گرفتار پس
 إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ عَلِيٌّ مَوْلَاہُمْ مَنِّي وَلِيٌّ شَدِيدٌ يُحِبُّ تَحْصِيلُ
 ہمہ عبارات کیفیتم توسط کار و بارے دارد و بر خوردن ہمہ از او است
 تنہائی چہ لذت دارد یا رسن جمال مغربی کتابے بدتش بود پریش
 ایش ہذا۔ قال کتاب الوحشة و كانت نسخة في اثباتہ

و تحصيل

الوجودات تنہا کی مانند خدا را این تقدیر افتاد من باشم و مخلوق من البتہ
 البتہ بلکہ این ہم خوشتر آمدی کہ را با وی مقابلہ کنند تا اہم اشد خلقاً
 این بازیچہ باز دلو کشف سر الربوبیہ لبطلت النبوة
 بطلان نبوت از اثر وجدان ربوبیت آمد چنین گویند مرید را با شیخ
 احتیاج مانند اگر مرید و شیخ است احتیاج بر صفت امتزاج باشد اگر
 وجدان بطلان تو امان شوند روم و حبش بیک نطفہ در یک رحم
 چون نہ جمع شوند اسے محمد پیشواے سابقانی پیش رو و مقربانی
 سرور انس جانی اما جزیک علم و گزندی ازین جهان نشانی اگر ہر
 دور ایک رشتہ برستہ باشی دوی عبث بود محقق این است بہت
 دارد و سر این رشتہ یکے عجز و گرنار این سوہمہ عجز آمد و آن سوہمہ ناز
 ساہا نیاز پروردی سائے گردنبار راہ نیاز مودی بکس تو نیک بدر پیشوائی
 تو مردود و مقبول را راہ نمائی ترا بر ہر دو اطلاع باید مردے تحقیق اقتدار
 نشاید عاشق زن رند میسباید کرد و شربت طامت میسباید چشایند
 تا عند چند گرفتاری و بشفا چند اسیری باشی بشارتے فرماید ان اللہ
 لایاخذ بما یصد عن العشق تجرید و انت کہ عشاق بسک
 گرفتار است کہ عذرا عند اللہ مقبول و سموع است مشاہدہ کرد کہ او
 در مظهر زینت بجمال رغبت طلب شہوت تجلی کرد و ندای الی الی
 از غیب الغیب بسر السرفر خواند و لیکن تفرقہ را یکے محبوب است دویم
 مکشوف۔ اما عشق من حیث ہو ہولامذہوم و لامدوح
 زم کر کنند چہ بد کرد مدح کر گویند بر کہ نیکی کرد ازو چہ سن آمد بر کہ آماز کجا
 تا کجا محمد را درین قلم گاہے بر آرد گاہے فرود بر وقتے گوید لا اتخذنی

نہایت

نہایت

نہایت

مَنْ أَحْبَبْتِ وَقْتَهُ فَرَمَايَا طِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ نَحْوِي ابْنِ سَبَا
 صرف و جہے میگرد و اطیعوا الرسول عطف تفسیری محمد آید و زود و از اجمال
 بتفصیل شود و از تفصیل باجمال رود۔ مَحِيَّتِي وَهَيْدِي رانسان و بند
 احتجاب دستکشاف بیان کند اگر توسط راه اعتبار نبود همه کار و بار یکبار خوا کرد۔
نشاین عشق دندان محمد شکست خسار محمد شکست او را برد در کوک انداختن
نشاین عشق هر جا که شینے است از تست و هر جا که زینے است از تست
 و هر جا که زینے از تست هر جا که زینے است از تست ای **نشاین عشق**
 اگر شیطان را پنه تو نبود هیچ تلبیسے از ان تلبیسے مستقیم زفته۔ **نشاین**
 عشق بلند مہتان را تو پست کردی پس افتادگان را تو بر آوردی گفتند از ان
 سفلہ بر آید **نشاین عشق** چونیکے را بر روانداخت پس آنکار با خر رسید
 تا چه شاید تا چه آید الہا من در وقت خویش بزبانے میگویم منید انم کہ بدان
 مطلع شود و الله يعلم رياء العارفين خیر من اخلاص المریدین
 اخلاص را بار بار بر توان کرد خصوصاً تفصیل تو عظیم مصدر در انظارہ شو پر ششم
 پاک است یا پلید اگر از اصل پاک بیرون آمد و خود روان است روند
 و برنده است اگر این نجاست ریاد و مر آب اخلاص و عقاب افتد بقر
 سلطانیکہ آب دارد ہر آئینہ پاک و صاف بر آب رانیا نے نہ ارد
 بر صفا و جلا و طہارت خویش مستقیم بود این ریالکہ آموخت این تزویر کہ
 تدبیر کرد عارف ہمہ را بیک رہ رو بیند نگہداشت مصالح چه معنی دارد
 این معنی ہم گویند عارف اخلاص و ریاد را بیک رو بیند و بیک و چه
 شناسد و مخلص شرک ریاد از خود پد بر ہر آئینہ بیدی گراید فشتان
 بدینہما بنوت شیرے دادن است بدین ہر دو پروریدن تا مطلع

معنی پناہ
 تلبیس

ن بدوی

طریقین و نازل منزلین و سایر سلسبیلیں و مارمرین بکمال و تمام باشد
 ہر دو شریعت را بمراد کشیدہ بود و دست گشتہ باشد آنکہ مستحق دعوت
 و لائق ختمیت انبیا بود آدم را بدانہ از خانہ برون کردند محمد را از نید
 بغیر ملامت و ملالت در برش سپردند۔ اما از تلوع طعنے و تشنیعے خالی
 زلفت و کلا یحیل لک النساء من بعد و لآن تبدل بہن من
 ازواج و لو اعجبک حسنہن و اگر چہ ترا پس این از ما بسوے خود برد
 مار و اندریم میدانی این چہ دشنام است می شناسی این چہ ملامت
 است محمد داند و دوست محمد داند من دو چہ دانیم رباعی
 روتا بخرابات خروشی بزیم در میکده در شویم و نوشی بزیم
 دستار و کتاب را فرستیم گرو در در سہ بگذریم دو شہ بزیم
 ہر دو علم بدست محمد بایست و اد علم سیاہ النقر سواد الوجه فی الدارین
 کالنور فی السواد ہم از اینجا اقتباسی برد و علم ثانی سپید و منور و رفیع
 و رضی اگر قدح صاف و در و بر نخورد لذت و اثر ہر دو کما ہی ہی نہ بیند
 محبوبیت را شاید ان و هبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان
 یسنکجہا خالصۃ لک من دون المؤمنین ازین خرابانی کدام
 پریشان و آوارہ تر خواهد بود بد بخت ابا حتی تخصیص التیمم کرد و دوزخی لعنتی
 طالب غیب را اعتبارے داد ہوائے نفس اعبادے شمر دزیر را پازہر بست
 ہر کہ قادر آن باشد اورا استعمال شاید توانی بکو دک دوسہ روزہ حلوہ و
 برپان برہ وہی قاضی ہمدانی از سر نادانی گوید شر الناس من اکل من حذہ
 او خود میداند طعام غذا ہر طفلے نیست اسرار بر صحرانہا دہمہ را آموخت
 چہ آموخت زندقہ و الحاد بوسعید را شمار اوراق اشجار عبارت از تنوع

و تکرار کشفیات اسرار باشد طعن بواقفا سم کہ بیچارہ ابو سعید و دیگران بنگت
درختان مانده است نیاید اما طعن دندان شین عشق بر سر سیرت خفته درخت
زده است لویعلم المشتغلون بذكر ما فاتهم عن انسى بضم واقل لا
ولیکوا الشیرا و لویعلم المشتغلون بانس ما فاتهم عن قرنی لیکوا
دما و لویعلم المشتغلون بقر ما فاتهم عنی لتقطع اوداجهم
تخلیه و تجلیه را اینجا استقامت اده است دندان شین عشق طعنه بر سینه
عارف میزند رده خالی یافته گذارده شده است مصرع

تو بگویند می شوی مغرور - رباعی

امروز درین شهر پریشان مایم تنگ همه دوستان خویشان مایم
زندگیا مقام آن رسوا شده را گرمی طلبی بیا که ایشان مایم

این همه کار کرده است جز دشمنان عشق که شهبان
سرفراز است ابتدا بر انتها و انتها را بر ابتدا می زند و مبدل
الارض غدا لا ارض و السماء اوت مطویاتک بینه تغییر
درستی میفرماید زمین آن مانند که بود تسویه فرماید هر جزوه را بجزوه
او بازگرداند تا حشر مرتب رو نماید هیچ یکے با یکے مزاحم نشود
کل شیء یرجع الی اصله پیدا کرد و انا لله و انا الیه راجعون
دست موزه تو باشد ختم انبیا از ان شده ره سلوک منقطع شد فهم
اوراک از و راه آن عاجز آمد از و راه و نشان داد پیشتر از ان ره
نیست هر آینه خاتم افتاد اگر جبروت باعتبار مجتمع لا هوت ملکوت
ملک است شین عشق است فرعون انا ربکم الاعلی گفت خطا
خطا کردی که گوید سرب دویم گوید اعلی بر سر آن انا ربکم الاعلی

و لویعلم المشتغلون

خطابہ اعتبار اجتماعی کہ دروست از لاهوت اعلیٰ نتوان گفتش - گفتن

ن سلاطین اعدا

و در این نشین عشق از وراد الورا بر نشود برتر خود چه بود هر آئینہ
مقتضی من ماند سلا سلا اغلا لا در گردن نشین عشق

کرده اند کشاده کرده بطرف نقصان میزند بکوشش من تو کمالے

که جز کما تری فی خلق الرحمن من تفاوت باشد ادراک توان

که رسید محمد باقر گوید رضی اللہ عنہ کل ما شغلك عن مطالعة

الحق فهو طاعونتك تفسیر این آیت فرمود فمن یكفر بالطاعة

و یؤمن بالله تشکل محمدی که مثل احدی است صورت موسی و علی

را که عین واحدیت شوی داشت ایلیمه شمر و زیرا چه از تبلیس

خالی نیست سبحان الخالق این نشین عشق چه از لست است

دائم است و سرمد است لاجل و لافقه الا بالله ای محمد اعتبار

اشین عشق را نقطه موهوم که قابل تجزیه و تقسیم نباشد نتوانی

گفت الواحد لا یصدر منه الا الواحد صد و راز که دام ره

مرور کنند گویند عسی را بالا بردند یک سوزنی باوس بود همان سوزن

خار راه پائے او شد پایش همان جا ایستاده ماند هما بنجام قرشد شیر

ره بنرو چه چیز از دنیا برابر آوردی نسبت منقطع نشد را بطن نگه میدار

بد و نزدیک میباش و سر انجام که هم بدان باز گردی محمد را شفقت

است در بلا میدارد و در نه امتی امتی چه معنی باشد الله نیست کسے گزید

شین عشق بسلا متی گذرد همه را اینجا سیر گرفتاری بنیم چه کنند

نفس نصیب خویش مییابد طبع حظ خویش میگیرد دل در ذوق خود مستغرق

میشود عقل بفهم متعلق میشود با دراک می آویزد روح بحسن و احسان

ن شال
ن موسی و علی

ن سیر با گردی
ن راز

بحال و بحال نظارہ میکنند شراب محبت و معرفت را ساعتاً فتاوت
 کانسافکاسا پر و پیمان آشاد و خوش بطیب و فراغی باشد اگر
 ہر یک را بندے در پیا افتادہ است بشر تمام خویش بندہ ہاں گشت
 ازین قدم کراوست میر ہد انبیا و اولیا و فاوا صفیا کبار و صفار
 گرفتار اند گرفتار ابتلا و صوفیان بحالت سماع ہم موجب این سرگشت
 است صوفی گفته است در عین سماع بود لوز اجمنی العرش لاجر قند
 حادثہ مہاہات میکنند کانی النظر الی عرش ربی بادرنا ایا مرنی بارز
 است یارانی و ہر دو در یک بیگے اند بروز و کمون از صور اشکال
 افلاک پرس کہ چہ بود قلمون است و بچہ نوع بوز نہ بازی میکنند و چہ
 عمل دست کراومید اند چنین گویند ہیچ عصرے نیست کہ موسی
 و فرعونے نیست محمدیے و بوچیلے نیست آدمی و ابلیسے نیست۔
 حسنے و یزیدے نیست یکے را در مغرب اتلاف کرد ترا از مشرق
 چہ خبر کہ در مغرب چہ ساخت گفته اند الاعراض لا یبقی نہ مانین
 اما تجدد و امثال دفع این محال کرد اکنون تو از خود شعورے نداری
 کہ روزے چند ہزار بار تائی و باز میروی و می آئی و رخت می پالاید

نقانی

و چیز لیست میکا ہر ہیچ یکے میان این محسوس تو ہست از رفتن و
 آمدن خویش ہمہرین قیاس کن۔

وندانہاے ششین رام در خطاط و بیر پیشہ مخلد الاسد نامہ
 آنکہ مخلد اسد چہ باز در روزے کہ اورا بر تو نظر شفقت افتادہ
 سازد قوت خود کند در معدہ او ہضم کردی شیرے نوی درندہ
 دلاورے مقتمے باشی تو چہ می گوی سمندر کہ در آتش سوزندہ است

پایندہ رابطہ جبل المتین است و رابطہ جز نسبت جنسیت نباشد ان
 رقی علی صراط مستقیم ہر کہ را بجنس او باز گردانند چونہ مستقیم

نباشد نسبت

در شیشہ خلقتم اگر تیرہ گیت مارا چہ گنہ کہ شیشہ گرفت ز نخت
 مرد عارف مرد طالب قوت شیر عشق شد و از صورتی نظر داشت او
 اورامی جست اکنون تخم است تا بکدام زمین افتاد بر جست آن
 بر خورداری شد مارا چہ گناہ کہ شیشہ گرفت ز نخت جواب این
 شیشہ مر شیشہ است پروانہ قوت شمع شد نور نورانی سوزندہ بر آرزو
 گشت ہر تاریکی و کدورتی کہ بود از دور رفت حسن است و حزن است
 ہر دو تو امان اندیکے از دیگری جدا نہ باشد اگر حسن است طلب نبال
 اوست حزن نقد و قش باشد نبود کہ حسنی بینی و طابش نہ شوی دست
 دہدیانہ دہد از حزن خالی نباشد پس حزن تو امان اند محبت
 و محنت را در یک گہوارہ پرورند شیریک مادر خوردہ اند پروردہ
 یک دایہ اندیک شیبہ و یک ہنر آموختہ شدہ اند ہر جا کہ محبت
 پایہا پہلید تا فرود آید محنت پیش ازان گوی ہما نجا آشیان داشت
 چراغے در خانہ نہی تمام خانہ بدان روشن باشد ہوائے تمام خانہ نور
 این چراغ گرفتہ باشد چراغے دیگر بہی نور این چراغ را در نور آن چراغ
 مکانیست کہ گنجایش او بدان جا است از بس کہ ہر دو لطیف اند
 محبت و محنت را اینچنین تصور باید کرد عشق و عشق در یک مکتب
 تعلیم یافتہ اند این ہر دو ذہن و ہنر نجیب و ہنر ہیب را ہنر ہا آموخت
 این معلم با عدل و انصاف اگر گویم گوش ہر کیے محل نکتہ با ابو بکر سخن

جواب این سخن
 از سزاوارتہ

گفتے عمر شنیدے و نہ فہم کردے محمد را دیدند و نشناختند خدا را دیدند
 و نشناختند انت منی و انما عندك انت منی بمنزلة هارون
 من موسى ولكن لا نبی بعدی اخص مقامات انبیاء اولیا کبریاء
 محمد افضل ہمہ علی نازل منزل وقاعد مقتدا و فعلی ہذا ولی باشد بمثل
 مقامات انبیاء فائز باشد اعتقاد را ترجیح نمیدہم اما صورت این لفظ
 کسوت این معنی پوشیدہ است من تو تو من بمنزلہ او بمنزلہ من ہمین
 شدین عشق است کہ در تردد اختلاف میدارد و اتحاد و امتثال در ہم
 اگر سایہ را بہ آفتاب اتحاد نباشد این روشنی نہ بہ اگر آفتاب نباشد
 سایہ نباشد سایہ را بہ آفتاب وجود نہ این صفت اتحاد احتیاج
 متکلمان گویند بر بستہ اند در خیال صوفی نگذشتہ است دو یکے
 نگر دو یکے دو نہ شود عقل مستقیم ماند رباعی
 گر عاقلی حدیث تو کہ کنی و اگر گدہ گفت و گوئے محکم کنی
 دل سوخته چند سرا ہم کنی بر رفته بگریے و ماتم کنی
 کدام ماتم است این فلیتہ نیست طلب مفقودے نیست اما ہوا
 و ہوسے در سراست کہ ہرگز بسر شدنی نیت الطریق سدا لیس
 من المنزل بل لا ینفع هنزل ولا جیدا فما الحیلۃ عجب کارے
 بیج کسے را ازین توسط اتفاق گذشت نیست محکم بکلی بستہ اند روئے
 از سر ہوا خواست در فضا الوہیت طیرانے کرد بوہم گمان او خیلا
 پروبال ریخت بازش یافت از آفتابے ذرہ و از دریای قطرہ در
 جنبہ خود نیافت بدان ماند کوه شورہ بادریا چسبند و عوی کند گوش
 گیرم و بالاتر ششوم بدین گمان افتاد در میان ہر چند شیر رفت گذشت

ترشد تا پایش گیرد اثرش هیچ نمانده بود طائر در طیران جز حیران نماند بکدم
نقد باز کرد و بجه باز آید هیولش از جز بصورت و مهیت نشد فحی الدین را همین
غلط افتاد معتزلی علیہ ما علیہ حکایت از ورا اورا کرده سی آنچه در حیران امکان
است آنرا خبر داد صابیه و قیصریہ علی را پرستیدند این شین عشق و دعوی خدائی
و ادعای احمد صنیعی میگویی رأیت ربی فی المنام الف الف ہرۃ حنابلہ
کہ تعلق بد و کنند چنین گویند لہ وجہ لا کالوجوہ ولہ ید لا کالایدی
ہمہ من صورت جملہ اعضا را اثبات کنند تا آنکہ گویند لہ دم لا کدماننا
ولحم لا کلمنا این بلار را ہمیں تعمیر کرده است کاستوائی ہذا
معنی اگر احتمال دارد اما چون مرد صنیعی ہر آئینہ خبر از مذہب ہدین
قدم سالک را پا در گوشہ زاویہ قرار نگیرد مرد را خلوتخانہ محبس و بندی
فانہ شود کوچہ و بازار ہنگامہ و تماشاے بیت المقدس کعبہ باشد بلکہ آن
ظالم چنین گوید ہمہ جہان یک زاویہ تنگیت اگر درین مضیق در گوشہ
چشمے طرفے لحظہ کنیم معذور باشیم چه کند ہوار اساختہ میباید بر زن نید
نظر چه معنی دارد نکاح او چه وہم میزند ان ربک یسارع فی ہواک
عائشہ چرائی نالد غارت ایتک این چه بہانہ جوئیست ایلام برای
چه باید کردن پیش از سی گذشتن چه نا بصوری بود تا آنکہ جملہ عورات
ہبہ او بودند از نہ چه غم این شین عشق است گفتہ ام جہا نرا پابند است
اولیا و انبیار اگر رفتار داشتہ است تعین اولی آخر شدنی نیست دوی
در میان افتاد فراق استقامت یافت بعد قرب گرفت رسول شد
الکلام فی الحرمان والشفع والی تر شفع زاہد و عابد باشد مثلے و نظیر
دارد۔ عارف بے نظیر کے است ہر آئینہ و ترش گویند شفع مرد متجلی

نہیں جواب تکبیر کردہ

تشکلات و تمثلات والو ترم د صاحب ہمت ہمتش برین نگینا تہ تک شکل
و تمثیل قرار گیرد پیشتر رہ نیاید ہر آئینہ تنہا ماند مسکین بسیار خواست و نماند
شین عشق را از پا طلب و ترہ کند اما چه کند خلاص میسریت پیوست
نیر فتم بلا شد بوی زلفش خراب اندر پئے آن بوی رنم
بیچارہ عاشق مبتلا یکبار کہ جعد پاکشان دید بر جا ایستاد پای فتنش
نماند آوارہ و پریشان شد خانمان را خراب کردہ سیاہ روی را بر گزید
ہمہ شب در خیال غرق بوئے ماندہ اکنون کجاش فرصت کز قاتلش
وازم کش و از رفتارش خبرے یابد نظرے تواند کرد و خدو حال لب و علفن
جبہ و چشمان سینہ و شکم خندہ و گفتار چه گویم برین مثال من قیاسے ہر تہا ہر
کسے بچہ گفتار و اما ند اکل جزب بمالد ایمم فرحون اشارتے با عبات
اللہم اهد قومی فانہم لا یعلمون ہوا خواہی ہر دو طاف
ہست یکے را میگوید رہ رہ استش نما کہ اواز شین عشق خبرے
ندارد دیگر را میگوید ترود و گمان از سینہ ایشان بدر کن کہ از شین
عشق غفلت ورزیدند مشکل کارے دشوار را ہے است اگر بخط
مانی نقصان باشد پیشتر رہ روی نیابی و گرنہ طعنہ و تشنیع و ماکا
قَدَرُ وَاللّٰهُ حَقٌّ قَدِيمًا - لَا تَدْرِيْكَ اِلَّا بَصَارًا وَهُوَ يَدْرِيْكَ
اِلَّا بَصَارًا بِسَبَابِ بَرِّ اَنْ نَبَادُوْهُ اَنْد
تخفہ و گزرا لئن اشرکت ليجبطن عسلك و شناع علیہ
علبس و تولى ان جاءة الاعصی چه شد اگر او عملی است
ند آنکہ فیض مابا او پیدا است و با مردیکہ توی تو چه خواہی کرد فیض
از ایشان بزار و ایشان از فیض انکار نقد را غنیمت شمرند

خود آتا آید و گرنیاید شاید لولاك لما خلقت الافلاك این معنی
 تشریف شین عشق است لولا المر بی ما عرفنا ربی ہمین شین عشق
 ترتیب میکنند و پیر ہمین را دست موزہ می سازد و مرید خواب دید و
 خواہر را در یک نخاح می آر و گفتند دو خواہر در یک نخاح در
 دین احمد درست نباشد یکے را بگذار و دومی را بجوہ پیر تعبیر
 فرمود دو خواہر دنیا و آخرت اندہر دو بیک نخاح ہم نہ پیوندند ہر دو
 خواہر اندو لے امتناع یکد یکر اندن انبیار از زمین نخورند آتش نہ سوزد
 و لے در زمین دفن کنند خدا داد تا حرقیل چند مردہ را از زندہ کردہ
 و اورا چند بار کشتند باز خود زندہ شدہ چہ معنی دارد گاوی را از
 مس کنند حرقیل را در شکم او آرنند گرم کنند ہما بخامیر دای شین عشق
 جہان سوختہ تست جہان نیست نابود کردہ تست کرا بر آوردی کہ
 فرو نہ بردی بیت

خدا یا این بلا و فتنہ از تست و لیکن کس نمی آرد و جہیدن
 مصرع - دست بدامان دوست نیست بہ ازوے کس -
 جوانے بلیح آئینہ را نظارہ کرد جمال خود را مشاہدہ کرد خود عاشق
 خود گشت مال چونہ متصور شد تحصیل حاصل چہ معنی دارد تقدیم
 ما تقدم را کہ اعتبار کنند اینجا درست آید کہ گویند فعل اول است
 و صل فصل قرب بعد بعد قرب صل اول فصل فصل است قرب قرب
 بعد بعد است تہیکندہ مرانی پرسید و حصول چہ معنی دارد گفتہ شود
 خاصے است آنرا و حصول نامند و گرنہ در حقیقت کرہ است و صل
 و جزے ندارد و خلفی و قد لے کذا کہ آن صل بشو و رت فصل شد

نہیکندہ

اگر بایزید کلاغ شود در شهر آن مشرک نہ و لیس اللہ الرحمن الرحیم
 بایزید این است شقیق کلمہ شہادت میگوید و جان بخدا میسپارد
 از کرانه بمیانہ آورد از میانہ بقعر بردی بیستم عبادت ہشتاد سالہ
 بتار موی بر بستہ بادے از حضرت بے نیازی می وزد نمیدانم باد
 روہست یا قبول این ہمہ شعبہ گری ششین عشق است چیز دیگر نماید
 بصفیے دگر بر آید ہمیدان بر آید و ہمیدان فرو و اندازد بر
 لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہمین تمجید ششین عشق است شکل مثل
 جز شعبہ گری دگر صیت ابتدا و انتہا جهان حجم و جهان تعذیب
 و رضوان جور و قصور و غلمان بحق الحق من حیث الحقیقۃ
 جز شعبہ گری چیزے دگر نیت یک نفس یک شخص در و راجب
 و استار خود صورت بازی میکند و شعبہ گری میکند ہمہ جهان
 از و غافل او مدرک کسے نہ آنچنان میبازد ہیچکس حرکات و سکنات
 اور ابد و اضافت نکتہ معتزلی بندہ را خالق افعال خود گوید یونانی
 ہو تعالی غیر عالم بالجزئیات گویند اندر نہ اختفا و استتار
 باشد چنان گم گشت کہ ہیچکس نشان نہ بد این لعاب استاد چیرہ
 دست ایستاد ماہر تر نو پیدا و ہمہ بد و پیدا و ہمہ را او پیدا کند از بس پیدای پنہان
 از بس یگانگی بیگانہ - وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ چه معنی دارد عالم
 شہادت ظل سایہ عالم غیب است کشف اصل لطیف است اگر
 از پس پنہانی پنہانی گویم لطیف آید چه گویم از بس پیدای پنہانست
 این را چه گوئی کسے نور را در سواد و دید نقیضان لایمجتہان این از
 بس پیدای چنان پنہان است کہ آن یک میان دیگرے هل

أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مِّنْهُ كَوْنًا يَكُونُ
 درین عالم روئے کار نماید همه را هبَاءً مَثْوُورًا سازد همان باشد
 اذاجاء نهار الله بطل نهر عیسی جاے و گرم سخن ازین گفته ام این
 باز گیر آن قدر شیوه ندارد که بر یک سخن قرار تو انعم گرفت -
 قیامت سه است صغری و کبری و عظمی شطرنج بازی کشیده اند
 شهر سوارے درین میدان بیباز و دوری ندارد که رخ نماید عقل اینجا پیاده
 ایستاده است جاے مهره بازی نیست - صغری و کبری و عظمی صغری
 بعد هر صد سال از تحولے و تبدلے و رفعے و وضعے خالی نرود و بعد
 هزار سال طوفانے که اکثر جهان را گیرد چنانچه طوفان نوح قیامت عظمی که
 کتاب اللہ و رسول اللہ بدان نشانے داده هیچ یکے را بد و نگذارند
 همه را از سر برآرند کار همه ساخته دارد مصرع
 سوف ترى اذا انجلى الغبار

بیح معلوم نشد که برآے چیست و چراست آنچه حکیم فقیه صوفی میگوید با او
 نسبتے نمی برود تا جزا دهد تا خود را خود شناسد و چه مروی که گوید کارے
 بطبیعت است حین مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مِّنْهُ كَوْنًا بیاید کار راست
 کند سر فراز بسیار فروتاده است آفتاب برآید فرود نماید و سر آید حقیقت
 را چه معنی باشد هر چند همه با همتاب نزدیک از نور و صفا دور هر چه از دور
 بحال و بهار برآمده اگر خود را بدو هم من خود نبود و اگر از ما نم تا من من بام
 بود منی بانا بود خود در چه سود بود جوانے نصرانی ایمان آورد و از خم گذشت
 همیران ادمان مستقیم ماند مادرش گفت چه کردی عیسی را رنجابندی احمد
 را خوش کردن نتوانستی مسکین را و بندگان را آنکه چه کند امره بین القادرین

درین باشد کافر تو ان شد مشترک تو ان گشت احکام از بر تعلیم گرفت و بعد از
تعلیم کرد پس همو آمد معاملات ایشان و قصص ایشان حجت او باشد
لَشَيْتٍ بِرُؤُوسِكُمْ اِذَا نَحَرْتُمْ لِرَبِّكُمْ فَذَلِكُمْ اِذْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ اَنْ تَعْلَمُوْا
گو ا هم گشت علمتی ربی همین اسناد بود چون حقیقت بحقیقت
خویش فرد حقیقی باشد طی مکان و طی زمان و طی حروف در کلام و فعل
اثبات یا بند در اتحاد و انصاف امتزاج و اتصال صورت نبند و
شعور مجرد فیه خالصه علمه خاصه آنرا اتحاد و انصاف نام
نهند نمیدانم کدام محقق بین انصاف اتحاد را تفرقه نهند گو گفته صفات
الله لیست عن ذات و هم طرفی از کلام در یک سر برون کشید تو میدانی
این شین عشق فَضْرِبْ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بِالْكُفْرِ اَطْنَّةٌ فِیْذِ الرَّحْمٰنِ وَ
ظَاهِرَةٌ مِنْ قَبْلِ الْعَذَابِ درین پرده عشق نهانی میبازد نمیدانی که
عشقی بهوده کار لیست چون حق را بحقیقت تو هم تحصیل عاشق و معشوق
عشق پیدا کنی نه آنکه بهوده کار باشد شنیده حکایت گرم پیله که
خود بر خود تند مثال عشق همین باشد بیست
چون گرم پیله عشق تنیدم بخویشتن چون پرده است گشت بر اندر میان شد
من بسیار گفتم بهر عبارتی و بهر معنی و هر چند که گفتم میان مقصود را محتجب تر متتر
تر دیدم یک پرده خواستم که از رویش دور کنم گوی صد قناع بر رخسار افکنم
خدا را خدای هم باشین عشق بود بعثت انبیا و دعوت ایشان انکار
و قبول حساب و عتاب و عذاب همه را از چشمه کوه شین عشق سر برون کرده
است یونانی از سر حماقت و نادانی موجب بالذات گوید احتمال اکثر ان
شکرک هم برین اند صانع گویند اما بدین صفت این صانع نشد صنایع

مَانَدُ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادُونَ - هبَاءٌ أَمْثُورٌ ۝
 گشتی جنین دلم شین عشق غمزہ زدنی ترا بدان ابصارے بودے
 چشمک عارفان اہل نظر علی سر رمتقا بلین فہم شدے این
 شین عشق برو بہ بازیست شدید الروغان مع قرینہ لغت شیوہ
 بازی اوست لایتمکت احد ان یوتی من قبل ظہرہ ضرورت باشد
 کار علی با علی علیین است کہ علم بہ ماتحت قدم اوست چہ باشد اگر این
 معنی نبود لولا قالت الناس فی حق عیسیٰ ابن مریم لقلت فیما
 شیئا صایبی وقصیری را ہمیں غلط افتاد شہرے در وہمہ کوران خواستند
 کہ پیل را احساس کنند عاقلے دست بر پایش نہاد گفت بستونے ماند
 و آنکہ دست بگوش برو گفت شکل ترسے و آنکہ خرطوم را القبضہ کشید گفت
 عمودیت و آنکہ پشت را سود گفت تختے است عجب کارے نیست
 پیل ہر این است و نہ غیر این پیل ہمیں است نہ این الانسان ستری
 و وصل لی اگر وصل بی محقق است بہشت کجا سر بر کرد۔ دوزخ
 از کہ نام سوراخ زو نمود سلام جبریل چہ معنی دار و جبریل کہ نام کے است
 مسکین کلیب چہ نالییدہ است اسہی کلیب جسمی عجذ و مرو
 رسمی ہذا فاقہ این جبریل و من المبارزین ہمہ دلیر پہا کشیر
 شین عشق است کہ اورا اسد اللہ و اسد رسول اللہ نامند مسکین
 نفس جنی و انسی از حضرت عین عشق استراقے خواست کرد شہاب
 شین عشق از قلعہ و زوزہ آن کوہ رفیع برو نش انداخت اگر گردن و
 مہرہ اس بشکن ہم کاریت مگر این گردن مہرہ شکرستہ است کہ بدینہا نشکند
 طرفہ در گریبا اینہمہ اگر زود و اختلاف را نگذار و ہر بار رود گسستہ و شکستہ باز کرد

۱۰ نصیبی

۱۱ نشانی

تا ہر خانہ و کوہ کے فاتحہ شہابِ ثاقبِ آواز بلند و ندا برآورد
 فاستغفرم اہم اشد خلقاً ام من خلقنا چه مجاہد است بلکہ بی

غزل

مجنون چس است کیت لیلے
 خسرو کہ بود کد ام سر ہاد
 از چه سبب اسب ہان گرفتار
 از بہر چه زن عزیز مہر است
 خود چا کر بندہ جہرا شد
 زین حال کسے خم بر ندارد
 در صافی مے نظارہ باشد
 بر لوح وجود نیست نقشے

گل صیت کجاست ز خم خارے
 شیرین بچہ گشت خوش گوارے
 یعقوب کہ بود دستگارے
 از کردہ بیک سلام خوارے
 محمود کہ بود شہر یارے
 جز بنجرے شرابخوارے
 بین عکس جمال رو یارے
 جز نسخہ صورت نگارے

شیرین عشق را دامن نام کردند و حاصل ارواح جلا جباب ساختند
 از روح آدم پرسید کنت فی الدنیا من اجبت گفت خدا ایرا
 اگر این سخن صدقے داشت ابتلا بادا نہ گندم چه معنی دار و از شمن گئی
 این ابدال آباد آدم سرفروا فگندہ ماند نوح ہمین جواب داد گفت
 اگر چنین بودہ است غم پس خوردن از کد ام رہ در آمد خلیل نیز ہم ازین
 جنس قال و قیل شد موجب شرمندگی رغبت سار بود اورا نیز ابدال آباد
 ہم ہمچنان بشر ساری می بایست ماندا قحام موسی با استعانه ہارون
 و خوف تکذیب فرعون اثبات یافت عیسی را ہم ازین جنس
 مکالمتے بودا حیا و اما تشش بر چہرہ دوستی او دودا غے سپید و یہ
 افتاد ہر آینہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک بہم

عجیبوں نے کہا کہ اس وقت **عجیب** کہ از ہمہ دعوی دعاوی فرد و احد است
خوشن ہرہ غلطانید خدا را دوستی باشد دوست دارم ہمہ عمر روشن
یکبارتے بنیم دیدی این افضل انبیا این سرور اصفیا این رہبر اولیا و
رہنمای اتقیا کلامے بانتظارے تمامے نفعے خاصے و عامے دایم
را بدان الزامے و قابل را احترامے۔ امین الدین عاشق ترساچہ
شد آن شطیحات حکایت ہم ازین بود۔ داود با اہنیمہ واقف
اسرار محرم حضرت بیچ از قدسی ولا ہوتی و از ملکی و جبروتی نسبتے نذاوتا
سلیمان حی بایست زاد رسول اللہ بازن زید چہ کرد گفتند
ہوت نفسہ ایاہا این ہمہ رنگ آمیزی شدن عشق است
بازیدی پرسیدے الی کم تسبیحی جواب گفت اذا اکثر ملک
الماء تغیر سلطان العارفين گفت صبر بحر الا تغیر فرمود
دریا چونہ شوند بدریا پیوند دریا باشد کجی کم بود آنکہ صبر چہ باشد
سگے فریاد میکند شبلی می گوید لبیک یارب لبیک یارب مؤذنی
بانگ نماز گوید حسین فریاد کذبت یا ملعون خوب روے شیوناکے
عشوہ باز سر فراز چشکے زندہ طرف بہر لحظہ ہر کسے گمان برو گوید مراد عدہ
کردہ است سیکون کذا دیگرے گمان برو مرگفت خموش دم
مزن دیگرے گوید من ازان تو تو ازان من و دیگرے در میان نکلند
چارہ میگوید مراد اشارت کرد مراد نظارہ مکن رقیبان درخسب اند
فعلی ہذا باہر یکے کارے و باریت بیت
تا ظن نبوی کہ ہست این شد دو تو یک تو است ازل و فرع بنکر تو تو
مسئلہ توفیق و استطاعت شنیدہ کتھریک الخاتمہ فی الاصل ہیں مثل

ن جنیہ

ن خیالے

ن بہین خیالے

ہفت فلک ہر یکے را گردشے دگر و ہر کو یکے را سیحے علیٰ جنہاں سر نشینے
 جداگانہ یک کرہ یک بند ہر گردشے از طرفے موضعے دگر لکے سر نشینے
 سجان خالقے کہ صفا نشز کبریا در خاک عجزنی فکند عقل انبیا
 گر صدر ہزار قرن ہمہ خلق کائنات فکر ت کنند در صفت عورت خدیوہ
 آخر بجز معرفت آیند کے الہ دانستہ شد کہ هیچ نہ است ایہا
 اہا فاما لہا اہا مسکین پایزید علیہ الرحمہ ماقد ورا اللہ حق قدرہ
 شنید سر بردیوار زد گفت میدانستی رہ بمعرفت تو مسدود است و رہ
 دل سکینے چه موجب طلب انداختی چه گویم و ما اللہ بظلام اللعینہ
 آری پایزید بگمان خود خود را طلبی و اورا مطلوبے تصور کرد آری
 لقیضان کایف ترقان ولا یعتنقان مصراع

بر دوست مبارکم و بردشمن ہم
 دندانہاے شیش عشق بندہاںہاے کلید ماند کلید ہے
 کہ اورا سے دندانہا باشد بہر قفلے کہ اورا سے پرہ بود این سے دندانہ
 بران سے پر نشید فتحیابی شود سے پرہ را ملکوت جبروت لاہوت
 عنایت کرد بنی کاسلام علی خمس برای این قفل کہ پنج پرہ داشت
 کلیدے با پنج دندانہ می یابست کلمہ شہادت و صوم و صلوة و زکوہ
 و حج کشاد عبارت از چه شد صوم اثر خود نمود و صلوة پرہ از جمال خود
 کشود عثمان در محکمہ مشغول با تمام و امضاء امور خلافت و امامت
 بودہ است مؤذن فریاد بر آورد الصلوة الصلوة عثمان بن عفان
 رضی اللہ عنہ برآمد فرمود و نحن فی الصلوة مرد چون بکمال رسید
 حالات صورت اتحاد را کنار گیر دو با ہمہ اشتی سازد ہمہ مستقیم

آنجا کہ ہر خصوصیت ہم با کس نیست زیرا کہ ہم ہمہ یکیت کس با کس نیست
خطرو دنیا موجب وضو آمد و خطرہ آخرت موجب غسل کفارت باندازہ
جرمت فانی بلباقی برابر نشود ہم نشین باقی با فانی بوفان رسد شنیدہ
نفس منقوست خوفست در و نش غالیست اورا ہمیں دان بیت

بسیج نہد کاس و چندین کس بسیج نہ در گل و چندین جرس
چہ شور انگیزی است کہ شبلی دیوانہ میکند میگوید انا اقول و انا
اسمع و هل فی الدارین غیرہی اگر این صورت محقق است

انا اقول و انا اسمع و هل فی الدارین غیرہی چہ معنی ارم تو بانصا اندیشین
شہین عشق حد کشیدہ است دائرہ کردہ است ازان

گذشت صورت ندارد دل را ہفت طور گویند ہر ہفت را یک

و یکجا بدان پیاز را چون دیدی اطوار دل را ہمچنین تصور کن آن رہ

و آنجا بدان تنگی و لطافت است جزیک چیز نگنجد نید اتم شفقت

در کدام زاویہ قرار دارد کہ او جز و لایتجزی است زاویہ و مقرا

با او نسبت یا گویم شفقت را جداگانہ طبیعت باشد و آن جداگانہ است

و سکن حب سویدا قلب است نگو سخنے است این حکایت ابرام

ادہم کہ نام دوستی ما بازوہ کہ بار دگر بدوستی زن و فرزند مشغول شدی

ہم ازین قصہ حکایت میکند در طوق عشق اگر سہ فرسنگ شدین عشق در اثرش

نمودہ طالب را احتیاج بر شد نشدے نور پایزا و قطب الا قطاب

سید الاقطاد است در کرانہ نیل شستہ نظارہ آب آبی میگرد ما ہی دید

ید و سر پسیدش دویم سر چہ گفت سر سر است درین سر چہ سر است

آن قدر حیوان کہ در رود نیل باشند بدان عدوے کہ بہت من و غم این

کہ معنی نور الدین آرازد

بچہ اکتساب شد۔ ذوالنون را ششدر یکم اندازش من خوردم این اثر کرد۔
 نورالدین پایزاد خندی زو بیچاره این را سر ما میدگفت حمله چگفت
 محبت خدا۔ گفت عظیم دردی در سینہ افزود و سخت طلبی از دل ست
 آنقدر اندوه و غم رخ نموده باشد کہ بطریقہ قسمتی با ہم رسد گفت این
 قسمت آدمی رفت مگر تو غذایش کردی گفت غذا اگر دم من نباشم آدمی
 باشد مرا باید من باشم و از ان برخوردارم دهن را در پانہ آبے ساخت در و تہ
 را اگر دابے عظیمی ماہی را با برخی بخری از آب در کم آورد ماہی در ان آب
 جست جوی آشنائی میگردناگہاش گذر در امواج دل افتاد نورے
 از اسخاسطح شد چشمہا با و داد مبتلا گشت اورا باز برو دین ادا تکشاش
 حالش کرد گفت دو چیز شد چشم جهان بین را بیا داوم بدر و دل
 مبتلا شد در غرقابی این دو بلا غرقم نماید تدبیر جز آنکہ دست پا
 میزنم و جانے میکنم فرمود مبارک باد ^{عزیز} دست

کفر کا فر او دین دیکت دار را ذرہ دروت دل عطا را
 گفت دعا کنیم چشم تو بینا شود دل تسلی گیر گفت ایہا الشیخ صد ہزار
 این چنین چشم فدائے پر تو آن شعاع باو چشم بستہ ام خیالش بدل
 گرفتہ جهان را نظر میکنم۔ چه دائم ترا از ان شعورے ہست یا نہ اگر دروہ
 عشق این جملہ شہین عشق نبودے شیطان را مساع و مدخل در آمد ^{دعا}
 و برون شد شد خصم کمین گیر دو بشیوہ و مکر غالب آید اما در برہر کہ
 تصحیف قبا کردند بر سر ہر مقلوب کلاہ بہا و ندرت سلطنت دروہ
 عشق بند و سلم شد شیطان را رہ نماں باد شاہے است حراس و حفاظ
 انصار و اعوان جو انب طوارف را گرفتہ اند دشمن را راہ در آمد نماں

است دست ایذاش کوتاہ کرده اند پیے عداوتش بریدند وَمَا مَنَّا إِلَّا لَهُ
مَقَامٌ مَّعْلُومٌ۔

شین راسہ دندانہ است یکے در میانہ میانہ است وسط و سطر و سطر
یکے نسبت پاول دار و دوم با خریدی وسط را چند مرتبہ است چند
میگوید پایزید با ہمہ علوم مرتب و رفعت شانے داشت اشارتش
از حدابتدا و رنگذشت شبلی دیوانہ بین بجہ حدفرزانہ است شعر
لوکان ابو یزید فی من ماننا لاسئلہ علی یل صبیاننا
این ہمہ سرازری دندانہ شین عشق است زبے دندانہ شین عشق چہا
را خائیدہ است در کل او بیچ کہ بر نیامد ہمہ را فالتقمہ الحوت ختہ
و آنکہ گوید یکے مایم سر بر آوردیم دیگر سر زش کند لے کاشکے می بودیما
نست و نابود تا از تو ہمہ برین سخن بر نیامدے کہ منم برآمدہ شنیدہ صنایع
شمس تبریز و صنایع آن خدا نگیز جلال را از خانمان و از جان
و جهان و از دین و دنیا و از کفر و ایمان و از حیم و جنان یکبار بدر بود چنا
کہ بالجم و دمی کے گشتہ اور از روے پردہ خود بخود در آمدہ ہرچہ خوش آمد کند
بہانہ بر جلال نہاد و کمال جمال خود در ان مظهر در ان صورت پیدا
تر و آشکارا تر نمود قصہ آن باد شلے کہ عاشق کنیز کے شد این بندہ خدا
شمس تبریز چه تدبیرے پر تزییرے کہ از حیمے و وزیرے نیامدہ است
و نیاید کرد حضرت ہرچہ کرد بصدق کرد بصدق و اخلاص کرد و لیکن شمس مامور
تزییر شد مامور شد و لقمش مزور آمد علین وجود در فائہ شہود با بود
نابود آرا میدہ بود آنجا کہ کان اللہ ولہ یکن معہ شیء لغرہ کون در گوش
وجود اور رسید رقص کنان بر در میخانہ عشق دوید قطرہ ازان چشمید دعوی

نہجرت
نہجرت
نہجرت
نہجرت

اَنَا وَكَانَ غَيْرِي بِفَرِيادٍ بَرَّاءٍ وَمَجَازٍ وَمَعْنَى اِحْتِمَالٍ كَمَا كُنِيَ مَجْرُورًا بِشَرْطِ
بِمَعْنَى جَوَازٍ كَمَا كُنِيَ دَوْمٌ مَجَازٍ بِمَعْنَى جَوَازٍ رَوَادٍ اِسْتَنْ لِيَعْنَى مِيَانِ اِسْتَدْرَجَ مَرْدًا
عِلَاقَةً تَصَوَّرَ كَرْدِي دَلَاوَرِي اَوْرَا اِسْتَدَامَ كَرْدِي اَز شَيْخِي عَشَقِ كَزَشْتِ نَيْتِ
وَ اِگَر كَزَشْتِ بَاز كَزَشْتِ هَم بَدَانِ بَاشَد -

شعیر عشق حال مجاز و حقیقت نمایندہ بدایت و نہایت نشان دہندہ
اول و آخر است از عشق شکایت نیست از آنچه شکایت او منافی شکر
افتد و انتفاء شکر الغلام مزید گردد لکن شکر تو را نیز یاد نگردد بگوشت دل
باید شنید حکما گویند ہر فلک مقرر و مقرر ہر یکے ہم بدان معنیید
والیہ یعود ہمیں میفرماید حجت الاسلام گوید مرجع مرد غیرت باید ورنہ
آمدن و رفتن عبث آید محمد صلی اللہ علیہ وسلم گوید بازگشت ہم بدان خانہ کہ سازانہ
اینجا آمدہ بود ہما نجا شود و رواد الو را چنانچہ امر وز کسے در زاویہ حجرہ تکبیرہ
کرد و از و راے فضاء و عش در طیر و سیر است این مثال آن برہان است
برائے و اختلاف آن سخنان است محقول بحق و وقوع موصول شد ترا نمے باید
و ما نفعنا الا رکعتان فی السجۃ از چہین الد از ناہمواری راہ شین عشق
است ہر چند قدم استوار است مرد ہوشیار است با اینہر کشری و کوتہی
راہ در کار است کہ تجدث بالباطل با حجام نگر کہ خونے فاسدے
سیر امی در سینہ منجر گشتہ است و راہ چیرہ دستہ ہر آئینہ یک نشترے کہ
بران علت زد و سر بسر شفا یافت آری الشفاء فی شرطہ الجاہل نماز
گذاردہ صحرا باشد سترہ پیش کنند آری از اطلاق بتقدیرے میباید آمد
راہ پر فاسد رنگ خارہ و گرگ بسیار ہر آئینہ وقفہ لابی باشد و دست زیر
سنگ دندانہ شین عشق آمدہ است دم زدن مجال نیست نظر بر پیشی

صدا شین عشق

نور

نور
نور

میکوید مانال الاکابر فی المفاوز و المخلوات نلناہ فی الصدور
والمخافل ہرچہ گویند از تحصیل حاصل فرمایند شعور را وجدان نام کردند
اللہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تَمُورُ اودر علوی و سفلی چہ مثال باشد
کمشکوت فیہا مصباح چراغ در شیشہ مینہ شیشہ را در طاق بہار
زجاجہ را در کمالہا برنگ نور بر آمد صفا در صفا افزود کوزہ روشن تر گشت
آنکہ چہ شد چہ آید ہمانکہ نور علی نور آید دل و روح نفس نور اللہ در مشکوٰۃ
دل طالع شد روح اللہ بدان مستفید و مستنیر بدان مثال آید یکا در ذراتہا

ن زجاجہ تنہا
و کمالہا

يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارُ شَمْعٍ
رق الزجاج ورق الخمر
فتشأ بها وتشاكل الأمر
فكانما خمر ولا قدح
فكانما قدح ولا خمر

کامتایان مثل نور کمشکوٰۃ فیہا مصباح شد این ہمہ تشبیلات
و تخمیلات تمویہات و تحقیقات از بوزنہ بازی شین عشق است
فرید عطار مسکین ہم ازین روزگار نزار زار پرا فگار می نالد رباعی
از صفا سے ولطافت جام در ہم آمیخت رنگ جام و دمام
ہمہ جام است نیت گوئی سے ہمہ می ہست نیت گوئی جام
کافہا و زجاجہا و مزاجہا اشیاء خارجہ عن الاشیاء آہ
فعل باز کوزہ میبازد شیطان ہمیں شیوہ میکند بحق الحق از رہ انصاف
و صدق تلطیح بحق با بدان صورتی کہ درین پردہ مستتر و محتجب
گشت بیچارہ طالب مسکین متوسط مبتلا و گرفتار منتہی بچہ تدبیر حیلہ این
برقعہ را از رو بہرا فکند و بکدام شیوہ و ہنچار این مقننہ را از رخ بر توان
کرد کرمانی حکیم چہرہ زرین بر رخ گرفت عیب بشری پوشید صورت

نور الہی ساخت نہ آنکہ این همان مثال است و مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
 لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللهُ اَيْنَ لَوْلَا شَكُّ بَانْفِيْ اَمْتَزَجْ كَرَفْتِ كَيْفَ بَا اَز
 دیگرے جدا شدن متعشش البتہ ہدایت بتعرف ذات با ما طمطم
 و ادراک میسر نیامد لَأَقْلَهُمْ تَجَارَعٌ وَ لَا بَيْعٌ عَدَمِ الْهَلْمِ بَا وَجْ
 ملہی تا وقتہ چنین گاہے چنان ہر یکے را از دیگرے مزجتہ نہ القید
 قید الاسلام۔

شین عشق تحت بندے محکم شد در پار و روندہ مثالش پر بندہ بود
 پایش لیمانے در از بستہ و بخیاں آزاد گے در فضا ہوا طیرانے کر خود را
 مَرْتَبُطٌ و مَرَبُوطٌ دید بانہا لیمان رسید یک طیرانے در خواست میشش
 نیامد فرو نظارہ کرد پائے خود را چنانچہ بستہ دید ہمچنان یافت بضرورت
 سر بہ بندگی نہاد سر افزاری از سرش فرود افتاد ہر چہ در سر بود افتاد و ہر چہ
 بدست بود بنداخت خود را بر ہنہ از ہنہ چیز یافت ہیچ چیز با وسے
 نہ دیدش نہ تحقیق نکرد اَنْتُمْ الْفُقْرَاءُ اِلَى اللّٰهِ عِبَادٌ فَفَرَّقَتْ
 احتیاج صلی است نرفته است و زود و نخواہد رفتن۔ لَوْ تَسَّالَ
 انت هل يقدر الرب ان يخرج العبد من عبوديته فلتقل
 ان المحال الى الله لا يحال فمن شرح الله صدره للاسلام
 فهو على نور من ربه پیغامبر فرمود نور یقذف فی القلب
 نشانش چہ التجانی عن دار الغرور و الانابت الی دار الخلود
 و الاستعداد للموت قبل نزوله شیخ ما استاذ طائف نور را میلے
 فرمود کار بجلے رسید از ظہور ذات و صفات صمدیت اشادتے
 فرمود اینہم گرفتاری خمگاہ شین عشق صمدیت انشاء اللہ و کمال

تَعْرِضُوا كَمَا كُنْتُمْ وَمَا كَانَ لِبَشَرِكُمْ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحِيًّا أَوْ مِنْ
 وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَرَسُوهُ لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْرِضُونَ
 حَسْرَةً وَلَئِن لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ فِئْتَابًا لَّخَسِرْتُمْ يَوْمًا
 اتفاق افتد بشر و بشریت قدم ببادیہ طاقت نهند ہر آئینہ خدا با خدا
 سخن گوید و آنرا کہ تو گوی مخاطبے تصور کنی بویہم و گمان خویش اور بشری
 وَمَا كَانَ لِبَشَرِكُمْ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحِيًّا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ
 در شان او درست بنشیند سجاده ذوالاوتاد در جامع کوفہ بگوشہ
 مسجد نماز میکرد شقی از مسجد طرے افتاد نبود در کوفہ کہ ازان خبر نیافت
 اما ذوالاوتاد در قدم خویش ازان افتاد درست ترایتاد۔

وسط دندانہ شیل عشق گران پینہ است ہر کہ بران تکیہ لیستد از
 زلے و خلے اور اخطائے و خلطے نیفتد اللہ کوز السموات و الارض
 دو نور را یکے ساخت گفت ہر دو را بیک مثال تصور کن کمشکوۃ
 فیہا مصباح نفس ارض باشد کہ بد و نسبت تمام تر برد و سموات
 لطف و لطافت علو ایشان ہم ازین حکایت میکند و نور ہر دو جا بیک
 مثال یعنی ترا در خاطر چہ می آید عورتے کہ ذوالنون مصرقی را در تہ
 بنی اسرائیل دو چہار کرد گفت یکے گوی با من چہ باشد این و تو از
 کجا بجا عورتے گوید از مرد می کہ تتجانی جنوبہم عن المصباح الی
 من رجال لا تکلہم تجارتہ ولا بیع عن ذکر اللہ کیست
 این عورت مثل قدوسی تشکل سبوحی است کہ را گمان میرفت
 جبرئیل بر صورت و حیہ کلبی است یا جبرئیل از صورت خود گشتہ
 بصورت و حیہ کلبی شدہ جبرئیل چنانچہ بود ہمچنان بصورت خود است

ن آواز سے
 ن خفیف

ن حجاب

ن حجاب

صورت و گرمی بہینہ دنیا
جہا میں معنی و گریہ احتمال و
شود و ہر سبط آب خود را شہ
حرفنا فقتت این فرعون انا
یکدیگر چشکے زنت کرید کر انا
می نمایا این قدر بسیار ذال
از سر سے بیرون از بصلحتی و غیر
نفیہ گویش این طروت و ارا تا
لا حییا نالہم - ہذا امن صہ
فرعون انا ز غمرا الاعلیٰ ما
ادعی اللو بیتہ بنہنہا

الیہ بتلك الايات الکبریٰ ففعل بينهما ما فعل مما اراد و شاه
 ایشرا انت ما فی بیاتنا هذا ای فقیہ بتبئیه شوربہ مذہب تو سخن صحیح گفتیم
 صاحب القمیصین (ایجد حلاوة الایمان آنکہ او در میان دو
 فدائے شین عشق فرو افتاده است اور احلاوت ایمان چه قسمت آنرا کہ
 اوی و منی برابر شد اور ابایمان چه کار و سر دمن الله الی الله و انتہی
 عقل العقلاء الی الحیرة و الاحیرة ای حیرة فیما هو الحیرة سخن بیشتر
 نمکنیم شفقت خلق خدا دامن گیر وقت ما میشود و طفلک بکروزہ را حلو او بریا
 دادن زہر قاتل باشد و ہم نتوان از خود یکے نشان دادن صفت مذموم
 است در کل امور الانی حق المحبوب بذل آنجا مذموم باشد و این کہ
 در ویشان نشانے گفتند خصوصیت خود را البتہ در پرده ضنت در نقاب
 غیرت محجب مستتر داشته اند البتہ البتہ این ہمہ دو بینہما این خود نمایہا از
 آثار و مناقب شین عشق باشد و در رہ افتاده است از طرفی گم گشته
 است صورت کار بخلوصیت و شرہ نمی شود و حیران و حرمان بودن ضرورت
 وقت شنیہ اخرا ما یخرج من روس الصدیقین حب الجاہ
 اینچہ بزرگی در سرافتاد آنکہ چہ شد قطب الاقطاب گشتی ہنوز از دائرہ رنگ
 نام قدم برون نہادی در باد یہ کمین کمر گم گشتی افسوس ای ابراہیم خواص
 ضیعت عمرک فی عمران الباطن فاین الفتاویٰ فی اللہ حسین منصور
 رضی اللہ عنہ انزہک عما یوحذک الموحدون اکنون با زید را باید
 از سر سبحانی ما اعظم شایانی توبہ و استغفارے ایمانے و از سر کار
 این شین عشق است بسیار کسان لغزیدہ اند زمین او الحشان است
 کمی و گم رہی در میان است خار بسیار پیدا و پنهان است تو بہش باش

در احلاوت
 در صفت

ہم وہ ہست آید و کذک اوی و منی ہم ہمین معنی دار و د ع نفسک و تعال
 نہ آنکہ شرطے مجالے ہست بیست

مرگوی بیارمین و لے بگذار خود خود را اطاعت انہم گردن و لے شرطے مجالے ہست
 نہ رنی عبتا تزد دجبا حجاب لے ہم اعتبارے و کارے شد گذاری و گیری
 آئی و روی پوشی و کشائی این ہمہ از عالم خود نمائی است ذوق و شوق
 رد و قبول حجاب و قبول ہم ازین فضول شمارا ابراہیم خواص یکے از مستر شد
 یوسف حسین شبے خدا در خواب باوے گفت کہ یوسف حسین
 را بگورنج زیادت بر تو مرد و حضرتی ابراہیم دلیری نتوانست کرد شب
 دویم ہمان دید باز گستاخی نتوانست کرد سیوم بار اینچنین گفتند بگو ورنہ
 ترا باوے در یک سلک کشیم از گفتار چارہ ندید بدین عزم در مسجد یوسف آمد
 فلما دخل یوسف فرمود چیزے یاد داری بخوان خواص بیتے عجمی
 خواند وقت بر یوسف غلبہ کرد تا کار بجائے کشید گریہ از آب گذشت
 بخون رسید پس آنکہ بخود آمد گفت ابراہیم کے باز نشستہ ام از محال
 مختلف آیات کتاب اللہ قرآن خواندند بیچ ازین آثار بر صفت
 انہما پیدا نیاید تو بیتے عجمی خواندی دیدی کہ بر ما چہ کرد اکنون سرزد خلق
 گوید کہ یوسف زندیق و اباحتی و ملحد است و رسد خدا گوید مردود
 حضرت ماست ابراہیم را اعتقاد فاسد شد از ظالمات باو بیہ گرفت
 حضرت باری باوے گفت ز ہمار سورا اعتقاد را بر یوسف راہ ندارد
 کہ زخم خوردہ عورت است کدام عورت است این پیدائی مجنون
 از لیلی ہوس وصالے کند خر خے زنند ما للاتراب و رب الارباب
 این الماء والطين من حدیث سر الصلین نبغرتک باوے

تکلیف

باشد عزت او آن تقاضا کرد هر چه و فرج و هر در سے و هر در سے محکم
 کرده اند هر آینه شیطان بر معتزلی و سوسه کند سو کند عزت را در میان
 نهد کلام ره تسوئل ضلال گرفته است خیر از و را الورا امید به معتزلی
 مسکین چکنند که انکار نکند فبعض تک با مصاحبت باشد هم بعین قهر تو
 موید و مستمدم کے راره ندیم و دیگر امانع باشم همین عزت او بود که
 ابلیس امانع سجود آمد در ظاہر گفت اسجد کلام ہنسانہ فرمود
 لا تسجد لغیری فی بیٹی بر آب روان معانی نوید از جہ کہ بر تاپہ
 است قرار و آرام سجود آب از غرقاب آرد کف پارا از تر شدن
 نگاہ دارد رب ارنی کیف محیی الموتی او کیفیت احیاء طلبہ شہود
 وقوع نماید اولم تو مین گفتن چه حاجت بود بلی و نعم چه معنی
 داشت کوئی بردا و سلاما علی ہذا حرارت نار طبیعت نباشد
 فبعض تک بای قسم باشد این باء قسم محبت نشان و ہر معشوق بر عاشق
 غضبے و تعزری نماید بموجب یکے و سبب کے او گوید بجان سر تو بعزت
 و جلال تو و بجمال تو و بہاء تو و بعزت و عظمت تو اگر از من نقابہ بر رخ
 کشی ہرگز نخواہم کہ جز من ترا دیگرے بنیدم ادر دل بندہ است یعنی
 انہ من حسن اسلام للمرء ترکہ ما لا یغنیہ اسلام این کہ جز ترا
 نخواہم و دیگر بر البوجہ من الوجوہ رواندارم کہ بوہے و خیالے روے
 ترا بنید۔

دندانہ شین عشق دیدی چہ رخسارہ ابلیس اگر دید تا کارش بجرمان
 کشید آہ ہون می سوزد ہمین می سازد اکنون بدان آتش آتش نیست
 آب آب نہ ایشان ہمہ برباد ہوا بہاء منشور انداے زہرہ خیالے پیش

نیست آفتاب را ہمبران قیاس نہ بجان سر خود یک کارے کن بار چشم
 بن آن خویلاتے کہ در نظر تو آید ای یار عزیز من اور انامے بنہ مخلوق گوئی یا
 غیر مخلوق معدومست یا موجود مذمومست یا محمود دیوانہ وجودی را شہود
 باید و آن در واقع وجودیست کہ لا قابل شہود است آنکہ تو چہ میگویی از
 وجودات را کہ آفرید بہان خلل و موجود او شد یا رب **تعالیٰ** اے نادان
 نکو اندیش کن کہ من چہ میگویم با تو من بسیار پردہ از روے حقیقت کا بر
 گرفتہ ام اما ترا دیدہ روشن تر و راست بین باشد شمس تبریز عاشق
 تر سا بچہ شود و خود را امین الدین نام نہد تا چند بلا و فتنہ شود و غوغا در میان
 ہند شمس تبریز کہ بود شیخ الغیب کہرا گویند خضر کرانا مندم و غیب کجا است
 ابدال چہ کار وارتد او تا دور کہ ام رسیمان برستہ اند قطب الاقطاب در کدام
 کوک برد و افتادہ است آنکہ خدا چہ محمد کہ و من و تو کجا احوال و لاقوم
الآ باللہ بس اقطع لسانک و اقصر بیانک و لقد ہممت بہ
 و هم ربہا لولا ان رأی برہان ربہ۔ لولا این چوب ووشاخ
 را میدانی لولا چہ میگفت اگر نکتی زبے و اگر بکنی تہی یکے گوید لولا منصحب
 و ہم ربہا است دیگرے گوید بر مجموع تعلق میکند معنی فرماید ہممت سیر
 و ہم ربہا او خواست ہوس خویش را با تمام رساند لولا سفت ہمہرین
 اتفاق رفت تمام اہتمام ہر دو میسر استے اگر یوسف برہان ربہ تعالیٰ
 ندیدے مردمان چنین گویند افضل بر شرط افضل ارد کار برین قدم
 شست و ہر یکے دست بکشاد گرہ شرعی کشادہ کردہ شد کہ عقد شست
 منعقد شود برہان اللہ دستگیر حالت لغزش قدم ہر چہ استوار تر و مستقیم
 تر گردد و القلوب بین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبہا کیف یشاء

در دل زلیخا این ہم را کہ متهم کردیوسف را از قدم سلامت در زلزلی غلب
کہ انداخت ہر دورا ہم شیطانے کہ بلیقی کردین عشق بود شین عشق بصورتے
ہر چہ زیبا تر و طبع یوسف را در دل زلیخا آراست و زلیخا را با ہمہ زیب فریب
با ہمہ فراز و نشیب بر یوسف کہ انداخت صفار و کبار الی یوم ینفذ
فی الصود در مسجد و بازار ہر یک باواز ہر چہ بلند تر و لطیف تر ندا دہند
وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِہَا فُضَيْحَتٌ دگر صاحب را اطلاع میدہند
کوو کے راقاضی الاحکام کردہ اند بجن الحق وحق الصدق این شین عشق
سہ صورت پرداخت یکے را یوسف نامید دوم را زلیخا سیوم را عزیز
مہر گشت دگر چہ باخت ہمہ با ہمہ در ہر خود خود را باعزاز و اکرام کرد
و خود خود را فضیحت ساختہ ای شین عشق نیست دیگرے کہ
دندا نہائے تو بشکند قدم ترا پے برد دست ترا مقطوع الیدین سازد
اے شین عشق بجزرت تو و بعزت تو اگر قدرتے و مکتے بدست
من بودے ہم ہمین کردے اما چہ کنم من در میان نہ ام و کسے دگر ہم
نہ خود با خود بازی و یادگیرے نہ پردازی موسی را با انواع بلیات
ہبتلا ساخت ہوا دیم و مظلم باد سرد و سخت باد یہ مو حاش گو سفندان
از دست رمیدہ تحفہ دگر صفورا دختر شعیب حرم موسی را در دم وضع حمل
استقبال کرد شب تاریک گو سپندان رمید باد سخت سرد صفورا را قریب
وضع حمل موسی متحیر گو سپندان از دست رفتہ رہ گم کردہ زن بدر روزہ گرفتار
شدہ درین بلا افتاد چکند کجا رود چہ صیلہا ساز و فجاۃ بغتہ آتشے مشاہد
کرد بضرورت تا آنجائی بالیست رفت انواع اعراض را بکفایت میباید
ہف رسانید خسے و خاشاکے جمع میکند پر کالہ آتش در میان می نہد و ہر وقت

میخواد آتش را افروزے شود گرمی احساس نمیشود آتش در منگیب و موسی
 در حیرت ماند که چه کند این آتش سوزنده نیست این سازنده است همدین
 تعلق و تردد تامل و تفکر اِنِّی اَنَا اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنَا جان جان و جان
 جانان اشارتے به بشارتے می شود عصا مار شده مار باز میان پا چوب
 در آمد موسی تو خود را خود بدانی آتش بر آتش نه بینی مار را چوب کشی چوب
 را عین مار بینی نه آنکه این همه بیکبار ضلالت کار و ضد روزگار تواند چند
 مثال و چند نظیر و چند مقال و چند بیان خطیر بر هر صغیر و کبیر در میان
 نهم هست کسے که این را فهم برود جاء موسی بلاموسی و لم یبق
 شیء من موسی لموسی اگر موسی بلاموسی است جاء موسی چه معنی
 دارد نهم میکنی که این مفاصل است این سه دندان ^{عشیر} ^{عشیر} ^{عشیر} یکے
 موسی شد دویم محی شد سوم موسی بلاموسی اسے ^{عشیر} ^{عشیر} ^{عشیر} اگر سه
 چیزستی قابله و لایق و فاعله ترا وجود نبودے لو هلكت هذه
 العصاة لم تعید فی الارض این بازیگری که تو در باز از حقیقت
 کشاده می بازی اگر در پیچے بازی و گر که مطلوب تست و ما خلقت
 الحجر و الانس الا لیعدون از ان حکایت میکنند در صحراے کائنات
 وجود این وجودات مخصوصات و ذات باشد شنیده فقه سامری چه
 سحر افسانه است صورتے منخرن را سنگے را که سنگے ندارد در نظر کردن
 مرد سبکتر از خاکسترے غبارے باشد در شکمش اندازد آن جامه جامه شود
 و آن صامت ناطق گردد آن گوید که در تحمل سماوات و ارضین و ما
 فیها بناش شنیدی که آن ساحر چه عذر خواهد کرد فقیضت قبضه
 من اثر الرسول فبئذ تها آنکه او جبرئیل نبود آنکه این نشان آن

ن در

چوبی

سبب نبود این خاک آن خاک نیست -

بیت

بر نقش خود است فتنه نقاش کس نیست درین میان تو خوش باش
 قد توبوا الی اللہ جمیعاً صدوہ و گر چه توبوا الی باریکم فاقتلوا انفسکم
 اکنون اینجا آید خود اینجا باز و آخر بدینہا پردازم و محقق را ذبول و خوی
 ملازم حال اوست این ہمہ قیل و قال از در ماندگی وقت است اشکال
 اسرار خالق ذواجلال از حد و ہم و خیال بذیل ذہول و انتقار اتصال
 کرده است عجب این است موسی با ہارون در چہ صفا صفت فعل بد و
 کنند مگر این چنین بود در حال جمع الجمع مقام استوار دارد چنانچہ
 شین عشق و قتی آتش شود گہ عصا گرد زمانے موسی باشد ساعت
 فرعون و فرعون کنای یار عزیز وقت مباحثہ سحرہ دیدہ قصہ موسی
 علیہ السلام و فرعون و سحرہ شلوچہ نزد و شطرنج بازی بود موسی زہمہ
 پیادہ رخ پہنچ شہودے وجودے نکرده عصا کہ تکیہ روزگار بود آن
 نیز زد دست انداختہ اسپ سوار بر بساط وحدانیت باہمہ مہرہ بازی
 ایتادہ نگر کہ آن سلطان ملک الرقاب را چون شہ مات کرد کہ ام
 بیل بدین زور و بدین قوت ایتد نہ آنکہ آن موسی است یا اللہ
 تاد اوست یا اللہ گفتار اوست یا اللہ دیدار اوست یا اللہ
 رفتار اوست یا اللہ موسی در میان نیست بہیات بہیات سے
 صیاد ہمو صید ہمو دانہ ہمو سانی سے حرلیت پیمانہ ہمو
 شیخ امام احمد غزالی در سواخ کہ دست موزہ ہر رونده در سیدہ است
 و ایم اللہ خوش عشقبازی کہ در ان مختصر او باختہ است میگوید تیغ او

ن مالک

صمصام او نیام او صیدا و دام او کلام او ہمیرین کہ گفتیم باشی درستی
 کرده است۔ مجنون را پرسیدند اگر تو در بستر پیلے باشی و لیلے بمراد تو نبوی
 چہ کنی تا کار بجائے رسید بوی و خیالے بسندہ شد معلوم شد ہمہ خیال
 در خیال است تعبیر و تفسیر بلا تعبیر است تقدیر گذشتہ تدبیر دان
 نیگی در ہر دو الف دال خواندہ اند اجتماع بینہا چونہ میسر آید معلوم ازل
 تعلیمش داد لَقَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ
 اگر فتنہ از تو بود اسناد اضلال بسامری چہ تناسب کرد در باب غم میروم
 بیاید و بختے من عشق را دیدم ہر سہ حضور ابریدہ بر رسم شرط کار آہ کند
 حرکتے استادہ این ہر ہرین ویدہ یا من دو چہار خور و خندنی زد کہ
 مردگان زندہ شوند چشمکے نمود کہ اہل دل بفتنہ افتند گفت ز اہل
 عابدے حضورے نامے نصوے این دم بدام من افتاد بجان سر تو
 کہ پروبال زہش ابریم بال عقلش را کندیدم پروبال گستہ فرو افکندیدم
 یکے فاسقے بد بختے مدمنے لوطے کردہ ہمیں دم بیرون آوردم او کسے
 بود کہ خاک پایش را خلق بہ تبرک خواستند در ویدہ بجلے بر کشند
 کارش بجائے رسید بہر کوچہ و بازارے کہ گذرد مردمان ارازل و
 اسافل سنگارش کنند خود را مثاب و نیکرد و متعصب دین دانند اینک
 شین عشق اگر بر آید ہمان کند کہ باموسی و فرعون کرد ہمان باز کہ با سامری
 و گا و باخت و اگر فروزند چہ گفتنت بدین کشد۔

شین عشق ردا کبریا را بردوش گرفته است از ارعظمت
 را بر خود پیچیدہ است قمیص حرمت را اگر د خود کرده است چنین دغم
 بر سران نقابے و چادرے بر مزید است ہر چہ میخواہد میکند اگر مراد

ترا ان بنمود که شے مستحسے است خدا تو بنیق داد و خدا کو مکر و شکر فرمود
 را و اگر بصورتے دیگر پیدا شد شیطان چنین کرد ابلیس زوان النفس
 لا مآرة بالسوء شد رسول اللہ مارید ا حرام کرد کفارت سو گند
 واجب نشد زیرا چه ابتدا فرضیت متوجه نبود و ذمہ کجا تو اندیشہ بار ا قوی
 الجمال بپشت گیر دسربارے چندے بران برشیند بدان ماند حتی
 یلج الجمل فی سم الخیاط ہم برین شاء گفته است بیت
 ولو کان ما بی من جوی حیابة علی حمل لم یبق فی النار کافر
 آرے زیرا چه محالیت بتقدیر محال گلخن تابے مبتلا جمال بادشاهے اتفاق
 حمام آن سوخته گلخن تاب ہم بر سر رہ گذر بادشاه بود ہر بار کہ او با جمال
 و جلالت خویش گذشتے گلخن تاب یک نظر بے آنکہ ضررے بمنظور رسید
 بر خورداری گرفتے بادشاه را از ان ابتلا خبر دادند غیرتش فرمود
 سیاست باید شورت با وزیر پیوست وزیر زیرک بود گفت کار او
 یا اختیار او نیست و ترا در ان مضرتے نہ اگر بادشاه را گذارے باشد
 در عظمت بہا و جلال او زیان ندارد از نور آفتاب اگر کسے فیض روشنی
 گیرد آفتاب را چه زیان دید بادشاه از غیرت بمعزلت رخ آورد
 روزے چنین اتفاق افتاد بادشاه را در ان کو گذرے شد گلخن
 تاب بجائے بدر رے بجائے گرفتار ماند بادشاه برسم قدیم کرشمہ نازرا
 با حسن پیوند او این شیوہ را نظارہ عاشق می بایست پتر ہدف
 نیافت خالی رفت سر و گی در بشرہ بادشاه ظاہر تر شدہ بود وزیر
 بشرط خدمت رفته روئے بر زمین سو در گفتہ است بادشاه را کہ ان
 باید از سودا و ترانہ یانے نہ مرد ریاضی دان و کہ نام اشکال در کہ نام

ن صبابة

ن رضاه

آداب و زکدام احتساب گرفتار مبتلا باد ہواے یہودہ کارے آنکہ
 اگر تہ تہلیت مبارک آمد چہ شد و اگر تریج شود آنکہ فلیکن تو کیستی
 و کجائی در چہ مولانا حکیم زیارت خانہ کعبہ آمد فتوحش این بود زمین را
 فساحت پیمودہ چشم را منکرش را نیک جزا اینک ثواب در رہ کعبہ پوادی
 مہالک بسیار گفتہ ازین چہ بدتر باشد و سخت تر و زیان کار تر باشد
 سیرے و سلوکے کنند ہم بہ آفات و ہوائے نفس مبتلا گردند اسے
 مرد نادان سگ را برائے این فریبکن تا ترا خورد اسپ را پیور
 کہ ترا بر زمین زند فرمان برین جملہ است آب از میانہ عقاب آرد
 و کف پارا تر شدن نہ ہد ہدے شستہ باش و در منزلی از ہمہ
 پیشتر کسی ۔

اگر شین عشق نبودے ظلمے و فساوے کفرے و عناد و بیل خارے
 و خے زستے اگر شین عشق نبودے ہرے و شفقتے و رحمے رحمتے
 یاری و دلداری نبودے بہشت دوزخ صراط و صمات گفتہ آہام
 اینہا ہمہ در رہ شین عشق رستہ اند خلق آدم علی صودتہ
 ہمین نقش شین عشق است رأیت دینی فی صودت امر و شاب
 قطی ہمین معنی را اثبات کردہ است اگر این امر و شاب
 لاحول و لا قوۃ الا باللہ سخن سخن جو استم نبشت نازک بود خدا منع کرد
 چو در گفتار منع خالق اعیان و آثار آمد ۔

انہون زبان از بیان دند انہماے رشین عشق در کشیم بیست
 قصہامی نوشت خاتانی قلم اینچا رسیدر شکست
 اللہم و فقنا بیان سرقات عشق و حقیقتہا و مفاصیلتہا

وهدايتها ونهايتها خارجا عن لغت الافكار وادرا
بوصف الاظهار -

ق

قاف عنایت از وقوف ہم کنند و آن عبارت از قف باشد
قاف قربت بود قاف قیامت قاف قربت من الله قاف
قله قاف قشقا قاف قارون قاف قاف قوسین بیاید و نسبت
ابتدائے و توسطے و انتہائے کہ ما کفیتہ نہ نسبت عشق است او منزہ
از اول و آخر و ازدوام است و آن صورت کہ عجب است بحس متوہمہ رو
نماید آن تصویر است کہ شے بحقیقت موجود اینہما از طرف ما است
اخفی من دید اللؤلؤ ہم ازین رہ نشان داده است قرینہ من اللؤلؤ

ن قافوہ

باشد شعر
القائل والسامع والباصر هو الغائب ما سواه والمحاضر هو
العالم بالباطن والظاهر هو الاول والدائر والاخر هو
مرجع ہو ذات باشد وصل ہو نقطہ بود کہ اورا موہومہ گویند تجزیہ
و تقسیمہ احتمال نکند جہات را بہ گذر بنود لیکن مصراع

عشق گوید بہت رہے رفتہ ام من بار بار ہوا
آن عاشق کہ ما عنایت کردہ ایم این عشق آن است نئے بہار آنے
و از قطرہ بدریائے نسبت برند قرینہ من الله بعبارت و صورت
حکایت از شرکت کند چون خود را و ما را باوے قربت وہی ہر آئینہ
مشرکہ باشی عشق آتشے است ہمہ را بسوزد و خود تنہا خود خود ماند کار
بجائے کشا از حقیقتش این استعارت کند اکل العنصری بعضا ہیبت

قلندریں انوار شہا خدای را گداز شہا خدا نذر قلندردان قلندریں رضا خوین
 وَيَحْذِرُ كَمَا اللَّهُ نَفْسَهُ - كَعَتَانِ فِي السَّحْرِ چه سو و کند دیوانہ سو عانہ بر
 می کند بایکے زاہدے کہنہ دیرینہ در زہد و تقویٰ افسانہ می کند مسکیت
 اٹھی ہمہ تو بدین ندیم مشاہبات بسیار است اما فاحشاست تنکرات
 از حد شمار بیرون وبے انحصار است اندک برورد کم باشد لذت بسیار
 این اچھے تمام و برائے چه این تعلیم است و برائے چیست این گفتار
 حتی تمسک و تغتسل بیان حقیقت می شود و اوہ و اوہ جملہ حیوانات
 آبی ہم از آب رستہ اند عوگ باہمہ کہ در آب و آبی است اما از
 تشنگی در فریاد و بیتابی است -

مراد در خاطر می آمد کہ ترا گمان خواہد رفت کہ میان شہین عشق
 وقاف چه تفاوت است آنقدر تفاوت باشد کہ ادراک
 باصرہ عاجز بود بلکہ بصیرت اگر در بیان شروع کنیم اکنون وقت را
 درین گفتار چند ضایع خواہیم کرد و روندہ و راء الورا بقدر سمع و مکت
 بہر بہت طیرانے کرد پروبال گستہ افتادہ ماندہا و یہ ہویت قرار کہ
 کسے نیست فضاء الوہیت مستقر جانے نیست دلش بجان بچوف شد
 صورتے در میان آمد باز گشت را رہنونی کرد اے موسیٰ عشق از
 صفورا آموز بسیاران خواستہ اند مگر مقادمتے میسر آید این خواست
 جز از غفلت نادانی نبود ہیست

حریفی میکند ہمہ ہفت دریا اگر چه زور یک شہینم ندارم
 چلویم بی این شہینم بجائے ہم ہم از دیاد و کم ندارم
 این نم اورا باوے چه مقادمت فن الامام ومن المؤمن ان اللہ و

اِنَّا لِيَه رُجْعُونَ مَرَجٍ هَمَّةٌ اسْتَامَا چہ دَانَم کَرَامَتُو کَرَامَتُو عَجَابِ
 گوید و یُحَدِّثُ کَرَامَتُو اللهُ لِنَفْسِهِ فَرَمَا یَدُ وَاَنْتُمْ اِلَيْهِ تَرْجَعُونَ و مَحْت
 آویر نہ پائے گریز بقدم رجلاً و یُوْخِرُ اٰخِرِی تُوْتَهَا رُوْمِی رَاوِیْدَن
 نتوانی دگر این چہ شیوہ است تو ہم بوجود خود بشہود خود با بود و آسود خود
 بوجود خود آسودہ نباشی آسمان وزمین چہ عرش و کرسی چہ ساختی دنیا
 و آخرت کجا آمد بہشت و دوزخ چہ شد جبرئیل و میکائیل کجا پیدا آمدند
 چنین می بینم از کوزہ عشق شرابے برزند ہمہ را بسکیار سوز و جزو نقطہ ہو ہو
 جزو ہم و خیال نتوان برو باقی ماند الا عجیب الذنب ازان فیض گرفته
 است عشق یک حرف اول عین است نقطہ ندارد و شین وسط است
 سه دندانہ دارد و قاف آخر و نقطہ عین حکایت از چہ کرد انتہای و یگانگی
 از طرف صفات بجلگی از وحدت صرف و از تو حد فالص ما تھا و خاصہ
 خبر کرد ہر چہ بران افتاد عین غین شویس آنخواہ تشلیت کن خواہ تشنیہ کار
 از یکے بدو سہ آمد مغ و ترسا جہود و نصرا لی ہمہ دین سہ بدان دو اسیر اند
 از عین عیان فرو افتادند چون میان احمد و احدیم فارق شد قاف
 تو سین خطے کہ در میان تصویر شد انتقاء آن میسر نیامد ہر آئینہ در انتہا
 از دوی چارہ نمائندہ لفتہ بودم خط اگر چہ طرح افتاد اما اثرش باقی ماند عجیب
 کرد عشق را سہ حرفی کردی بینی نقطہ کہ او در وہم و خیال در نیاید او بجیتے
 و سمتے شود و ہیاتے و صورتے سازد و چشمہ و گردہ کند حرکتے و قوتے پیدا
 آرد ہر آئینہ خود نمائی کرد حرکت را با شباع گفتے و ماوی پیدا کہ اکنون چہ
 شد جزو اے و اے دگر نباشد ازین صورتے ثقلے و گزباخت بران صفت
 باخت کہ ہنود بد بخت براہمن سیاہ روے تناخ گویند این عطل کجا آمد کجا

لفظ عشق کجا ہو ہو گوی صورت انسان گذاشت شیرے شد پیدا آمد
 عین با با برابر شد شین با او نسبت برادری کردند قاف با شین
 یکے شد با او آمیزشے نمودند این تحقیق میدانم این بیان از فہم تو بیایک
 دور است انتہا کار است آخر سر شتہ بر بستہ است بیست
 تا ظن نبوی کہ ہست این رشتہ دو تو یکتوست زاصل و مرغ بتگر تو نکو
 دو تو چہ باشد یعنی رشتہ دوم با او منتہم نیست دو تو چہ باشد یعنی رشتہ
 است کثرے و خمے ندارد و جملہ عشق ہمان کہ شین عشق بود کہ گنیم اما این چارہ سنی
 است کہ از کثری بدر برون در شواری دارد و در اسے چیزے فہم نزدیک
 شود و نتوان گفت کہ عیان است کہ دو عیان دو بیان است و در او را
 برون است ہنا خرمی و طمس و رمس و فناء و محو و تقی و عدل
 فعلیک بالکون علی مقتضی ذلک الحال یتسر لکل احد بل
 یقرب بالاستحالة یوسف پیغام بر پس ہفتہ یکبار علی العموم
 تجلی کردے و عامہ از و خطے میگرفت تا یک ہفتہ احتیاج بغدادے بنود
 و جب آن ایام قحط بودہ است یوسف و این جمال لاجول و لا قوۃ الا باللہ
 از کجا فیض او چکویم او بد و ظہورے و تجلی نمود ہر آینہ موجب خوشی و سیرے
 بود در رنج و گندم خاصیت شیع کہ نہاد و فقستوا علیہ الذہاب الافعال
 چندین داغم کہ این بیان مارا کلامے کہ با شیرین عشق در صحرای ظہور آوردیم
 ترا تساوی نماید من یا تو میگویم نیست تساوی اما خدا ترا ہے بخشد
 هنالك الولاية لله بیست

در پردہ دل مین در پردہ ہی گوے کین پردہ چہ پردہ است دین پردہ چہ پردہ است
 لِمَنْ الْمَلِكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ نہ اینچنین است این سخن وقتے

عین با با برابر شد شین با او نسبت برادری کردند قاف با شین

دو تو چہ باشد یعنی رشتہ دوم با او منتہم نیست دو تو چہ باشد یعنی رشتہ

نگفت و نمی گوید آنروز خواهد گفتن بل هو متکلم از او آید او دائماً
 فهو القائل بهذا الكلام في وقت نحن لضد شرح بيان وكلامه
 فقوله لمن الملك اليوم لله الواحد القهار ثابت في زماننا هذا
 فمن انت ومن ناد ما في البين هو يقول لمن الملك اليوم لله الواحد
 القهار اسقط الاضافات. اذ اح النسب فان شركائ و ابن
 الملحدون را تكبرون يكے ديكے چہ باشد جز بہان يكے كثر
 از كجا خواست بتكرار و ريكے بوديكے است يكے را آوردی دویم را
 نہادی دو شد سیوم را نہادی سہ علی ہدما تین والوف ہیت
 گر صد است و ہزار ہیکلیت در نیاید بچیکے بہ حساب
 پس ہمان ہیکلیت اورا تو گوئی علی کل شیء قدیر آنقدرت چہ باشد
 در این چنین محل مضیق ظہور اظہار بر صفت اختلاف بایزید گوید آنچه
 توئی اگر گویم ترا کسے نیست تا زیانہ رو بر ویش زدند اگر آنچه ما ہم تو گوئی
 ترا در ہر کوچہ و بازار سنگسار کنند خاتم از انگشت سلیمان سلب شدت
 بہ گدایہ نہاد بر ہر درے کہ پامزدی میکند و می گوید سلیمان خاک بر سرش
 یا نرازند و دشنامش می دهند یعنی الکبریا و الدانی والعظمت
 از اسی این با ترا فہمے باید بردن

قاف عشق عبارت از قرب من اللہ ہم باشد مری رضی اللہ عنہ
 اشارتے کشادہ تر و بیانے لائق تر فرمود انہ قریب من کل شیء لا
 بمقارنہ و بعید من کل شیء لا بمزایلة آری شتوان گفت
 نور چشم کہ بد و نزدیک است بد و متصل یا از دور و آن نادانے کہ گوید
 قریب بالایشاء بالصفت ای بالعید القدرۃ لا بالذات

تو گوشمالش ده گو اصغای بدل کن فرماے این قرب اعتباریست
 و معنوی یا حسی صورتی ضرورتست که باول گراید بگو چون اعتباریست
 و معنوی فلیقل بالذات او بالصفات حجاب النور لو کشفه
 لا حرقت سبحات وجهه ما انتقی الیه بصره من خلقه
 حاصل معنی حدیث را بیک جمله تمام کن مبدأ و معاد را بجمع آر مهیولا و
 صورت را اتحاد ده یکے را بیکے بشمار آرے ہر آئینہ ہمہ ہویدا شود
 او بتبذانی خویش متحد و متوحد ماند اور انیز خوش بینی آید کہ بتبذالی و
 بیگانگی آساید مگر تا بود چنین بود و تا باشد چنین باشد دریا ہم از ان
 باران باران ہم از ان دریا عجوبہ دیگر گویم این را چنین نماید و هو
 هو کما هو و من اثناه جزاءه و من جزاه اشرك فيه بلال تالین
 تری موالی یکد یکر برادر اند ^{۴۰} در میان دخل میکند ضرب بر سینہ عمر
 چه سود کرد آخر کار همان شد کہ مراد او بود اگر این حیات و ممات
 نبودے و این آمدن و رفتن نشدے و وس وحدت پرده غریب بود

و اگر ترا در سراسر است بقدر حوصلہ خود و اندازه استعداد خود بحسب
 و ہم تو نصیب مائی شود زہے کہ توئی مرا میگوید در کنار تو شنیم یا آنکہ
 رہ گذر مردم است مسلمانان این چه شوخ دید گیت خوش تکلیم میکند
 غایت مانی الباب چه شود مارا و ترا در بندگی کشند زہے ذوق چرا ازین
 نعمت گریزانی ترا بمقابلہ این شکرت باید ہمویہ بنال و ہمویہ
 گرید اوست بہرہ چشمہانی بنید اوست بہرہ گوشہانی شنود اوست بہرہ

ز پانہا میگوید اوست بہرہ دستہا میگیرد اوست بہرہ پاسے بہرہ و غیر
 و آمدن حجاب آئندہ و رونید و خندہ رفتن و آمدن کجا کہ در وقت کہ ہم
 دندو در آئینہ جہان
 دندو در آئینہ جہان

کجارت کد ام جارسید ہما پنچہ گفتہ ام الحقیقہ کالکرتہ فلما ادرکہ
 الخرق پس آنکہ موسیٰ کجج و براہیں و سبحات آیات وجود جان و جهان فرعون
 را در قعر عدم می برد و چہ سود مندش آید امنت انه لا اله الا الذی
 امنت بہ بنو اسرائیل خلف و قدام فوق و تحت جنوب و شمال ہر جہت
 کہ سیرنی پس آنکہ ازین وجودات بدر شوی آنکہ صیست چہ بی جنبین باشد
 خردے کہ در صحرائے کہ بعد مشرق و مغرب بجانب فراخی آن صحرا بقدر ربع
 گزے شمرند آنکہ این سخن درست آید کہ مثال وجودات بحسب وجود قدیم
 بدان مانند رقعہ خرقہ غرق بحر خضم نہ ہمچنین گویم اوست چنانچہ اوست
 ہمان اوست نہ خرقہ است نہ غرقے سوارگان آبی را و جمع آن لشکر را
 بدان صورتیکہ نماید بر آید زود رود تصورے فرما شاعر
 او پاشش بیاش لیک او پاشش
 او پاشش بصورتت او پاشش
 دی لا بدیست و آنکہ گوی ہمہ اوست
 نش کہ چہ میگویم سی سال آنچه خدا
 عود بندہ گوید او تعالیٰ
 ت ذات

کہ بیاید نماز بجماعت گذارند زن منتظر طعام پیش کرده تہتہ کہ چہا بیگاہ رودی
 بیاطعام بخوریم مرد عقده عقیدہ بست محکم تر کرد اللہ یقدر منجد را بالا بردار
 عرش و کرسی و از ہفت آسمان گذرانند و ہزار در ہزار حجبت استار گذار و آب
 ابریق ہنوز در پیش بستر عاشق ہنوز گرم در قدرت او از قبیل محال نشود نہ
 این اہانتے کہ مرا شہ بچندین دوری و درازی سالہا بران گذشت اگر
 دیگرے را تعظیم و حرمت و احترام و شمت ہمہ برین قیاس بود چہ محال فرد
 حقیقی تعریف کند جز بہ عدنی باشد من نمیدانم یکے خود از خود دیگرے
 شود باوے حکایات معاملات خطابات موافقات اختلافات مناسبات
 مناعات چہ مقصود مطلوب اللہ یعلم قبیل افعال اللہ لا یتعلق بالاعمال
 ولا یتعلل بالعلل ہمہ برین تعلیم در وہم انداختہ سبقت رحمتی علی
 غضبی یعنی عاقبت برین باشد بعد ازین کہ وصل پے شد نما
 چیزے نقطہ مائی بود وجود مائی تصور تو ان کرد ہمان سبقت باشد
 غیبت عارف شجاع بود چہا نہ بچار و داز کجا آمدہ است کے آمدہ آ

کہ آوردہ است **نظم**
 آنجا کہ منم خصوصتم با کس نیست
 شخ من بسیار گفتے اللہ ولا سواہ میفرمود متنویات
 گفتے کہ تمپیری تو یا پیر
 چون نیک بدیدم این نکو بود
 صابیر را ہمیں غلط بود انا انکم الاعلیٰ ہم ازین باب ہذیان آ
 بیخ کثرت بدان ضعف ولینت باشد بیک تحریک از بخش بر آ
 وحدت را برین مثل تصور کن اصلہا ثابت و فرغہا فی السماء

زیرا چہ ہمہ یکے است کس با کس
 گفتار دوی ز راہ بر گری
 من و او و پیر ہر او

تحت الشری گذشت و سر با علی علیین رسیده و صورت زبول و سقوط را
 بیکبار محو کرده و اطراف و جوانب همه جهان را فرو گرفته الاکل شیء ما خلق الله
 باطل یکے یکے باشد ما سوا کجا باشد باطل چه باشد باشد نباشد هر
 مثالی برائے اثبات وحدت گویم ہم در میان جزئیات محض نبود لای عالم
 ما عالم جزئیات و بعضیت عالم کثرت پر چه شد بصورت تمثیل محسوس کردن
 نمود جزئیات از عالم اجزا و ابعاض نباشد نطفة علقة لحماء عظاماً
 هر یکے بد گیرے در میرود و همه عبارت از یکے چو فنا پذیرد هم بدان باز گردد
 الواحد کیصد بر صند الا الواحد صادر و مصدر یکے یکے اندیک یکے آمیز
 دارند زینجا میگوید حجام را که رگ یوسف بکش حجام یوسف را ندید
 زینجا دست خود داد گفت این دست یوسف است هر قطره افتاد یوسف
 بنبشته بر آید تو بزین تا من بخندم پس آن جامه پارہ کند از دیوار فرود
 افتد از ظالم نازنین ما را چند سخانی شکر را بردی کشته زهرے در
 مجلس عیش ما بر کندهی زهره پس بیست سال معارف را وصول ساخته نتایج را فروغ
 هر پلائے که افتاد درین راه هم ازین افتاد من ترانی گویم بهترس از کسی که
 از خدا ترس مردے در صحرا بے بهوانے خود نمائی میکند و کسے نه که نظاره
 شود لای بدی مقام راه ہوس بر قمار حریف نہ کہ باز خود شیشہ تصویری انگیزد
 الرحمة شجرة من الرحمن مشتقة منه بعض عنده اشتقاق صوری
 و معنوی هستی را در تخمیل صورت وجودی بست کیف محی الارض بعد موتها
 و کذا لک تخرجون انک از درخت برگ ریخت کنون چه بہان باز برآمد یکے
 نازک تر و لطیف تر بنجاصیتے دیگر برآمد کسی اباوے چه کار و هو فارغ من
 المشار والمضار پس عجب المذنب مثال بیخ درختے باشد کہ ازوے

بنا کردی

زگس و کوسن و دیدن آن زگس زیدہ شدہ است چشم تو وقتے نظارہ اش کردہ
 است ہمہ بیخ است ہرچہ برآید بہا بار زو وہمان بخشش جاہ استقا باشد
 یونانی از حنا و ادنی چراد ضلال و گمراہی مانی بیخ وجودیرا بے مادہ قدیم و صورت
 حادث ندانی مواد را قدیم و ازلی خوانی بحق استادان خود زمانے این یا
 را بخوانی در فکرے و اندیشہ بمانی بحتمل اللہ بفضل و کرم خویش تر حقیقت
 خویش شعورے با خداوند حضورے بخش توے و فعلے را اعتبار کردی آدم نابودہ
 و رحم بحتوی الرحمن متعلق و آسودہ مہوم و اذہان را از فہم حقیقت رہودہ تو
 میگوی من تو فہمے داریم بےست یوماً أو بعض یومہ ازین مقال بعد
 گذشت ہفت صد سال این ہفتصد سال در شمار بود آفتاب برآمد
 فرو شد ماہتاب نمودہ بود بعضے یوم چون شد ندائے دوست من
 ایشان بعض یوم آنکہ گفت محسوس معنادشان بود دور نہ و رائے این جوت
 سیرے کن بین ترا شاہدہ شود لیس ہنا صباح و لائمساء و لاطلماء
 و لاضیاء یک مہرہ پیش تو غلطایندند اورا سہ و تکیہ نیکردد و میگید العالم
 متغیر و تغیر صفت حدوث این کہ گویند دو یعنی از قبل چشم احوال فتادہ است
 غلطش این مہرہ صورت مختلف و متضاد بخواص اثر مختلف پیدا شد تو
 میگوی آنکہ احوال دومی بیند آن دومی را وجودے ہست حول چہ
 باشد از چہ شد یک بے چشم را کثر نہادیکے دو صورت نمودہ چنانچہ جمال

مغربی یا عزیز ما ازین نشانے ہشت شعر

یا من یری الواحد اشنین من حولی فی عصب العین
 دع نفسک لتری واحدا فخر ابدل اشک و کلابین
 فعلی ہذا چنانچہ بے چشمے را بھفتے ساخت ہر یکے را دو دید و اگر در بصیرت

و فہم دیگر و در حسن و عقل کے وضع نہاد پروردہ پیش داشت آن
یکے را صد ہزار بلکہ بیشتر بے شمار دید آنگہ ترا چہ صورت استخوان
پیش افتاد و مصرع

نہانہ

در چشم من آید بد و در نگرید

محمد شوتا از توی بو طبعی و بوجہی بدر شود اینخواجہ عاقل لے مرد قابل حکم
ای امیر المؤمنین برائے ترا وضع ضرب مثلے کنیم احولے را شخصے فرمود
در فلان طاق قرابہ نہادہ اند بیار رفت احول یکے را و دید گفت
خواجہ دو اند کر آرم مرد نادان ندانست بمطایبہ گفت یکے را بشکر
دویم را بیار آرم در است بین و درست دان خوشی ہا نرا بشکر
و مطلوب کہ بود دست انداختہ میجوید دویم کجا ہر آئینہ چین احولے را یکے
شہود است او مکارہ کند چندین محسوسات محقول را در کدام حساب
آرم تو مرا جواب گوی چنانچہ احولے حجتے داشت میگفت در مزبلہ یکے
مرغ میچرخد خلق را تحقیق حجت قوی و برہان محکم الزام میداد کہ شما میگا
احول یکے را دومی بیند اینکہ می بینم این دو مرغ میچرخند تیج چہار
نماید العزیزان ای عالمان اہل درس حدیث و تفسیر فقہ و صہ

و ایکم اللہ کہ سخن اہل تحقیق بیست

چہ بگویند می شوی مغرور ہر دو عالم بد و مساب اولہ کہ
وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا مَقْصُودًا وَ الْبِقَاعِ فُہُومَ وَ تَكْثُرًا
وجودات آدم را لفضل میدہد باشد اگر اسم ہا سہی تعلیم بودہ اسم را
برابر کنند توحید با وحدت یکجا تجلی کند محمد سینے او در بد و ظلم
تعلیم کثرت کند و تو در ازاحت کثرت قدم زنی و دو دست دریا

حج و پراہیں نبی تراروے آن ہست و میسرت خواهد شد آنچه او خواست است

تو عکس نقیض کنی کلا حول ولا قوۃ الا باللہ

سبحان خالقے کہ صفاتش ز کبریا

گر صد ہزار قرن ہمہ خلق کائنات

آخر بجز معرفت آیند کاسے الہ

نستی گفتی و شنیدی ہمہ بران باش مدبر جلیک

علی قدر کسائک ابطید یک علی قدر عنائک نکویند لیست

این لطیف بندے در پاتی نہد اما معذورم داری بستہ را خود شاید کشادہ را

خود بند و دورین بستن و کشادن کونین ابر بستہ است لمجم با عور را براسے چه

اسم اعظمی بایست داد پس آن اسلخ براسے چه بایست کرد آرسے تا مہ

بسلخ نرسد جمال ہلال صورت بروز نماید و عالم ظہور نکشاید شبے معشوق و عاشق در یک

بستر غلطیدند و عاشق را از ان آگاہی نہ آخر الام از ان حضور شعور یافت آنکہ چه

سود جز و اولیاد و مصبتا بیست

شب با تو غمخوردہ ام نمیدانستم ہر روز بدوست بودہ ام نمیدانستم

بعد ما صادرات المعارف ضرورت قدم ندیم چه سود مند آید قدم عدم بیکدم

فقد تم العلم کلمة بل حرف بل نقطه نقطہ کچھ صفت بر صورت تیکہ

تجزیہ و تقسیم پذیر و حرف چون شود ہموگردد خود گورد ہر آئینہ صورت ظاہر شود

میخواہد بلباسے و الثبا سے پیدا تر آرد آنکہ چه شود یکے نابود یکے ناسود جانے

مضادے انضمام بایستے کرد۔

ہو انیکہ این آمد پس این قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد

ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد تامت بخوان بین قاف عشق

نسبتے بقل هو الله ہم دار و میگویند هو الله اُحد محل منصوب است آری باشد
 ندیدین معنی که قل درو عمل کرده است رفیعت فاعل حقیقی همواست و او هم برا
 این نصب است رفیعت فاعل از علو و رحبت اوست اگر او را فضل کلام سازی
 جبرے بر و کرده باشی و کسے قوانین اعتبار شود اکنون بجزم و قوتے کن اگر یکے ترا
 بہ صورت کثرت پیدا شود بدانش که در بصیرت با صرہ تو مرضے و عرضے
 نہادہ است ہر چیز را چنانچہ اوست نمیدانی و نمی بینی رسول الله ہم ازین
 بلا التجا بحضرت باری تعالی میکند ابرنا الاشیاء کما ہی
 بسیار معما و خودنی سازد اگر مشوقہ بحضرت عاشق بصفقت تو اضع و تخضع
 بذلول و ذبول تجلی کند نہ آنکہ او شیوہ سازی کردہ است آنچه اوست آبخنان نمودہ
 است اکنون ہاں تو دانی ابتداء و انتہا مصلحت و حکمت ہر چیز خواہیش نام نہ و
 ہر چیز خواہیش گو قاف عشق یقل هو الله نسبتے درستے برودہ است
 قل یگوہوا او کہ او الصمد کہ صمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفو اُحد
 ترکیب کلام دینی از ہو بہ الله آمد و از الله بہ احد و از احد بصمد و از
 صمد بہ لم یلد و لم یولد و از لم یکن لہ کفو اُحد عجب قطرہ کہ بصورت
 دریا برآمد و عجب دریائے کہ عاقبتش لقطرہ باز آید بیت
 از قطرہ لا ہو تیم در ہر طرف بھرے بہین و ز چشمہ ناسوتیم ہر سوروان ہر بہین
 قاف عشق انتہائے کار است انتہائے کار را عجب روزگار است
 دو مثالے موافق گفتار است وجودے را فرض کن از بس لطافت و صفا
 و صیفی خفا بیچ جہتے و سمتے تصور نہ توان کرد ورنہ لطافت بصفقت خود نباشد
 و گرو وجودے تصور کن ہر چند وہم تو سیر کند از فوق و تحت و خلف و قدام و جنوب
 و شمال آن قدر کہ سیر کند آن وجود را پیشتر پیشتر بنید تحفہ و گر قابل آن فی

اتحاد و توحید کے معنی میں میگوید این لطیف آن لطیف است کہ ہمہ را محیط است
 او میگوید بلے بلے نعم نعم بگذر دیگرے میفرماید بالتصور آن عظیم بدان لطافت
 و صفاست کہ تجزیہ و تقسیمہ پذیر دو وہم نتواند درست بدان شنید العریز
 سخنان نازک است اینجا ہرزہ زبان دراز کردن و دست و پائی زدن
 مصلحت نباشد انقدر برسلگ حتی قتل بسا حتم۔

نہ برسلگ

وقر و وقار عز و قرار رسم سادات و احرار است ان الله قد بعث
 لکون طالوت ملکاً او چه لایق ملک است ملک ماے بدستش نیست
 ملک نہ این است علمے وافر قدرت ظاہر باید علی میان چند ہزار
 تیغ زدہ و ہمارہ چشم بستہ حضور دل با خدا بود و آنجا کہ خدا زدے علی
 موافقت آن کردے کتھریک الخاتون فی الاصبیح نمودار این سخن باشد
 از کجا است بکجا است بدست راست گرفته بصورت استننا و استنکا
 می نماید ثانی حال چه رحمت و شفقت است بلب زبانش میجو شد فهم
 کردی نقیضین در خیزار تقاع اند بعد تصویر بر صورت خیالی پیش نہ بیند
 میخواستم سوگند خورم کہ این سر تا ما باشم در جهان بر کسے نگویم و ایم الله تانا
 بر کسی نہ گفتم ام اد کاد اُخفیهما گفتار ما ترجمہ این سخن باشد شہری بر سر
 او یک سید اجل تحفہ بر سر او جفا کند گفت میمانی یا ترا از سید اجل معزول کنم
 چه کسی اندازہ تو چون باشد کہ دادہ باد شاہ است گفت من بر خیزم بروم
 تو سید اجل بر کہنی ہم خود معزول شدی۔ لو هلكت هذه العصابة
 لم تعبد فی الارض ہمیں لطیفہ را بیانے خوش کرده است بیت
 ایعارف جانبازا گرم در رہی آنجا کہ منم خدا ننگند کو چیت
 مغز این نغز در تقریر و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

تحریر کردہ است ابو القاسم گرگانی از سر ہوا چند گامے بالا
 منبر زند چہ این قدم من برگردن ہمہ شاخ تقبل و انقیاد احمد کبیر
 برگردن من است بہیات غلط در غلط یا یزید بسطامی از
 و نادانی گوید سبحانی ما اعظم شانی ہیجات ہمما لما نوع
 استغفر و اللہ و یو الی اللہ جمیعاً اضافین بالتعجب تر
 شود حسین منصور این فرمود انزہک عما یوحّدک المور
 ترا درین بیان چہ گمان میرود۔

گفتہ بودم کہ قاف عشق نسبت بہ قل هو اللہ دارد
 سخن گفتہ ام باز ہم بدان باز میگردم از حد بیشترہ نباشد و
 سر اوقات احتراق نبود حکایت معراج کنند بد بخار سید مکالم
 در مکان لامکان محمد ایستاد محمد با محمد نماز محمد از محمد رفت
 گذشت بعد ما غیبہ فاحضرہ انشاء ثانیاً منشاء آخر
 کہ رفتہ بود آن گرم شدہ کجا شد ہمان باز آمد یا اورا بردند دیگر
 نمی افتد مردمان را نمی دانم پیش از اطلاع حقیقت آرام و قرار از کہ
 و از کار است اگر غفلت را اجزے و بعضے در تعریف او تجدید
 کنی عجب نباشد فضل و جنسے قریب افتد نہ آنکہ آن رفتن و آلا
 آن باز آمدن و آن باہل خویش باز گشتن نمودارے در نمود
 تشکلے در تشکلے اطوار بصل را نظارہ شو ہمہ پوست در پوست
 ہیج جانست ہذا بیان الحقیقت او از ہمہ مستتر بدان حکمت
 کہ اورا باشد کشف آن پردہ آنکہ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
 موسیٰ میزند اورا خایب و خاسر و مولم مراجعت میفرماید تو مرد

چه این کاریستی اگر یک دو پوسته از گریه کشود آنکه ترا چه گمان رفت که
 وقت رخ نمود او در غلاف این پرده نیست او از همه جدا گانه است
 برین پرده چنان نهان است کالتنور فی السواد از ان عین العیانت
 قد اشار الکیاد همه قسمت اخلاص نصیب خاص و آنکه هنوز در طغرا ^{صفت} حقو
 م و لقب شته نشده است ولیکن ری چون ان کیون باقی کلام لائق
 مطاب دل و جان شان باشد حمد را بیانی و نشانی نیست کلمه ایت
 فہوش این است اورا کش و احاطش از علم بصیر بیرون است و از اثر
 عارف منزہ جو عقل او قوفی نہ شد فہم را شنوائے مانند راستی و واسطی از ^چ
 عالم حقیقت بدستی و راستی خوش بیانی فرمود خدا دانست مردم چندین متوہم
 در صفات و لغوت او و در اسما جنائش تجاوزے و الحادے کنند قل هو ^{اللہ}
 اگر ایشان در معانی او چیزے میگویند حقیقی کہ بعرفان تست جز آنکہ ہو کو
 از و کنایت کن تو اشارت بذاتش کردی ملحد را در گرداب خوبیات انداز
 و تو سلامت گذر کہ ذات تو بذات اوست صفات از میان رخت
 بر بست است گفت و شنود چشم و زبان کور و گنگ است علاج را بصورت
 احتجاج یکے پرسید اهو هو خوش جوابے فرمود و هو و راء کل هو و اگر گوی
 لیس هو هو و لیس هو دون هو حسین در تر گفته باشد جنید میگوید حمدانست
 کہ اعدا را بسوے او رہ نیست سبحان اللہ محمد حسین میگوید اخلاص
 خواص را بدورہ نیست و لکنہ اعتبار اولیست للاعتبارات جهة متحدہ
 عند السادات و الاختلاف فی الاجتهادات الاختلاف النسب
 و الاعتبارات اکثر صور را بنام او تسمیہ شد مگر اخلاص از انچه از شرکت
 وہی و خیالی و وجودی منزہ است ہر آئینہ اخلاص نام آمد جعفر صادق

اخلاص را بیانی خاصہ فرمود گفت هو الله احد فہم تو جز تا اینجا نرسد و اگر
 نہ او ازین گفتار بیرون است ہوا اشارت غایب کرد و سماع را کنایت این
 غایب از خود بنیت برد گفت الله غیبہ فاحضرہ گفت الصمد
 عذرا حدیث خواست آنرا کہ اینجا فہم و ادراکے نرسد بر ساحل ریاست
 نظارہ با مواجش کن بگو لم یلد و لم یولد بازال وحدت ناصیہ مرد
 عارف متحہ متوحہ گرفتہ ہماں سوئی کشد و لم یکنزلہ کفوا احد و من
 دخلہ کان امنا صا صا اندازہ ندارد در حد در نمی آید تا محدود و محدود چون
 می شود تا محدود و راجہ دانستند و نامتناہی کر اگفتند بود دست و باشد
 ازین عبارات است یا بدان عظم کلیت کل و کل الكل است ہمہ اشیاء
 را بشے واحد باز آورده معلومات حسی مذوقات طبعی از معلومات الہیت
 است یعنی عالم جز بحس اورا کہ آن نتواند کرد نمی خوری آنکہ تلخ دانی نیت
 چینی شیش دانی او ہو تعالی عن الحس و ادراکہ فیض اورا باہر جز ولا
 یجزی معیت و ہیکے از جز ولا یجزی کہ در بدن انسانست آن حارہ
 است کہ مذوقات را احساس میکند فیض باوی زندہ بد و حساس
 بدو نہ آنکہ ہوا بد و علم شد الخلق معقول الحق محسوس محی الدین را گو کہ چنین فریاد
 الخلق ہو ہو و الحق حق اگر ترا یکے پرسد گوش چپ تو کیست تو دست
 بر سر بردست را ببقارہ زرمہ گوش بگر و بگو این دانشندان معتقد صلحا
 نیکم و نیک گمان سخنان با یزید و حسین منصور و غیر ایشان بتاویل
 گرایند بر حسب کہ مولانا فقیہ دان با حفصہ کہ در مکتب نشستہ گو و کان چہا
 سالہ را تعلیم میکند و البتہ ہر کارے کہ کند بے مشورت نکند تو از و پرسسی او
 تاویل کند نیک بنظر اینکہ عزت کلام مشایخ ہمہ بدان ضرب المثلے کہ در دم

ہمدان ماند کاشقیقہ موجب امن امان باشد و من دخلہ کان امانا
ہمدون آن حرم کہ مرد با فراغت دستارش بر بودند بضرورت فریاد
بر آورد و ای ویلا این مامن و این امان حسدین منصور را بکشند چرا او
را کشتن حقیقت است نہ ہے امن پارون پیای خود قدم در بستر مرگ
ہناد موسی شگسارنی شود تر ایا من شجج بود لکد کوب پچھی دا زبان بکام
دادن چہ رحمت است نکو سخن را بعہ میگوید کسی را در وصال اورا راحت
نیست کسی را در فراق او در و نہ ہم ازین حکایت است لیس بصادق
فے دعواہ من لہ شعور فصر ب موکلاہ چنین باشد ہم از عضوے
بعضوے و از جزوے بجزوے از حفظ و لذتے صورت بند لیتنہین
اقوام ان یستکثروا من السیئات بتدل سیئات بحسنات موجب
استکسار سیئات شد علی ہذا باعتبارے سیئات ہم اعتبار یا بیت
تا شنیدم لب تو میگوئیست من ازان تو بہا پیشیا غم
اگر از ہوا خدانہ شود اغزایت من اتخذ الہۃ ہواہ مستمک مرد

گرد و چہ گوی شع
تجلی المحبوب من کل وجہہ فشاہد تدر فی کل معنی و صورۃ
چہ باشد شبلی گوید مسکین حارثہ نظرش از عوش در گذشت چہ معنی دارد
جنید و جزا و دیگر تاویل کلاش کنند ای عرفت طریقۃ السلوک
فالزہ حتی تقبل الی المقصود نداند حارثہ اشارت بظہور
ذات نمود گویند پیش تخت این و خداشت گذشت بندگی تخت چنین
فرمود و رایات اعلیٰ بازگشت و آمد این ہمہ عبارت کجی و ذہاب
و احتجاب از ذات خالق الالباب باشد اما معلم ادب این چنین

تعلیمے کردہ است حارثہ ہبیرین تعلیمے رفت۔ رسول اللہ
 ہمیں الاستقامت فرمود۔ عجبے و گزشتہ سوسا لکے در رہ سلوک قدمے
 زند معالمتے مداراتے در حال او کند جوابے خوبے سخنے امیدواری
 امر آیت لوری و نادری علیٰ ہذا اگر نویسم شاید جلدے تمام شود
 سپس آن شاید تا ظہور ذات شود و پیشمان شدہ از گفت و شنید
 و دید و بود را بہزل و ہوا باز دادہ میگوید و یوانہ بودہ ام سالہا خود را
 خودستم این نور و نارچہ بود این گفت و شنید چہ شد و عدہ کرد فرود ابر تو
 فلان جا آیم ہر شکلی و صورتے کہ کنم غافل مشوی بدانے کہ منم مذوقم مردم
 بدکارہ شیوہ ناکے بے ہنجارے و بے باکے بمصلحتے و کارے دعوت
 میکنند کہ مردمان را از ان حکایت بہر کردہ است ابھموا ما

ابھم اللہ بیست

خود میگویند زان خود می شنوند بر ما و شما بہانہ بر ساختہ اند
 خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ فَمَا تَحْقُقْ وَمَقَرِّمِمْ ازان رتبت تقدیم یافت
 قطرہ در دریا چہ اعتبار یا بد شحہ در تصادم امواج بجا چہ قوت تو اند
 نمود بکدام مکتب و زور ایتاد تو اند کرد التجانی عن حج الارض و در
 والانا بت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل
 نزولہ ہمیں و یار تعلیم تعبیر کردہ است نور یقذف فی القلب
 لوائح لو امع طوالح کو ارق شہ و شہرہ بیانی کردہ است
 از تجلی صفات گذشت بنظہور ذات رسید شہر اللصمہ یتزی
 کار ظہور ذات پیشتر ہم شہر اللصمہ یتزی شرح کردہ کہ لا قرب
 ولا بعد ولا فقد ولا وجد ولا فضل ولا وصل امن

شَرَحَ اللهُ صِدْقَهُ بِالْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى تَوْفِيقِ رَبِّهِ هَازِمٌ جَازِمٌ
 غَافِلٌ بِرِسْمِ بَدَنِ بِيْرُوزِ كَارِخُو وَصِيَادِ دَامِ كِنَمَائِ اِنْدَاخْتِ اسْتِ وَهُوَ
 الْعَالِمُ بِالْحُجْنِ بَيِّنَاتٍ وَالْكَلِّيَّاتِ اِذَا رَزِيْنَ عِلْمٌ وَجُودٌ شَهِيْدٌ ظَهْرٌ مَرَادٍ اِي
 يَصْحُحُ وَيَجُوزُ وَاِذَا كَلِمَتِ بِرِسْمِ اِنْدَاخْتِ اِنْفَاسِ مَطَاعِمِ مَلَاذِ اٰخِرِ رُوِيَّارِ
 بِاِيْنَ حَاضِرٌ مَنَظْمٌ شُودِ جَوَابِ اِيْنَ سَوَالِ بِرِسْمِ دُوْحَالِ جَزَايِنِ نَبُوْدِ
 الْمَحَالِ اِلَى اللّٰهِ اِلْحَالِ اسْتِغْفَرُ اللّٰهُ مِنْ خُودِ اِخْوَانِ طَاعَتِ نَمِيْتُوْمِ
 كَرْدِ وِلْيَكِنِ اِكْرَمِ مَسَاوِدِ خِلَافِ اَنِ كَرْدِ مِيْسِرِ نَحْفِ دِيْكَرِ كُوِيْ خُودِ اِخْوَانِ

ن احوال
ن سادات

بِدَامِ خُودِ اِنْدَاوِ اَزَانِ خُودِ نَجُوْدِ بَسْتِنِ مِيْسِرِ نَشُوْدِ تَرَا مِيْكَوْمِ زَبَانِ بِرِ
 چَشْمِ بِنِيْدِ بِنِيْدِ بِيْشِ نَهْ نُوْزِ صَحْرُ بِيْكَرِ عَمِيْ نَهْمُ كَلَا يَعْقِلُوْنَ لَشَدِ
 خَدَرَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِ بِيْهَمِ هِنُوْزِ اِيْنَ بِرِدِ رَحْمَتِ بِرِدِ لِ تُوْزِ نَهْمِ اِسْتِ
 تُوْخُوْدِ هِنُوْزِ نَجُوْدِ بَا زَنْكَشْتِ مَنَافِقَانِ بِاِحْمَدِ خَدَاعِ كَنْدِ وَاَنْ خَدَاعِ
 مَحْمَدِ بَاشِدِ خَدَا اَبَا اِيْشَانِ خَدَاعِ كَنْدِ كَشْتِيْ بِاِحْرِيْفِ كِيْرِدِ دَسْتِ نَجْمِ
 بِاِقْوِيْ دَسْتِ كِيْرِنْدِ تَرَا اِهْمِ حَرِيْفِيْ اسْتِ فَعَلِيْ هَذَا اَنَا غِيْ الشَّرِكِ
 مَنَ الشَّرِكِ اِيْنَ رَا نَجَا زِيْ اِعْتِبَارِ كَرْدِ مِ شَرِكِ خَفِيْ صِيْتِ اِبْدَالِ
 صُوْرَتِ كَمَالِ نَبُوْدِ چِنْدِ مَرْدِ كِهْ عَدَدِ اَنِ اَزْ حِيْنِ اِحْصَا مَتَعَسِرِ بَاشِدِ
 بِحَلْقَةِ سَادِ هِرِيْكَ بَصُوْرَتِيْ اِهْمِيْ بَرَنْگِ دِگَرِ بِنِيْدِ هِرِيْكَ نَشَانِ دِيْكَرِ
 دِهْدِ وِ چِيْزِ دِيْكَرِ اِنْدِ خَفِيْ اِيْنَ اسْتِ - مِيْتِ

ن چي

نظاره گيان روه خوبت چون درنگرند از گرا نهسا
 در روه تور و خوش بيند ز ابخاست تفاوت نشانها
 حد متحد انسان حيوان ناطق اصناف را نهليت نه حقيقت متحد هو هو
 ازان اشارت ميکند اما هو دوم را هو اول در هاويه هو انداخت باهيت

ہیاءاً منشوراً شد انگشتی رسول اللہ از انگشت عثمان در چہ افتاد
 بسیار بستند البتہ بدست تیاہ معلوم شان نشد از دستش خلافت ر بودہ اند
 ففعل به رضی اللہ عنہ ما فعل میگویم ترا با ابو ذر غفاری میگوید
 آنچه در ایام مصطفی بود بران نتواند رفت اللہ جز در رہہ مصطفی ہست دگر راہ
 ناسخ الادیان والنخل ناسخ الرسوم والمملک در خلل شد نبیے دگر
 مبعوث باید لکم دینکم و بی دین مہول آمد اما و ما من نبی الا اولہ
 نظیر فی امتہ علماء امتی کا نبیا بنی اسرائیل فعلى هذا نبیے
 و عبرتے اگر زیاتی و کمی کنند عہدہ جو اب قیامت باشند تیرے پیکان
 بر تن بوزنہ زدند گمان برد پیکان در تنش ماند چند ان خود را خود
 کنید کہ ہر د شرم آید کہ چند گامے ہوا نفس زخم مردن پیش آمد شرم ز
 وحدت ثبوت یافت شکر ت بخاست بیت

مسلمانان مسلمانان مسلمانان مسلمانان
 ازین آیتیں بے دینان پشیمانی پشیمانی
 اے بیچارہ اینجاد رہ گامے کا میست در ہر گامے استسلام و در ہر استسلام
 بانگے و نامے کلام مارا بر سخنان او برابر باید کرد گے از کثرت بوحدت آید
 و گے از وحدت بکثرت آید این عباس رضی اللہ عنہ تفسیر فاتحہ پر سید
 مرتضی رضی اللہ عنہ از فتوحات دل خود چیزے بفتح یابی نسبت برد از اول
 شب تا سحر در بیان گزشت تفسیر ب بسم اللہ با تمام نہ پیوست
 تفسیر بود این متعلقے را اسمیہ و فعلیہ مقدم و موخر تقدیر کردی نزدیک من
 و تو تفسیر با تمام رسید این گفت و شنود از کدام عالم بود خود صرف معانی
 و بیان با ہمہ صورت بدیع خویش پس باز گشتند قلم اللہ را بین چہ تراشید
 اندر شتہ است احکام را نقش کنند بدان این نام یابد ندانند ماہیت

واحد را بصورت مختلف باشد و با شکل متصل مینماید سر او پاکس ندارد و آنکه صحیح
 صحیح نشد صیغه بوسعید را که از ابو علی پرسید تحفه جوابی که او گوید اللّٰهُ
 فی الکفر الحقیقی والخروج عن الاسلام المجازی وان لا اقلتفت
 الاما کان وراءه الشخص الثلاثه بوسعید زبان مدح این کلمات
 کتبه است او صلتی هذه الكلمات الی مالہ یوصله عباده
 اربع الاف سنه زه حکیم بوعلی سینا که سخن او مشرق بواطن بر از
 عبادت چهار هزار ساله بیشتر بر دنگو میگویند همدانی ما چنین نام بوسعید
 این کلمات را پنجشده بود بله بله پنجشده بود اگر چنین بود مدح
 این کلمات بر زبان او زفته قاضی چنین میگوید اگر پنجشده بود
 همچون او سنگسار آمدی شخص شکر گویند ملکوت جبروت لا اله
 یا ناسوت ملکوت و جبروت یا همین جبروت یا هر یک که شخص را با
 خود برابر دارد سخن نیک بازگشت در فهم هر کس شوار باشد کفر حقیقی
 چه معنی دارد اسلام مجازی از کدام در کجای سر روان کشیده است فکر
 کن همان سخن است با تو گفته بودم ^{طلعه عالم جسمی} قوم عالم جانی بوحیفه گفت
 چو بے خود ز خود برید تختهاے خود ترا نشد خود با هم بر بست رخت
 و اشیا هر چیز خود با هم بر کرد خود ره و جل گرفت بخودی خود بره استقامت
 آشنای میکرد و هری گفت استغفر اللّٰه سخن بزل و هر دست بقدم
 خود تنبیه التزام فر رفت قارون وار مضححه آبادان مسکنه مرز ترا
 اختیار افتاد خود را خود نمیتوان ساخت اما خود بخود توان شد
 توان بود و توان دید لا بعکس شهود وجودات را سیلاب ترهات
 بیا و داده است و هیات و خویلات را بیک پف پاکتر سوخته است

ن تا زنی است

ن تا زنی است

عدم را چہ دم و قدم آنکہ کفر حقیقی ہم اسلام مجازی شد اسلام حقیقی کفر مجازی
 سودای سودای سودای سودای سودای سودای سودای سودای سودای سودای سودای
 سبحان اللہ ذیب بتکلم او من بدانا و ابو بکر و عمر و ماہا شریفیت
 روزے کہ جز من شبان نباشد گو سیند از رزہ کہ باز دارو
 کَلَّمَا نَضَبَتْ جُلُودَهُمْ يَدًا لَنَا هُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا غَيْرًا عَدَمِثَلِيَّت
 کر و مقصود یہاں باز گشت است تناسخی زبان در از می کند عدم خانہ
 جنیت اگر مخلوق است اگر نہ ندیم با عدم است اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَكْتَفِي
 اَنْ يُّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةٌ فَمَا فَوْقَهَا فَوْقِيَّت و تحیت باعتبار
 من و تو آید و این نبودے استیجاد امنگیر شدے زبان بندی محکم کردے
 بقہ با فیل سر برابری بر آوردہ است گاہ گاہے عاجزش ہم کنند
 عیسی گوید قال ابی امرابی ربی و امرابی میگوید اِنَّ اللّٰهَ يَا مَرْكُز
 اَنْ تُوَدَّ وَالْاِمَانَاتِ اِلَى اَهْلِهَا اِنْ امانت جز موسی و عیسی نتواند
 بود الے چه باشد فیض اثر بوشرنی بر در جز بکل می سپارد طائر علم از فضاء
 لاہوت نظارہ را ہیو طے خواست کرد لایق حال مقرے و مستقرے
 می پایست عرش اجدالی بخشید او از مادر و پدر جدا گانہ ماند کدام عرش
 قلب المؤمن عرش اللہ این ولید صلال زادہ از ازدواج روح و نفس
 ولدے زاد علم از ان طرف منفصل شد نسبت خود این سویافت ہماں
 جا قرار گرفت دل بالنفس یکے نشود کہ روح طرف خود کشان است
 و نفس بتام فالنقمہ الحوت نکند فیض روح برابر او ست دل ازین
 دو پاک مصالح داد ہر یکے نسبتہ بالتصال و انفصال داشت بدین
 جنیت اعتناق و امتزاج آمد فاماتہ اللہ مائتہ عامہ جزا کیف

ن زاد

مجی بہین باشد در ضمن آن اطلاع ہم شد بر بسیار اسرار چنین گویند این عالم کون
 و فساد است این مردن زلیتی است دیگر من صورتہ الی صورتہ و من ہیئتہ
 الی ہیئتہ محقق تری شود علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل بہین حکم کند
 حدیث حسن رواہ الحسن عن ابی الحسن عن جد الحسن
 ان احسن الحسن الخلق الحسن من و سی احسن سوی امور اضافیت
 این سخن بسیار بارگفتہ شدہ است باین سخن بسیار کار است ابو سعید
 رائی لوازند و ابو الحسن رائی گدازند تفرقہ چہ آمدیکے راسرگردان کعبہ کردہ اند
 و دیگرے راکعبہ گردانست و لیکن چنین گفتہ شدہ است بیت
 تن مسکین من اینجا و جان آنجا کہ جانانم
 اگر صوفی شوی یار الباس شیم در پوشم
 اگر در کعبہ نشینی مجاور کعبہ من باشم
 کسے سجان سخن گوید من آن گویا بجانم
 و گززار بر بندہ من آن قیس رہبام
 و گزدریکہ آئی غلام مہینہ و شام

بیت

نیست راکعبہ کنشت بکیست سایہ رادوزخ و بہشت بکیست
 سنامی میگویدیکے در بکیست بہشت دوزخ چہ چیز است اگر مثال
 خواہم گفتن تجزیہ و تقسیمہ جزو کل بحسب من و تست و اگر نمی گویم خود دین
 حقہ بر بستہ است یَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ یکے مغلوب شد دیگر متبوت نامے
 و خاصیت و مزاجے و گراندمع کل شیئی لا بمقارنتہ و غیر کل شیئی
 لا بمزایلة الواحد لیس العشرة و لا بخارج عن العشرة
 صفات اللہ لیست عین ذاتہ و لا غیر معیت اشیا را بوسے
 ہمچنین اندیش کن ندیشکر از کہے متو و نمایافت بتدریج بر میرفت
 تا قصب الشکر لقب او شد بشپلیہ ندنچند غلظتیش ساختند تا بمرتبہ

نبات رسیداد آغاز تا انجام حلاوتی که در آن که بود بتدریج درین تریه
 قدم نهاد و معیت اورا سبحانہ باشا چون حلاوت آن که در مراتب
 بر میرفت همچنین تصور کن ز بهار اتصال و انفصال و انتقال را گمان
 ببری این فیض اوست این را لا عینہ ولا غیرہ نامند بیست
 نیست کن هر چه راه و راه بود تا دل خانه خداے بود
 مسکین حلولی از سر نادانی و فضولی گمان در حق اولیاء خدا بر حلالی
 کرا ادراک درجه آن گجا که او در حلال کند بود هم یکے با خود در خود حال
 شود این معقول این منقول ای عزیز با این طائفه صحبتے باید اکتفا
 باید بشرط تصفیہ و تزکیہ تحمیل نیک بختے بود چیزے از نقد ایشان
 نصیبے گیر و مغالط این راه این قصص این حکایات و این عالم
 و این آدم و این آسمان و این زمین است این صور و اشکال بدن
 صور و بدن میانی از پیش تو چون بمگیرم اما یکے باید کرد مصرع
 در چشم من آیند و بدو در آن گرد

نکات
نکات

قاف عشق با قدیم ہم آشنای دیرینه دارد که خود را و ہم تو امان
 است هر یکے شئے با اصطلاح زبان خویش بلفظ خوانند الله را یکے
 خدا گوید دیگر تنگرمی شخصے دیگر گسایمن علیٰ هذا اگر کسے چیزے
 را عشق نامند باعتبارے و نراستے که لائق باشد آن دیوانه متجاوز
 از خود رفتہ پاوے پیوستہ با خود عذرے باشد خانه موسیٰ همان می آید
 موسیٰ را او هم حکمت میرود ساختگی بر حسب آن کرد تا حکمت با حکمت برابر
 شنید از و را الورا اورا خبر داده بصورت هر چه شکل تر دست کشاده
 چونست که موسیٰ در غلط نیفتد من آمدہ بودم تو ندانستی من چه دانم

با صد عزت و لطافت چنین شیوہ بازی ہم باشد ان الله وهب
 لابن ادم ما لا بد له منه بدین عدم جو انمردی نشاید خزانہ عالی
 خواهد شد کنارہ آبے ام از و را آن بر آب فریاد کشنوم خدایا من بچنین و
 چنین و چنین گرفتارم پس آن می گوید من این گفتم تو شنیدی اگر شنیدی
 مرا چرا جواب میدی و اگر میدی من چرا نمی شنوم جواب دادن تو مرا چه
 سود مند این و این مثل مانند این در مانده با خود عاجز شده مینالد
 گفتم بیچاره این حالت این چیزے بحالت محمد ^ص یعنی مانند مردم
 غم بر غم در و بر درد اندوه بر اندوه میگردد اینچنانہ دست آویز نہ پایے
 گریز مفر نہ زمین لختانت و باز گشت ممکن نہ تنوع اسباب بیت
 افکند و لم رخت بمنز لگا ہے کا بخار و دہر دیلے راستے
 هو العزيز ارض عز از اذ الہ تستقر علیہ الاقدام
 عشق مجاز ہم درین رہ جوازے کردہ است علاقے درستی پیدا آورہ
 است عشق من حیث هو هو واحد است هو البعض الغیض
 گفتمش قاف عشق با قدیم گوی تو امان میبازد قاف قلدہ بر کوہ
 اندوہ بر رفته است درد و غم را تحت الشری انداختہ است آلات
 اسباب سفر را در گوشہ خانہ نہادہ است آرام و قرار پیش گرفته است
 خوشی و خرمی را درین یار خود ساختہ است دستک و خندہ را پیش
 گرفته است چه بیت

معشوقہ بسامان شد تا با و چنین باد

کفرش ہما یمان شد تا با و چنین باد
 درد و دست بہم نشستند غم و شادی یکدیگر گفتند سینه بسینہ سودند ہر یکے

بدگیرے بذوق و لطافت پیوستند قلہ الامانی و ذر المثنائی این حال صاف لقب
 کردند در آن قضا مطلق باشد بسر چون تقید نمی شود باشارت چون
 معین میگردد ان الله خلق الخلق فی ظلمة چه باشد ظلمت ماده و هیئت
 و صورتی و علتی و سبب روی نمی نماید عبت نتوان گفت اورا با عبت
 چه نسبت اما الہیات و حکمیات در ہم من و تو نگنجد عاشق خواست با معشوق
 یکے شود معشوق گفت ازین طرف بخل نیست اما تو از لذت اختلاف و تردد
 و از وجدان درد و در مان محروم مانی عجب کارے دوی دہمی پیش آرم
 و اورا بوہم و خیال چیزے سازم و آنکے باوے عشقها بازم تو درازی این
 قصہ ہامیدانی آخر ازل و ابد است این دو لفظ چیزے ابتداء و انتہا
 دارند این چنوںے را تو یک جزو لایتجزئی سازی و مراد خود را بدان
 دعوت میکنی و سر فرازی ہہیات ہہیات این متاع کاسد و ظن فاسد
 العجز عن درک الابد براك ادراك اینچارہ نمونی کرده است
 تا اینجا ہم رسید کہ ہمہ ادراک را غلط در غلط دید این معرفت حاصل شد
 این نقد بدست افتاد این سرمایہ روزگار آمد قلد کوبہ عشق تا اینجا بر آورد
 ہمہ را تحت قدم دید و خود را با قدم نیست نابود یافت۔

قاف حرفے از قف ہم باشد عاشق با معشوق یکے مرد دیگرے
 راقاف گویند و دویم ہم ہمان گوید اشارت بدین باشد کہ تو بالست
 او گوید ایتادم قف و قفت سیر لوک تا اینجا تمام شد بیشتر مساع طیر و سیر
 مانند یکے در یکے نیستی در نیستی قضا در قضا چه سیر و چه سلوک رارہ دہد ہمتش
 دامن گیر اوست باز گشتن نیگزارد او قف فرمودہ است محل در آمد مانند
 سلوک رخت مراجعت بر بست دائرہ نفس باز تا بنزل سایندم کارش

باز میگرداند پیر آن ہمت کجا کہ پیای ہمت ایستد این خواری باز گشت
بر خود رواند و ہیات ہیات سر بر در نہادیم و جان ہمان جاد اویم پیشتر
رہ نیست باز گشتی ماندہ ایم۔

قاف عشق از دائرہ قاب تو سین حلقہ کشیدہ است کسی را از ان

گذر صورت نہ بندد ہود جے عوسے سر پوشے چه در نیم چه بود چه شد چه گذشت
ہر یکے لاجول ولا قوۃ الا باللہ فرخواند ہل ائی علی الا انسان
حین من الذہر امریکن شیئاً مذکوراً شد و عوس ہود ج و حجاب
بیک ہالہ در یک خطرہ کلیم بالصر طغرائستی بنام وجود خود ہمت
فرمودند بر نام من تو این چہان و آن چہان خطے درازے کشیدہ اند
و درازی خطر را تو میدانی از انزل تا بد در کشیدہ چیزے ساختہ کالحلقۃ

المفرغۃ تا لایدی این طرفہا نمل در حلقہ جاری چه تدبیرش جز کہ
در وسط ایستد امن تجیب المضطر اذا دعاہ ہم برای این مصلحت
است ہمہ در ہا بر بندند ہمراہ ہا تنگ گیرند ہمان کو چہا مسدود شود گر خیتہ
چہ کند جز کہ بجائے ایستد بضرورت ہمان شود ترجیح بلامرغ ازین افسانہ
قصہ خواند شریعت عبارت از گفت انسان کامل است طریقت عبارت

از کرد و حقیقت الحق بیانہائے خارج عن حد الامکار جملہ آب جلی و خیالی
اصلے و ذیلے اما این سے دیگر اندرون حجرہ غیرت اندہے درون برون
کردہ کار بجائست او خود میگوید اکاد اخیفہا فر حقیقتی از چنین چیزے
باشد بیانیکہ ما میکنیم مثال قوت و فعل قابل باشد و این عین شرکت بود
ہر چند بر سموات روے یک یک انزوق طلب حق بینی بیج یکے گامے
بکام دل نرسیدہ ہمہ از من تو مشتاق تراندا فلاک ہم بدین خیال میگردند

کالفرایش المبتوث قارعه در شتے برسینه جان شان میزند در شانے

آن طرف رعایتی ہم می نماید ثقلت موازن یسے نو میدشدن نمیدهد

فرد حقیقی از حقیقتہ چینی دار حقیقتہ الحق وجوده ذات ذاتہ ماہیت حقیقت

چہ عبارت باشد حقیقت حق حق حق از ہر سہ عبارت روی گردانیدہ است

اشارہ بیکی کردہ است شریعت عبارت از گفت است طریقت عبارت

از کرد حقیقت از دید حق الحقیقت از بود حقیقت حق از بودنا بود حق حق

بود را بود ای ترا گویم اینجا کس ناسودا لمے ولذتے و راحتے مشقتے جز

در تصور دوی و اعتبار شرکت نیست بیان شان ہما بخاست از یک چہ

گوی مگر یک بیک گفت را اہل ولد مانع باشد کرد را گفت پیش پاسے

زند لولا السنن لہلک زفر ہم ازین باب مسئلہ ایراد کردہ است

پیش دیدہ گرد عارض میشود پس چہ میگوید بیچارہ بوسعید را از کجا

بجائی آرند سہ مہرہ دگر از حجاب استار پیر و نشت با غلطش او کسے را اورا

قابل نیست از آتش بدو نصیب گیرند انکر نفسے اندر و در آئین تا چہ خطست

و تا چہ تمامی کار است ظلمت در ظلمت است نمیکویم این تاریکی کہ توشنا

اما کیت کسے را رہ روی پیدا نیست چہ گفتار پایزید است اینہما

پیامر ز و غفران غفار را من قبل این گفتار چند ہزار سال مقدم دید

ابلیس ابیامر زا و آتشی است تاب آتش دار و تو خالی غم خود بخور پایزید

باخو این خیال نخت کہ کار بدست من است و اورا خود میگوید تو

غم خود بخور اگر راہ کم نبودے و توشہ کم نبودے و ہادی را بر ہیج اختلاف

مذہب را متصور نبودے مذہبے در ایام مصطفیٰ اور رفت زمام ہمہ بدست

ہر کس افتاد آن سو کہ خواست با جہتا و کرد تو اب آن دید و ہر یکے را اجہتا و

نہ وجودہ ذاتہ
ذاتہ ماہیت
حقیقتہ حقیقتہ
نہ حقیقتہ

نہ پے

نہ بدور

ورای روی نمودن توان در حق ایشان گفت اجتهاد هر کس بحسب
 هوای او شد و العیاذ باللہ سعید مسیب میگردد سر میکوبد خاک
 بر سر می اندازد و می نالد هر چه شد شد بلا این بود که یک نماز سے
 از مسجد مصطفی فوت شد این دینداری اجتهاد این مرد بحسب هوای
 تو اتم گفت قیامت را با قاف عشق گوی برادر خواندگی باشد آخر
 همه کار بقیامت رسد و آخر کار عشق هم بدان رسد در قیامت جوهر
 هر یک پیدا آید در عشق همین کار است **مصراع**

خالصی باید که از آتش برون آید

سلیق قلب میکند لانتهمر و افان الناقد بصیر فذلله الحجة البالغة
 نقد قلب سره را که تمیز کرد درین بازار و ای کجی نیرت خریدار نمائده است
 خرنده و فرو شده هر دو بیکار گشته اند نمائده است هیچ تدبیر
 جز این که عجب کار افتاده آرزای لب جو شد لیل الکبریا هر دانی
 همیگفت محنون در رویت عظمت گم بوده ره روی بنی یافت از کجا
 بکجا از علای تاثیر مہیات آمد ابد دور تر باشد مرا تو خیر نداری با چندین
 دوستی و محبت تنبیه نکردی من گفتم تو ندانستی صلا ای چه شد طالوت
 کجا رفت فلان و فلان و اگر چه شدند مردمان همه در کار ہا خود ہا با
 کسے در اکلے و کسے در شربے و کسے در کارے فجار تہ بغتہ قیامت
 قائم شود عشق را ہین پیشہ است بچارہ زاہد با ہمہ وقوع و قرار
 خود چاہ و مریدان عاشق بدکارہ شد چه تدبیرش سوا و فضیحت اینک
 قیامت اینک بلا آمد اینک بغتہ فرو گرفت بیست
 عشق آمد و خانہ کرد خالی برداشته تیغ لا ایالی

در نداری

قیامت چہاں باشد عشق یکے ہر چہاں عبارت از تحول و تزویر و انقلاب و تغلب باشد این مردن زستی است و مگر من مات فقلد قیامت قیامتہ از کون بفساد رفت از ان فساد کونے دیگر شد پس آن کونے دگر شود بعد آن چہ پیش آید این عرفا و اولیا خوف عاقبت کنند ہم ازین و لا ادری ما یفعل بی و لا یکرہ فیما یدر بہشت اطمینانے و قرارے خوف جلال چہ معنی دارد کہ از قہر سخت تر است آنکہ محی الدین ابن عربی گوید ما الکل مفتقر و ما الکل مستغنی اورا ہم ازین جا غلط افتاد لوہلکت ہذہ العصابہ لم تعبد فی الآرض پس آن ہر صد سالے اختلافے و اختلافے تیدے و تحولے رسوم و عادات بگرد آئینہ مرد میدان نمایند بدان وصف نباشد یوم یتبدل الارض غیر الارض از ان نشانی دہ بعد ہر ہزارے دورے دگر دائرہ دگر سائر سلطانے عظیمے و قہرے قوی کہ از مشرق تا مغرب و از مغرب تا مشرق و جنوب و شمال ہمہ را بیک رنگ کرد برائے بقائے تخم چندین را نگاہ بیان شود آن سے قیامتے کہ گفتم علامت و نشان قیامت باشد و مثال او نموداری بود ہفت دور گشت دگر حکم خدا باز گشت علما گویند رویت بالاترین ہمہ نعمتہا فعلی ہذا باید کہ جزو در بہترین امانتہ نباشد در کرسی قضا جلوس فرماید مومن و کافر مطیع و فاسق را در محضر کشند اکنون اورا بیند و طاقے راست کردہ باید نقشے و نگارے باید جا روئے دہ باید تا بہترین امانتہ شود جلوسے شستی خاستی ہمان شد تنزہ کجا رفت مجسمہ شبہ حرامی شود

دل مرا آئینہ سازیک لحظہ آن سو روشن تر بین کہ چہ مکان لامکان
است و یہ انوار لامکان دران مکان بہرہ ضیاء و لمعان بانو گوید
اَنَا اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ صِحرائیست و جودات کونین
از جہ خرد لے خرد تر بین و مقصود را بہ محیط دورا و ورا شد۔

تخفہ دیگر یکے را دران قضا و طلب و جست و جو حیرت اندر
حیرت پس آن ہمہ باز آرد ترسم در مزاج خلل افتد اگر پیر دستگیر شود
بازی و تو نیازی نازی بازی اورا باز آرد وہم دشوار باشد
انما العلاج بالاضداد اوران صحرائے گم نشدہ است کہ
مضیق و مضاعف را باوے جدائی تو ان نہاد کلہم ہجر یون
با عما لہم قیامت شد کثرت با وحدت صورت انہار کرد ہر یک را
نماند جز رہ اقرار و عجب با این اقرار و با این تجلی وحدت بنظہو خود
پیدا دانستی اینجا نیز یکے باشد باہرہ تعلق و تکرر تعین صرف وحدت
عرق بود علی ہذا تجلی برہمہ شد و آنکہ تو گوی بغض و رحمتے فلیکن ہر چہ
شد شد بارے او شد و مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطاع الله عکس
با عین ظل باشخص چون یگانگی کردند شخص اورا آفتاب ستادہ کن
و ظل را جلدے و ضربے زہے ایلامے کہ آن شخص خواہد شد زہار
نگذاری تا تو بنکند امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ ہم ازین
صورت بدیع نمود گفت اقمہ الشمس واضرب الظلال
چہ سگیوی ظل را باشخص برابر کنی عین ضلال باشد یا نہ از ہر آسمانے
گذشتہ فرشتگان رحمت اعلی برین گریستند مسکین از کجا بکجا می برند ظل را
باشخص چہ عین بود سنائی از رہ خود کانی و خود رانی ازین جہان اشار

نظہ

و خوش خود نمائے کرده است بیت
 نیست را کبر و کنشت نکیت ساید و نوح و بهشت کیت
 السلطان ظل الله في الارض اے عدو بد بخت ایطالب
 سلطنت مملکت بادشاہ باہمد دولت و عزت بر تخت برآمدہ است
 و سایہ اش پیش تو افتادہ کارش تمام کنی ہمہ زمین مزبلہ کہ ایتادہ تخت
 ساز و باز شاہی بران شنیدہ حکایت جنید و مریدے کہ از ان
 او علی کینوری ہمین شیوہ می باز دمن میان باز گیران ہم بودم و گر
 نماید چیز دیگر باشد علی مردہ را زندہ کند از گلے جالوز کے ساز و پف
 زندہ پیرانش عجوبہ این میخوانند بکشند او بگیرند تو مردمان زندہ میکنی
 تو چرا خود را زندہ بینداری چرا گریزی و ما قتلوہ و ما صلبوہ جواب
 دہ ہمہ شدہ است و لکن شبہہ لهم عذر من و تو خواستہ است
 من این را دیدہ بشناسم تا بودہ ام از ان این بودہ ام علی گفت
 ہرچہ از ماتدہ باز نہ مارا شدنہ اورا شدنہ اورا از میان ضایع
 رفت بروگو علیک بحفظ القلب ہرچہ دل فرماید آن کن دل
 را از پریشان شدن نگاہ دار عصا میزند اجبی باذن اللہ میگوید
 عصا چون زندہ میکند آنکہ عصا گرفت خدا را عصی اللہ شد آنکہ ضرب عصا جزا مات
 نپاشد بروندش تا بردارند علی بفریاد سی رسید او ہم بدان اضرب کہ جز یک
 نان نانے دیگر نبود یکے کم شدہ است آن یکے متوہم بود تحقیقے نہ داشت ورنہ کجا
 رفت آنمردن زبیتی است دیگر یک سخن را ہش دار از ابتدا و وسط و
 انتہا جز بر یک حرف نہ ام و جز بر یک نقطہ نہ علی کرم اللہ وجہہ
 میگوید العلم نقطۃ کثرها الجہل این جہل ماصورت اشکال

وامثال پیدا اور دیکے ہمہ رنگ ساختہ ہمہ شکل پر داختہ در حجابے
 در رفتہ و راہ ہر یکے سخنے گوید زبانے در از کند ہر یکے بو ہم خویش نشانے
 و ہر چند شیشہ بیار اما شرط آن باشد کہ ہمہ سپید باشند یا برنگہا سے
 مختلف و آنچه فی بطن شیشہ باشد ہر رنگے کہ بود شیشہ ہمان نماید یا
 آنچه در ولایت او برنگ شیشہ نماید این آمیزی را تو خبر نداری بہت
 نظارہ گیان روے خوبت چون در نگرند از کراہسا
 در روے تو روے خویش بیند ز انجاست تفاوتشانسا

و عجبا مجنون در ان شیشہ خود را نمی یاید لیلی گم گشتہ خبر آن نماید اکنون
 شیشہ شکنیم اکنون چه کنند مجنون عاشق کہ شد لیلی کجا شیشہ شکستیم
 مافیہ مذاہب شد در ہم ازین در کچہ ہر کشید ہر چہ کردیم کردیم در وہم ہر
 ندیدیم ہر دو دست خود را اصغر الیدین یافتیم پے بریدہ صم بکم
 عَمِّي أَفَلَعْتُ جُودًا مَشْدَةً فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ
 تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ
 تُظْهِرُونَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي
 الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ نُخْرِجُكَ جُودًا مَشْدَةً فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ
 تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ
 وَمَا بِالْحَالِ مَا فِي الْبَابِ هَمَّ زَيْنُ جَابِخْصَارِ يَأْتِي شَمْرًا
 أَنْتُمْ حَقِيقَةٌ كُلُّهُ جُودِيدًا وَسَوَاكُمُ فِي الْعَالَمِينَ تَوْهَمُ
 نَهَائِتِ كَارِ رَسَائِدِمْ بِأَيْنِ هَمَّ هَمَّ مِنْ دَرَانِ جَمْعِ بِيْكَانَةَ بُوْدَمِنْ
 وَمَا تُوَادُّ كَجَاسْتِ بَلُو كَارِ بَقَارِ وَهَمَّ رَسِيدِ عَلِيٍّ هَذَا سَاوُ سُوْدَرِ وَوَدَّ
 بِرَفُورِ أَنْ غَلِبَهُ بِأَشْدِ سُوْدَمِنْدِ مَا چہ آبد ہمین کہ در دمند ما کرد و قضی
 رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُ إِلَّا يَاءُ وَالْوَالِدِينَ إِحْسَانًا نَاتِرَا چہ گمان

می آید قضی افعل ماضی است بر حکم ثبوت ماضی کرده است چه باشد رنگ و چوب
 و خشت و درخت بر پرستیدن حکم کجارت کرد او هم بر بهاء انشور امیدهی
 وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا جواب این سوال کرده است بیست
 بفراغ دل مانے نظرے بماہر وے باز آنکہ چیز شاهی ہر عمر ہا و ہوسے
 چون ذوق تو کا فریبے بیاید مسکین چه کند کہ بت پرستی نکند
 بحق آن خدائے کان بعالم ندیدم جز وجودش هیچ دیگر
 مرا طعنہ مکن در بت پرستی کہ فرقی نہ میان بت و بتگر
 وَ اَرْحَمُهُمْ اَكْمَارِیَّاتِیْ صَغِیْرًا اِذَا كُنْتُمْ اَنْتُمْ اَرْحَمُ لَكُمْ كِیْفَ تَكْفُرُوْنَ
 و اخمص لهما جناح الذلّ این رحمت کہ میکند ابو الحسن فوری
 میگوید من در حمام باشم جامن در دلمیز نگاه دار و رأیت ربی فی صورة
 اُمّی کما ربیائی صغیراً۔ و جناح الذلّ ہم اینجا ہا کالحلقة
 المفرغة لایدی ای نظر فہا کردہ خوشی کشیدہ است در ندارد
 و رہ ندارد گرفت ندارد آید زود و نتوانی نگاہ داشت بسیار بار رفتام
 جز نداء و در باش نشیندہ ام ایاک و بساط الملوك لهم مايشاؤون
 وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْ اَلْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ اَلْاَعْيُنُ كرون بند ہر شدہ
 است القيد قيد لاسلام ہر سیر کردہ میدارد و لا تجعل يدك
 مَغْلُوْلَةً اِلَى عُنُقِكَ دست را با کلہ نہی دست با کلہ سازی دست
 مرا ہم در گردن من غل کردی و مرا فرمای لا تجعل يدك مَغْلُوْلَةً اِلَى
 عُنُقِكَ وَ لا تَبْسُطْهَا كَلَّ البَسِطِ و سَطَطِ الطَّيْقِيْنَ از کجارت و
 نمود مغلغله سلسلے مقعدے ز منے اور اگوی برہ راست دیدر دست
 رو نیک بے نظیر آنکہ آن بیچارہ چه کند فتقعد ملوما محسورا نشیند

بحق تو بعزت تو بحسرت تو خیلے عمرے درین آرزو گذشت من باشم
 و تو آه میسرم نیامد او تنهاست دومی را دیدن نتواند یا ادم اسکن
 أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ بِرِزْوَانِ جِوَارِ اِهْمِ اَزْ اَوْ مِ كَشِيدِ
 خَلَقَ مِنْهَا رُؤُوسَ السَّمَكِ الْيَمَّا عَلَىٰ هَذَا اَوْ مِ رِ اسْكُونِ بِاِخْوَادِ شِدِ
 فَمَنْ اِلَيْهَا حَنِينِ الْكَلِّ اِلَى الْجَنَّةِ هَرُ وَا هَمِ سَرِيدِ وَا رِ زَنْ نَدِ بِاِشْدِ كِ مَنُوعِ
 هَرُ وَا كِ جَا كَرُ وَا مِ اِيْنِ جِدَالِيْ اِسْتِ هَرُ كَرُ وَا وُ رِيْ اِنْبِ ذِي رِ دَا اِيْنِ بِيْ كَا نْ كِيْ اِسْتِ
 كِه هَرُ كَرُ وَا بِيْ كَا نْ كِيْ بَا زِ نِيَا يِدِ سِيْتِ

تا بچشم بچوشتی غرق گردا آبم دست و پامینم تا نگردم آب از سرم
 وَ حَيْدَرُ كَرُ اَللّٰهُ نَفْسَهُ اَوْ مِ رِ اَزْ خُ وَا تَرِ سَا نَدِ وَا مِ نِ مَبْتَلَا وَا وِ تِيْجِ مِي دَا نِيْ
 كِه اَمِ كَرُ وَا بِ اِسْتِ كَا بِدِ مَنَدِ وَا لَسَبِيْلِ اِلَيْهِ بِي رُ وَا اَمَدِ نَمِ سِي سَرِ نَبَا وَا
 بُو دِنِ رِهْ كَا رِ نِهْ رَا هِ اِسْتِ كِه جِزْ سَا يِهْ سَمِرِهْ نِهْ دَرُ وَا سِيْتِ كِه جِزْ دَرُ وَا
 بَرُ وَا وَا وَا تُو شَدِنِ دَرِ مَانِيْ نِهْ مَنَزَلِيْ كِه رِهْ رُ وَا وَا رِهْ بَرِيْ وَا تَعِيْنِ مَنَزَلِيْ
 مَحْقُقِ نِهْ سِيْتِ

دلالتا کے درین زندان قریب این و آن باشی
 کیے زمین چاه ظلمانی برون شو تا جهان بینی
 جهانے کاندرو و هر دل که یابی بادشایا بی
 جهانے کاندرو و هر جهان که بینی شادمان بینی
 سنائی خود را و خود ستائی میکند چنان بر هم بر بسته است که مجال مزین
 نیست ثم امانته فاقبیره درین تنگی و تاریکی بادشاهی و شادمانی
 فضاے راحت هواے کامرانی از کد ام در کچه سر بر کرده است از کد ام
 فرج فرصت برون شدن یافت و من فقه الرجل اذا اراد ان

۴ ازان
 يتوضأ أن يبدأ بالخلاء ثم يغتسل تطهيراً نجاس سبباً أن از زلالته و بعد
 پس آن ارتقاء حجاب ثم وثق فشم تا آنکه پاکتر و لطیف تر نگردد و بالقبول
 معراج المؤمن چون توان قدم آنجا نهاد سبحان الذی اسرى بعبدہ
 لیلاً ترا کہ در آن حضرت برد تا بره و قفل کہ رساند و در اوقات سر را بچپ
 کشیده در بانے بردار ایتاده است چوبے بدست گرفته سر را بچپ است از زرد
 از دیبانه از حریر ز اورا طولے نه عرضے ز اورا زر ع و میخے اما سر را بچپ نشاند
 و آن در بانے کہ بردش ایتاده است نه او ملک نه او بشر نه او جن نه او بند
 اما رونده چنین داند مردے چوب در دست گرفته بردار ایتاده و آن چوب
 کہ بدست گرفته است از زرے و نقره نیست از لعلے و زبرجدے و از زواجر
 و گوهرے نه طولے نه عرضے نه و انبویه نه عقد کار برین جمله است گوی چوب
 دستے است و بدان دستے کہ او گرفته آند دست را قبضه و قبضه و راحتے
 و بسطے اصبعے لخمے عظمے عصبے نه انا دست گویند برنده رونده را
 تا آنجا رساند مصرع

این ره نتوان رفت پیایے

و گر آن رونده بقدم رود برنده ره نمائی کند تا آن در رساند پس آن از
 و در اوقات عزت نداز الی الی بر آید بدان نازکی بدان نرمی بدان
 لطافت بدان خنکی لو سمعت اهل الدنیا قوا طرها برنده رونده
 را درون فرستندانی کہ آن درون عرضے و صحنے کونے و مکانے وارد
 و اللہ اعلم تا در میان باوے چرود بیننده نداند کہ دیدم نمانده گوید
 کہ چمی بینی مصرع

اینجا رسد ز ورق هر سودائی

آن پیوستہ کہ زنده راتا آنجا برده است اور نیز از ان شعورے زنداند
 کہ با او چه گذشت با هر یک شطرنج بازی دگر می باز و تو چه دانی که بکدام مهره قرار خ
 نماید خانه ترا آن شہ مات سازد و بیچارہ نیست تا بود مسکین نابود در اصل وجود
 از چه شعور تا چه حضور در کدام نور یا آن بود الی الی این دم دور باش عزت با ہم
 رفعت و جلالت دور باش کہ یا و سلطنت جز این نگوید ہان وہان دور
 و دور دور آہ آن نادان در خانہ وصلت کہ بوہم و خیال خود اورا
 وصل نامیدہ است ہم بعزت او ہم بکبر مت او ہم بگانگی او ہم بفرز انگی
 او ہم چندانی بینہا جدائی و برہی و گمراہی آن قدر تصور توان کرد کہ
 بعد المشرقین دورتر باشد محمد تو در قبۃ النور برو بعد وق الباب از درون
 قبۃ شنودستی تو بر در منم محمد لاجول و لا قوۃ الا باللہ باز گرد کہ اینجاست و مانی
 نگجدمانی و منی در ضیق کہ ضیق الامکنہ است محل در آمدے و برون
 شدے ندارد یارب چه گویم مسکینے بیچارہ پروردہ کافرے نیم زادہ
 ز نے بیوہ قدید خوردی روزگار گذرانیدی ہیچی نیستی نابودی ہر آئینہ

چنین گویند شعر

حبذا وجهک المبارک فلا مرحباً مرحباً جاتاً لا تقالاً

آن آمدن سود مندے نبود ورنہ دعوت دگر چه معنی داشت محمد را از خود بخود
 و راے خود رفتن چه مصلحت باشد بتدر دین صحو و محبوبین فنا و بقا بین

رس و طمس و صفور و غیب و شعور و نکرۃ وجود و عدم و حقیر و عظیم اللہ
 بازگشت را رہ نیست آنجا کہ ستادہ ام ایستاد را مجال نہ پیشتر شدن میسر نہ رہاگی

مراد در لیسیت در سینہ کہ در ماش نمی بینم
 زہے کفرے کہ من دلم کہ ایمانش نمی بینم
 پریشان خاطر مردم کہ سامانش نمی بینم
 زہے رابے کہ پیشش آمد کہ پایانش نمی بینم

ن قابل
 ن قابل نقال

اضطراب فحشر معنی داشت تا اثرش از سر فتادن چه بخودی و بی بهوشی بود بکدام
زبان توان التقیات لله والصلوات والطیبات شعر

ای یار عزیز من کجائی با این همه کبریا کرائی
آنجا که ز کون و نون مکانست و آنرا که شد از منی و مانی

صدق الکر میگوید العجز عن المعرفة معرفة چه دانیم تو این را

چه معنی با خود راست گیری ای عزیز خلاصه رساله قشیری جز این سخن نیست
قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا الْعَالَمُ مِنَ الصِّفَاتِ الذَّاتِيَةِ وَاللَّهُ

من وراثهم محیط دایره است که هیچ یک را ورا آن گذشت نیست بیت
بسیار خواستم که شوم سوی باغ لیک پروای آن نبود که از تو سفر کنم

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته قابل کسیت

سامع کدام کلام چه السلام علينا وعلی عباد الله الصالحین کرمی

تواند و گرا میسر آید آری او خود را خود نتابد او خود بر خود بر آید او خود را خود

نماید او با من و تو نیز داند او خود با جمال خود سازد سالک مجذوب متدارک

مسلوک از بریدر برند و از در بکارش فریستد مسکین محی الدین ابن اعرابی

و بیچاره قاضی همدانی چه کند که ولایت را بر نبوت ترجیح ندهند چند وزیر

همنشین و پیشوای پیشوای او سنت با این همه از بریدر است و از در بکار

متعرفت گویند لا تجب الخلق عن الحق والحق عن الحق آری همچنین

است چه میگوئی معشوقه هماره حاضر باشد و نفس از توجده از خواه در خلوت

خواه در جلوت اما این عاشق با معشوق خود در محضر و مجمع و در منظر و محشر چه

باشد با و چه توان کرد پس آنکه در خلوت باشد نه آنکه همه مراد با هر چه پیش

یکدیگر است بکام خود برند و دیگر در بسته باید رقیب مرده باید سگ خفته شاید

دالہ درون و برون رفتہ آید چراغ را ہم باید کشت درین تنہائی و تاریکی چنانکہ
چہ شود و تا چہ رود و کار است یا دریا را اگر در بر میسر نیست بارے بردر و آنکہ
از در ہم گذری آنکہ ترا باوے صورت کارے نیست رقبہ عبودیت تو سر از
رقبہ اطاعت برون کشیدہ است بحقیقت آن اگر در بر است کار درست
است چنانچہ باید تمام تراست اگر درین قلب شوخ بردار افتد رباعی

با دل گفتم مرا مبر بردر او کو مختشم است من ندارم سراو
دل گفت کہ این حدیث یہودہ گو یاد بر او کشند یا بردر او

صوفی را جنید در باد یہ چشم بستہ دم در کشیدہ بے طعام و بے آب عمرے ماندہ
جزم الزام حال آئین و نفس صور اکام او بیج مرادے از سیدہ و ہمہ بلا ہا
کشیدہ جنید خواست رحمے بران بیچارہ کند خواست تا سرش بزائوسے
خود ہندان شہبازان سر فراز حقیقت مجاز در یک پلہ نہادہ بیک
سنگے وز نے کردہ ہمہ وجودات را چون چوبے مغز پوست در پوست
دیدہ فریاد بر آوردہ کیست این فضول میان من و دوست من فرجہ مدخلے
میجوید برگذرا ز سر من بگذار مرا با دوست من یُقَلِّبُنِي كَيْفَ يَشَاءُ جَنید
ازین نوید دست و پایے خویش اور تصرف و قدم سیر و سلوک پے بریدہ
دیدان سید الطائفان رئیس القوم آنرشد الصوفیہ ان مؤدب اہل سلوک
خود را از ہمہ ہمہ اماندہ پس افتادہ تردید اکتون چکن کہ بگوید عبادت
ہفتاد ہشتاد سالہ ابتار موعے بر بستہ اند در فضائے بے نیازی آویختہ
صرصرے از فضائے کبریائی نمی بردند انم یارد داشت یا قبول خود را
در ان پلہ نہاد در میزان الاعمال حالات اور اور پلہ بجائے سنگے نہا
دانست کہ ہنگ او نیم بلکہ پیستے سنگے نرم ہم سنگ او چون تو انم بود پانزید

صوفی

صوفی

چگفت یک چشمی بسته بخوابم شود ترا با بسطام فرو برم سلطان العالمین
 از رعایا و چاکران این درگه میشود آه بار کجانی یا بد بسیار ان خواستین جز کوفته
 رخ شکسته باز گشتند اللهم انی اعوذ بک من أن أشرك بأحد شیئا
 وانا اعلم به واستغفرک لما لا اعلم که ام شرک است آنکه معلوم
 نشود مخفی ماند عجیب بهایست این علی بذاجله مومنان خود را در شرک شرک گرفتار

بیند شمر
 انت حقیقة کل موجودا وسواکم فی العالمین توهم
 همین توهمیست که او را شرک خفی نامند با خود از خود بخود در خود از خود همین را
 شرک نامند آنکه گرد ما و شما و احوال اعمال کند از بود وجود هم که آسود
 همین شرک شد یعنی فرد حقیقی را قلب انقلاب نسبت توحید شرک تصوف
 شرک توحید شرک اتحاد شرک اتحاد شرک وحدت شرک ای همه بی همه در همه
 کم از همه همون گرگ همچو مره ان الله لا یهدی قومًا ضل عن سبیل
 الحق یوسعیذ میگوید یا کل یا خالق الکل یا رب الکل یا کل الکل یا کلیة الکل یا
 کلیة کلی - هیهات فیهات کل الانس و الضحل
 الکلام واتحد کل ذی رای برایه بلی ان الملوک اذا دخلوا
 اقربیه افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة قهر سلطنتین
 تقاضا کردیم رضی الله عنه میگوید ای بنی اشم عصیت و غومت
 شما گشت که رو دادشتید یکی از بنی تیم و دیگر از بنی عدی از شما تقدم
 کرد قدم پیشتر نهاد او حاکم شما محکوم او امام شما مومتم چه کنیم حکم قهار این بار
 برگردن ما هر چند من الثقال ایسار است بقهر و غلبه نهاد و اعززه را اول
 ساخت چه تدبیر جز گردن نهادن بحکم تقدیر -

ذوالنون میگوید خدا خلق را آفرید دوزخ را عرض کرد دره آباد
گرفتند نه صد نود نه جزو بهیبت زده ازان آتش طلب نجات و فرجه خلاص
جستند من قبل این بود که برایشان دنیا عرض کرد نه صد نود نه جزو دریا
ظلامش فروتر رفتند آن یک جزو بقیه را هزار جزو و کرد نه صد نود نه جزو همان که
گفته بودم همانست آن یکجزو را هزار جزو و کرد بهشت بروی ایشان
جلوه داد نه صد نود نه جزو بتلاعی او شد بآن یک جزو باقی خداوند
سجانه و تعالی فرمود بر شما دنیا عرض کردم رغبت نکردید دوزخ نمودم
نترسیدید بهشت نمودم محل اجابت قبول نبود اکنون چه طلبید و از من چه می خواهید
قالوا انت تعلم ما نريد يا رب محل گستاخی نیست حالت علم مهربان
هم بدین مصلحت است این الماء والطین من حدیث رب
العالمین و این الماء والتراب و رب الامر باب شعر
تجلی الی المحبوب من کل جهة فشاهد بدنی کل معنی و صوره
فی ظرفی و مظهری طلبد عجب حالیت -

این قاف عشق را گوی کوه قانیست همه وجود آرا کفص الخاتم
در قبضه قدرت خویش آورده عشق باب الی الجنة العشق فرجه
من النار العشق قصر فی المحور والانهار العشق کبیر من جمله
الکبار العشق رشح من فیض الله الجبار العشق قهر من الوجل
القهار عشق آن نعمت نیست که وصف او در زبان بهر بنی و ولی
و بهر بیغی بلوغی در بیان تواند آورد عشق آن بلا نیست که رطب
و یابس را با تو کند ارد عشق آن دورخ نیست که انبیا و اولیا را بسوزد
عشق آن فقر نیست که نهامیش کسے دریا بد عشق آن سلطان نیست

کہ بر عیبت و اعوان محتاج باشد عشق آن حریف نیست کہ با من تو باز
 عشق آن سوار نیست کہ در صحن دل تو گوے چو گان باز و عشق آن آشنا
 نیست کہ با تو وفا کند پس برگذرا زین پیشتر مصلحت نیست امساک
 لسانک و اقطع بیانک و الزم عذراک عشق را همچو مہ مدان
 کہ گے زیادہ شود و گے کم شود عشق را آن کو کب مدان کہ بر آید و زود رو
 نبود نفسے و زمانے نبود ساعتے و اولے کہ محمدرادر علی علیین نبرده است
 و اورا از ان فرو تر زده است معراج چه معنی داشت باز گشت چه شا
 نہ آنکہ بر آوردن و زود دست محمد چون گوید اللہم انی اعوذ
 بعفولک من عقابک و اعوذ برضاک من سخطک
 و اعوذ بک منک خضانت کما اثنت علی نفسک
 میدانی یا محمد چه طعنہ است این ولو شیننا لبعثنا فی کل قریۃ
 نذیرا انک لا تمندی من احببتک عشق از مادرے و پدرے
 نژادہ است عشق از تختے برون نیامدہ است و از علوے فرو نیفتادہ
 است عشق کما ہو ہو کسی ندیدہ است عشق پردہ از رخ وقتے بزکرہ
 است روے عشق وقتے کسے ندیدہ است عشق از صفورا بیاموز
 موسیٰ چنین گوید انا و غیری ہم از ان انا اعلو فرمود ہم از ان
 خضر گفت انک کر تبت طبع معی صبرا ما ہی بریان زندہ در باب
 آشنا کرد موسیٰ را ازین نکتہ گر خبر سے احتیاج بتعلیم خضر نبودے
 اورا بچہالت و بلاہت نسبت نکردے موسیٰ بشرت تکلم تفصیل
 یافت و اعجاب بیت
 او باہمہ در جمال چشم ہمہ کور او باہمہ در حدیث گوش ہمہ کر

لن تراهی گداے از اُمت محمد ^{چنین} گوید ^{بیت}
 حسن رخ تو ملک عالم فرو گرفت ^{بجای} بیچاره که از تو گریزد و کج رود
 اِنَّمَا تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ وَجَدَّ اللَّهُ نَصِيبَ عَيْشٍ كَرِيمَةٍ عَجَبٌ ظَهَرَ
 نیست تو چشم بندی اجلا لا و تعظیماً ^{بیت} و ربه ^{او} اورا هم درون حلقه لبته
 بیند عشق آن نوریت کور اظاہر و منظر خوانند ^{خواجہ} من میگوید ^{انی}
 جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا خِيَمَةٌ فِي رِيَاذِهِ اَنْدَرِجِ مَسْكُونِ اِبْرٰهٖمَ
 مثال داشته و کان عرشه علی الماء جملہ وجودات در لطن
 عشق است هیچ جزوے از اجزا ^{خیمه} هیچ تارے از پود و ازان ^{تسبیح}
 حقیقت بیرون شدن نتوانست است ^{ان} اَوْ هُنَّ الْبُيُوتِ
 لَبِيتُ الْعَنْكَبُوتِ - بَسْطَةُ فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ^{چه} قُوَّةٌ مَمُودَةٌ
 ترین باد ^{ما} شود و عا در ادق ^{قرآن} دریا ^{فکند} چون تو ^{خواهی} آن ^{خیمه} بر ^{قرآ}
 باشد از عشق کسے نیا سوده است ^{دیدہ} عشق ^{وقتے} لغنوده است ^{تو} این
 سو ^{لخط} کن ^{نظرے} با ^{معان} بین ^{تحقیق} تو ^{شود} کہ ^{عشق} بازی ^{نیست} نکتہ ^{جاری}
 نیست کار سازی نیست محل ^{دلنوازی} نیست ^{مکان} سرفرازی نیست
 عشق ^{بیمہ} است ^{بر} کسے ^{نظر} شفقت ^{نکرده} است ^{خبر} از ^{درد} من ^{و تو} ندارد
 خارج از ^{جمله} نسب ^{اضافہ} است ^{مسکینے} ہمارہ ^{درد} مند ^{مستمند} از ^{چند} تا
 چند ^{اندک} اورا ^{بیچ} شفقتے ^{می} آید ^{خبر} ہم ^و ^{مجبور} نہ ^{برای} ^{چہ} ^{میگویی} دوستی
 این ^{بود} دندان ^و ^{رخسارہ} ^{محمد} ^{شکستہ} ^و ^{با} ^{چنین} ^{گوید} ^{اگر} ^{تو} ^{بودے}
^{بیچ} ^{وجودے} ^{نشے} ^{ہمیں} ^{محبت} ^{است} ^{در} ^{آرند} ^{فروزند} ^{عشق} ^و ^{فاندا}
 عشق ^{جز} ^{جفا} ^{نبا} ^{زد} ^{لقرار} ^{انکار} ^{دارد} ^{صفار} ^{پاکد} ^{ورست} ^{بہم} ^{آمیزد} ^{کفر} ^و ^{ایکار}
^{درد} ^{ہم} ^{زند} ^{ہر} ^{گوید} ^{کہ} ^{ہم} ^{را} ^{چنین} ^{احترام} ^{حرم} ^{را} ^{چنین} ^{عظام} ^{مشتے} ^{سیاہ} ^{روی} ^{ان}

بعث کردہ بہانہ بر سر ایشان نهد و خود برنگ سیاه روی برآید قطره قطره
 اش کن نکو شمعے است فسبحن اللہ حین تمسئون و حین
 تصبحون باین سیر روی این عشق از ہمہ منزہ فسبحن اللہ حین
 تمسئون ازین سیر روی بنتر اہت نماید و حین تصبحون بدان
 جمال و صباحت پرستیدن پیشہ ساز و مخرج الحج من المیت و
 مخرج المیت من الحج لطف قدرت بدان صورت نماید پس
 آن خودش ستاید لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم
 چه میگویم مردہ مردار شد آن حسن تقویم اقبح الاشیا گشت لباس بر تنش
 عاریت کردہ بود باز ست بقولے کہ او بود پیدا آورد کون با فساد جمع کرد
 آن حسن تقویم ثم سرد ناہ اسقل سافلین رفت پس آن
 شعبہ گری الا الذین امنوا و عملوا الصالحات ازین انشا لا نعم
 چہرہ بازی کرد ہر آئینہ بازی گر را جعلے شاید قلہم اجر غیر ممنون
 اگر منت نہد مقطوع شود محمول موضوع از ابتدا و منتہی خبرے ندارد و منا
 حالے باید تا این تمیز تواند و روی صرف از نحو تواند آورد ای مسکین ترا
 اسمے پیش نیست تو از فعل او حرف معلوم نداری این ترکیب اسنادی نیست
 این مرکب امتزاجی نیست ای مسکین بعلبک بت اضافیت الیاس
 از جملہ حقائق و معارف روے یابس دید ازین تلبیس الیاس و ازین تلبیس
 و التباس لباس نہانی در بر کردہ ہواے فضائے الوہیت پروانے
 نمود جز سوختن در سوختن کل من علیہا فان یسبح موجودے نہ تصور
 صورت خیالی تعین اول را اثبات محو کردہ چو ہمہ محو گرفت و یقی وجہ
 ربک وجودے محققے ماند عشق عاشق را مثلہ شدن رواندار و خود کسی

بدخواست است خود کسی پرداخت است عشق ملحد است عشق نزدیک است
عشق کافر است عشق بیدین است اما خوش حرکتی دارد نهان شد چنان
که خواهد باز دو القاب جیل در غارت هر یکے کند تحفه دگر بدین حساب محاسبه
فرمایند نکو سریت صوفیان در مراقبه و همے را بوی همے دهند تا وجود حقیقی
چنانکه اوست که هرگز خفا بر وعار و انیت حجاب نقاب از رخس بر آید من
چنین خواستم انتظام بیکار شد محنون بهیسا کیلی زیبا بود ایام دولت جمال
لیله پشت داوری بکشت اوزد ما انهنه و ما ابیضه نسبت را نسبت برابر
کرد این هر دو نسبت بکرویه رخ بحقیقت کار نهاد همه مردم بیک دست شدند
دامن عشق را هر چند گرفته تر داشتند او استوار قدم است کاعنوی بینهم
اجمعین آن بدخت لعین باهم قوت و مکننت الی یوم الدین
پارسائی مریم از بے چادری نیست کلتا یدیر یمین دست گیر
من و تو شده است لطیب القلب است مع الله بودن چه معنی بنشته
ای الصبر اشد الصبر عن الله من که او را از خود جدا نه بینم
و صورت دومی در میان احساس شد صبر از و چون میسر است یکے
عمرے باشتیاقے بود معشوقے بود خلوتے فرمود سترے و پرده در میان
تنهایی و برهنه از همه اعراض و اغراض سینہ بینه شود معشوقے فرمود پا
و مان پیش باید بود پا از خطا و بے قدم از اندازه خود نباید کشوا شد الصبر
باشد یانه جنید چینی گوید النهایة الرجوع الی البدایة عشق را
بابتدا و انتها چ نسبت او اوست او را فلک فلک او اطوار شموس
و قمار را ابتدا و انتها نامند قمر کا سداست سمس منکشف است انما
لله وانما الیه رجعون علی که سرور عرفان است رہنما صفا

است ہم بدین نشان داده است اما استغفر اللہ کہ او ابتداء
وانتهائے درمیان آرد و این صورت خاکی را با سوارکان آبی بہم برزده است
عشق جاہمہ را صوابت کردیم ہمہ را سد نہادہ است

نہایت

عشق برستی و درستی تصحیف عشق است سہ دانانہ میانہ اور اشکستان

قاف را با عین یکے کن ملکوت و جبروت و لاہوت را بفضا صمدیت

وہ سپس آن بہمہ ترغ و استغفار بہمہ تعظیم و استغلاب برکنگرہ عشق و جوہر این

ندافراخن الملوك امر ابينهم جيمم و ذہبتہم و وہبتہم

نہم

لحاجة لنا اليكم رباعی

آنم کہ ہمہ جہان بفرمان منست سلطان منم و عشق تو سلطان منست

تو جان منی و جہان جان منست من آن تو ام ہمہ جہان آن منست

ومن العصمة ان لا تحدى ياليت ريت محمد لم يخلق محمدا

عشق باہو و باہمہ آرام و قرار بخلوت فائزہ فدا منست خود نغمہ کن فیکون

ہاقت ريب المنون بگوش اور سائید رقص کنان بر در میخانہ آن

فرزانہ گوی دیوانہ از ہمہ بیگانہ ہمان سود وید نگر از ان وحدت چہ کثرت

افزود و ازین کثرت چہ بلا بارخ نمود آنکہ گوید حسبنا کما قال اللہ

او چہ در معنی آتے طلب کرد و در زن اوریا چہ دید و باوے چہ

نہا

کار و بار بود تا چندین طامتنی باید کشید با انبیا چہ افتادہ است

این اگر ہمہ باہمہ در یک پلہ نہیم بیک زن سنجیم تا ہمہ ہم سنگ گردن پست

آتش بیار خرم ازادگان بسوز تا باد شاہ شراج سخا و خراب را

اگر تو تو نباشی و من من بناشم بدانی کہ این توئی و منی من ہمین و ہم جدائی

من و تست ہیست

چو ملک بادشاہی دیدہ باشی ترا کردن گدائی مصلحت نیست
شمار بے شمار میخواند آن یار شمار از شمائی مصلحت نیست

مولا جلال رومی دیوانہ است نامعلوم عاشقے است
نامفہوم حکم خدا علی قلوبہم و علی سمعہم و علی
الانصار ہم وقتہ بحقیقت معنی او خواندہ جوکان المشاہد

مہرے مہرے است العلی حجاب اللہ الاعظم نظرے بفکریت
مہم بکم عنی فہم لا یعقلون گم کردہ عشق است نظم
باز آمدم چون عید تامل ندان بشکنم
گریبان گوید کہ ہیرو بریریم جامی
ہر گمن بست اورضائے خود رہ دہی

آنکہ دیدی آن دیوانہ را جلال جز تخم ضلال و نہال و بال نکشتہ و جز آن
خود کانی و تربیت بدنای دگر نہ نشستہ است روز بھان چہ گم کردہ
ہمدانی از کہ پس از چنین غواب کہ بیج رہ روی پایاب در مال و
آب پیدانہ علیسی را میگوید و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شیبہ
لہم چہ باشد این محفلے مجھے تا چند بیک انوہم در تعین تشخص یکے را
عاشق خوانند آن جمال ندارد کہ کسے ازوے تواند کہ چشم بردارد و
زیبا تر از مدح و شناسے او باز دارد و دل را از لذت شہود او جان جہانرا
گمارد با اینہم یکے را عاشق نامند و یوسف پس ہفتہ آناہ دو ہفتہ
جہہ خود را بر چشم سے خود بیان نموداری کردے بجائے این مہ دو ہفتہ
تا ہفتہ دیگر احتیاج از طعام و آب بردے با اینہم توفیق عشقبازی جز
بنام زلیخا ثبت نیافت اللہ اهد قومی فانہم لا یعلمون

تو در بیان ما گمان نبوی کہ من از کثرتے بوحسنتے و یا از بصدقے بکثرتے
 می آیم چنانچہ رسم اہل بیانت این غوک در قعر دریا افتادہ است
 ہر چہ گوید از دریا گوید یا دریا گوید در ان قعر او ہمہ خود خواہد صاف
 تر و پاک تر شود۔ انا اقول وانا اسمع و هل فی الدارین غدی
 کلامے نسبتے با عہدہ ہائے مادر و زال ز نے با جنید کہ سرور مردان
 دین است پیشواے اہل یقین است چنانچہ رسم زنان و زنان زمین
 است چہ باشد کہ اسرار خدا با عوام بگوی سید الطائف طاؤس العلماء
 بشرط تشطیح و ارتفاع برآمدہ میفرماید اسرار خدا با خدا میگویم بیت
 ناظن نبوی کہ ہست این رشتہ دو تو یکت است اصل و فروع بیکر تو نکل
 گویندہ نمیداند کہ چہ میگویم اللہ علم ما شئو ندہ ازین چہ فہم برد خواہد
 من این دو بیت را با چند صوفی دیگران ازان نصیر علوی دویم
 زین دیو گیری بذوق تمام اشارتے میفرمود رباعی
 او حد دل را از خویش بر کن گرد آرد و این رخت بہر سو میفکند گرد آرد
 عمرے چون گل بیاد دادی یکدم چون غنچہ فراہم شود و دامن گرد آرد
 گفت این از قبیل انفاست شیوخی بدعوی فہمے و رسوخے و
 قدمے می زدند ہر یکے با دیگرے تحسے و تقصے میکرد الحی القیوم۔
 الحی ای لہ الحیوۃ المطلق الحی ای ہو غیر الحیوۃ الحی بچی الذی
 بہ کل شیء شع

وز شح لاہوتیم در ہر طرف بحرے بین
 جز عکس عین شخص ما در نور ما نورے بین
 این ماہتابک شبہ بہر ہی بدہر بین

از قطرہ ناسوتیم ہر سوروان نہر بین
 در دیدہ انسان ما صورتہ بند پیکرے
 خورشید ہر روزینہ را ہر روز دیگر مطلعے

معتوقہ پاریزہ سالیم تازہ تر
 ای منکر محشر بیاہودہ ترا تا اینجا مخا
 ولدت امی ابابا شعر
 در شکل کبریا منت مقصود ہر صغیر بین
 رفتی زمانے باز آہ نشرہ را نشر بین

دختر چو ماور شد مرا من با در خود را پیر
 او زاد از خود این سپرد ہر سر ہر سر بین
 الطریق کلاخ و الحق واضح فایہا الا انسان الغفلة من الحما
 بواد الحقیقہ لو نفخت لاحترقت کل طلب وار ب کل تعب
 و طرب بر محمدر عشق قوت کردہ است ہمہ را یک چشم نمودہ است سر از گور
 بر کردہ امتی امی میگوید و آنکہ از خود بد نشدہ و آنکہ ہمہ را بیک
 تار مو بر بستہ ندیدہ و در یک ہاون جمع بیاوردہ و بدستہ الا اللہ
 تکوینتہ را و ہمہ را بیک رنگ بیک نوع و بیک شکل مزج ساختہ ہر آئینہ
 امتی امی گوید بیت

انوان کنت ابزادہ صوره
 فلی فیہ معوشا ہد باوتی
 نحن السابقون الاخرون نحن الاولون الاخرون نمود
 از من قبل بود ظہور بعد اکل نور فی النور شد و این ہمہ اطوار فلک
 بیک گشت باز آمدہ است روز و شب ہم آشتی کردہ اند ظلمت
 وضیا ہم چیدہ اند آنکہ خود را آدم نام نہاد محمد بود و آنکہ خود را
 خلیل اللہ خواند احمد بود و آنکہ خود را کلیم اللہ خطاب کرد
 محمود بود و آنکہ خود را روح اللہ با حیاتت و امانت شہرہ بود
 قطره از آب وضو محمد چکیدہ حیا ہم از ان بود امانت آنقطرہ بر زمین افتاد
 و خشک نمود یک کلمہ در ملتقات ماست لا الہ الا اللہ محمد عبد اللہ
 لا الہ الا اللہ محمد صلی اللہ لا الہ الا اللہ محمد نبی اللہ لا الہ الا اللہ محمد خلیل اللہ

لا اله الا الله محمدٌ كلّم الله لا اله الا الله محمدٌ روح الله لا اله الا الله
 محمدٌ ولي الله لا اله الا الله محمدٌ حبيب الله لا اله الا الله محمدٌ رسول الله
 لا اله الا الله محمدٌ من الله لا اله الا الله محمدٌ الى الله لا اله الا الله محمدٌ
 لا اله الا الله محمدٌ لا اله الا الله محمدٌ لا اله الا الله محمدٌ لا اله الا الله
 محمدٌ لا اله الا الله محمدٌ لا اله الا الله محمدٌ لا اله الا الله محمدٌ

الله همزه را حذف کن لله شد لام اورا نسر و افکن هو

باقی ماند و او از هو سقط یافت هه قدم ثبوت گرفت نقطه مجوف شد چون

از میان خاست نقطه جزو لای تجزیه ثبوت یافت حرکتی ندارد و رفتی

و خفض و نصبی بجز آمد کنون اینجا زبان ببردست و پاگرد آرد چشم را

فرو بند با هم در هم شواد مدّه ذکر و مذکور و ذکر را ظهوری و کمونی شد

ن با هم
۵۵۳۳

اتصال پیدا آمد سوگند بروی و موی محمد خوردند روی محمد هم

جهانرا نور بخشید ضیا و جمال هم بدان باشد موی محمد عالم را اختفا و کمون

نهد و الضحیٰ واللّیل اذا سمعی اشارتے هم بدین بشارت باشد

هیج میدانی اگر معشوق بروی و موی عاشق سوگند خورد چه عزت

و چه عظمت و چه جمال و به او چه تبختر و ارتقا و به خود بینی و خود ستانی که او را

ظاہر روشن تر گردد بان و بان برین روی سپید خالی سیاه یعنی بانیست

نهاد اگر چه موجب جمال و ازدیاد حسن و کمالست اما نامش نقطه سیاه

است گفته اند شعر

الوجه مثل الصبح مبيض والشعر مثل اللیل مسود

ضدان لما استجمع احسنًا والضحیٰ یظهر حسنه الضد

گویند روز خیا را از دوخ برون کنند در نهر کوشتر آرند در آن غسل دهند

سیاهی که از احتراق آتش بر جلو و جنبه ایشان پیدا بود همیشه گرد و سپید
و لطیف و زیبا شود یک خالے ازان سیاهی بر رخسار ایشان باقی ماند
قیل روی عن النبی صلی الله علیہ وسلم و ذلک زمین الوجه
هر چند که آن خال سیاه موجب مزید بها و جمال شد آنکه نشان آن سیاه
روی است سنائی میگوید رباعی

کو جمال طاعتی تمام تر از خصت بود بهر دفع چشم بد خالے ز عصبیا داشتند
کو کمال حیرتے تمام تر از فتوی دہیم صورت جانزانه کافر نہ مسلمان داشتند
الْمَرْيَدُ كَيْدًا فَاوَىٰ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ اَنْ اعْرَازُونَ
اگر ام پس آن این طعن خفی بر من نهانی کہ ہمیں محمد مسمیے بودہ ما ترا بخود
جلتے دادیم گم رہ بودی رہ نمودیم از محمد پس ازین غم چه در ہم شد اگر چه محبوب
محب در ہر خطابے المستطاب و اگر فصلے من ذلک الباب باشد آنرا کہ فرج
و طرب خوانند عاشق را و محب را ہمہ جز موجب التہاب و اقتراب نباشد
با این بہم طعنست مدح مدحت قبح و حسن سینہ و حسنہ در یک مقام
معین قدم نہ نہند لیکن بحسب معین و منعی و اعتنائے و التصنائے تصور
شود رباعی

بر کنگرہ عیش چه خورشید چه ماہ رخسارہ معشوق چه روشن چه سیاہ
در راہ یگانگی چه ایمان و چه کفر در دین قلندری چه طاعت و گناہ
الْحَيُّ الْقَيُّومُ كَفْتَهُ بُوَدُّ مَزْنَدَةٌ دَلَانٌ دَانْتَدَبِيَانٌ مَا دَر كَشْفِ مَعْنَىٰ حَىٰ
آن تازگی و نظارہ دارد حسب العرفا باشد اما قیوم القائم بذاتہ و القائم
به غیرہ قیام بغير چه معنی دارد یعنی کہ این این است او او است نمودار است
کہ این این است او او ہمین قیام این بدو باشد القائم بذاتہ قائم بقیام

اوقا تم بقیامہ شخصے پیش مجنون صفت لیلی و جمال و غنچ اور اکہ شیوہ و شکل
است صفتے میکر مجنون برسم غیرت برآمد قصد پیوست کہ صمصام بر طارم
قائل زندمیت

غیرتش غیر در جهان نگذاشت لاجرم عین جملہ اشیا شد
مجنون صفت لیلے را با جمال خویش یگانگی یافت عشق از گریبان ہریکے
سر بر کردہ دید گفت مَنْ يُطِيعَ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللهَ - انا غیور
وعسر غیور والله اُغیر متا مِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ
مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللهِ سابق
کیست آنکہ بر خود غالب شد علیہ او ہام و خویلات را در کتم عدم اصلی
بر دعوس جمال معشوقے مقام خالی یافت ہر آئینہ منزل ساخت
قلب المؤمن عرش الله عشق پرودہ بر رخ گرفتہ شیوہ ہانی سازد و
آنکہ اورا شناخت یا نشناخت سلام از من بسوے من مواجہہ کردانت
منی و انا منک چه گوید کیست کہ دوئی نماید تا احد الطرفین نسبتے را
التزام شدہ است حاصل شرح صدر تو مرا شناختی بعد ذراغ ازین کلاغ
سیاہ رو ابداً غراب البین فینا ینعق در فضل عدم پرید فافرح
وترغم انبسط ولا تنجمیت

معشوقہ بسامان شد تا باد چنیں باد کفرش ہمہ بیان شد تا باد چنیں باد
سپس تعریف چنیں حقیقت بجمال خود چون دعوس بہر دریغے و فسوے
در بر کہ ربع شستہ والی رَبِّكَ فَارْغَبْ نشاید طرے دگر چشم الحظ
و دیدہ را نظرے تا از دیدہ بود آید اکثون یا بود نابود کے شہود بود آتش
عشق قاف وجود ترا کہ سدے کرانے پیش افتادہ بیک تف بسوخت

با این همه قلمه باقی یافت آدم از عالم هستی دمزد آن دم آدم را بزرگسال
 نمود ابوالانبیاء بر فرزندش شیر خوار فرود آورد و در شکر از آن هستی از ره شفقت
 و دوستی و جوانمردان را هم دستی کرد بست سال در ره ایثار نهاد اے عشق چه
 گویم که تو چه چیزی و کدانی او کد ام کسی این پدر شفق و این بنی صغی این آن
 کس است که و کان آدم یکلم الله شفاها خواهد بخشید باز گردد
 العاید فی هبته کالعاید فی قیته ازین تنگدلی ننگ نداشت

شہید انکار آورد گفت بخشوه دام باو ہم چندین ہم و وہم بدین حد ہم
 وہم اولیا و انبیاء بدین ستم حرت کثرت نوشته اند بیان الذون والقلم
 اختصاصی نماید ستم کما یعص یصلح بیستہا آمد شد
 میکند قل هو الله احد و راے ہم خنذہ قہقہہ میزند قل هو الله
 احد اعتنا و ارتباط را آغاز کرده است کوہماے آتشین و
 خنذ قہمای پر خار بطریق سیر سلوک پیشتر نہادہ است گذر ممکن نیست
 این ربیع مسکون بمساحت و زراعت پیش من الملک الحی الذی
 لا یموت الی الملک الحی الذی لا یموت مصرح

بکہ بود و باشہ اندر ولایتی

لو کان فیہما الہمة الا الله لفسد تار و بخرا لی نہادہ است
 علی چشم بستہ تیغ میزند میگوید حتی تفتی الی امر الله قائل و قتل
 و قتل بیک سبیل بے مزاحمت قال و قیل بیک سبیل شدہ اند

گفتہم کہ پیامبری تو یا پیر چون نیک بدیدم این نگو بود
 گفتہم کہ دوری زراہ برگیر من و او پیر من سر او بود
 نیام ہو صام ہو مرغ ہو دام ہو جام ہو ہوا ہو ہوا ہو لعلی این

شہید
 ن
 شہید

حمل بیج نسبتے درست نباشد ہمہ اوجہ معنی دارد ایہا الشیخ الوجیہ
 ایہا المرشد النبیہ یومر یكون الناس كالفراس المبتوث
 وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْقُوشِ چه بسے است گم شد رامیجوند
 یا خود گم اند زبان کشیدن ذوالفقار تا چند سران و سروران را بیک
 بار قوت وقت خود سازد و مزالمعلوم طول ذوالفقار بحد
 ن کوہ ذراع باشد شاید گزے کم و بیش این زبان از کجا یافت این گوہ
 ن چونہ گوہ چون دراز شد -

خواجہ من میگوید شیخ من مرا طلبید طاقیہ بر سر من نهاد خر
 ہزار سخی در بر کرد و از پایش بر آوردم آن در و دیوار و آن بام و
 آن صحن ہمہ شیخ من بود تو چہ میگوی این برخی و درازی پس آن
 باز گشت ہم بصورت معتاد راست تخیلے حقیقی و تحقیقی اگر چنین
 است و اگر آن است این چه عشق گہ بناتی و آبی باشد در صلبے
 چون زالہ و برتے منجد شود -

تخفہ و گرا و دران تنگی و تاریکی چون مینماید تسطی و ترفع کرد
 مفرد مسکن را اضطراب داد برائے برون شدن خود جہانے
 را شورانیدم کسے را بلذتے و راحتے ذہولے عنیتے و اومین
 مَاءٍ دَافِقٍ يُخْرِجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ از مکنے
 از مکنے ہمانے و گر قدم نہاد خود را بخود از خودی پرورید حوض کوثر پل
 خود را شکستہ در زمین ازان دریا بیک تفت برون شد خط خود
 مادر شد خود را مضموع ساخت اتا بکی پیش گرفت تا بدان پرورش
 رسید با ہمہ استعلا و تعالی با ہمہ ارتفاع و معالی انا ربکم الاعلیٰ

منادی شد گفتمش ملعون کذابی بے دینی و کافر می با خدا شرک آری
 او گوید اگر تو مرا شناسی بر من چه عیب آری نه من بنده ام نه خدا نه تو
 مومنی و نه تو مسلم با صفا مائی آیم و نمی رویم نمی بازیم نمی سازیم لیکن نه با
 ت امیدانی که با بیح کیے انبازیم لَقَدْ صَدَقَ اللهُ رِسْوَلَهُ الرُّوْيَا
 بِالْحَقِّ وَرُوِيَتْ رُوْيَا خِيَالٍ بِالْحَقِّ اثْبَاتِ عَشَقِ ذُو الْجَلَالِ مُحَمَّدٍ
 رُوِيَتْ سَكْرًا نَكْدًا أَنْ خُودِ كَلْبِي بِدَرْشِدِ مَقْصَرِيْنَ بَقِيَّةِ بِأَخُوْدِ دَارِ
 وَخَوْلِ دَرَجَرْمِ سِرْنَه تَابِكِي اَزِيْنَ دُو حَالِ بِشَوَا اَوْنِبَاشِدِ اَرِي
 وَرَسِيْدِي وَضُوْنُوْنُوْا اَن اَمْدِ مُحَمَّدًا اَكْفَنْدُ تُوْمُقْتَدِي وَبِشَوَانِي بَقِيَّةِ كِه
 بَا تُوْمَانْدَانِ اَز لَقْصِيْرِ تُوْبَاشِدِ بِسِرْ وَجَانِ مَن سِرْ وَجُوْدِ جَانِ خُوْدِ رَابِئِي
 اسْتَرْوْ عَشَقِ صَافْتَرِكُنْ تَقْصِيْرِ رَابَا تُوْ چِه نِسْبَتِ بِسِيْتِ

نیست کن هر چه را در اے بود تا ت دل خانه خداے بود
 قاف عشق اینجا قرار گرفت اِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اَكْر
 مُحَمَّدًا اَزُوْبِدُوْ بَا زَنْكُرُوْ اَنْدِ خُلُقٍ عَظِيْمٍ اَزُوْ كِه بَا زَسْتَانْدُوْ مَكْرُوْ اَوْمَلِكُوْ اللهُ
 وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ - يَخَاجُ عُوْنُكَ اللهُ وَهُوَ خَادِعُهُمْ مَكْرُ
 ابا د از برادر خوندگی داد و سپس آن نسبت بخود بر د خیر الما کرین بهترین
 مکر های خفی ترین شیوه ها باز می چکان ساخت اذا تهر الفقر فهو الله
 بعدستی چه آید تمام فقر کے شود کہ استغنا بجمال و کمال خود قرار و استقرار
 گیرد وَاللهُ الْغَنِيُّ اَو اَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ چو فقر رفت غنی بفناء خویش در
 مقعد اطمینان قرار گرفت هر جا که مکر ریت و هر جا که خداے است
 ہمدین افتقار و استغنا است آنکہ محی الدین ابن عربی از د اڑہ
 ادب و بیان حق و طلب خروج کرده است و شرط افتقار تنزیہ و تسبیح

را فرض ساخته ما الکل مفتقر وما الکل مستغنی محققان نمانند
 باوی چه بگویم چه خدای بکدام تدبیر ساخته است نصیر الدین قولومی
 و عبد الرزاق و کمال الدین کاشی بر مثال قیصر و نجاشی باشد
 نجاشی ایمان آورد در سوم عیسوی را بر اندازد قیصر گوید قولک حق و
 دینک صدق لیکن من هم تعلقه و تعلقه دارم ندانم اورا همین شیوه است
 رہے نماید و آزا هدایت ارشاد دین حق سازد پس آن ہمہ اباد ہو اود
 مباشرت مع راکاز ملحد و زخی بد بخت نامند۔

قاف عشق قعر قلزم است شینده مشائخ انتہای اورا آشنا
 کرده است و را دور اسیر کند عمر ازل و ابد برابر برند ذرہ ازین ذرات کہ
 بخدا آفتاب کہ باصرہ احساس کند از شعاع آن شمس لحظہ در نظر نیاید
 ای مسکین تو اینجا چشم بندی است کہ عقلا بہر دو عالم و عرفا بہر اسم اعظم
 ہمہ گنند و ایشان با خود این تصور کنند کہ بیخ سعی و کمی نداریم آری
 مسکینان کم انداز کمی و کمی خود چه آگہند شعر
 بالقادسیة فتية ما از یرون العار عارا لاسلمین لاجسوس لایهود ولا نصرا

بایزید میگوید خرجت من قشر البشریة كما تخرج الحمیة
 من قشرها از پوست بشریت بیرون آمد مرا دانست کہ در و کمر بست
 ظهورے بے بیانست عینے بے عیانست یخاد عون الله وهو
 خاد عهم بر صفت عیان و تبیانست با پوست چه سازند باو
 چه پروازند جز آن نتوانند نقشے بران سازند هادی القوم معلم
 الصحابة ضلیع رسول الله هادی اهل الهدایه تگر چه
 میفرمایند ما انا و نفسی الا کراعی غدر کما اضمها من جانب

انتشرت الی جانب قعر قعر بکرے بے سائلے چنان
نشان میدہد عرفت ربی یفسخ العزائم پوست لبوخت مغز
بصورت خویش بصفیت خویش ظهور آمد من انستم فاذا افرغنت فالصبت
کنون همان خوشی شادمانی کارست سبحان الله آن مغز که پیاز
رازان پوست بود چندان پوست در پوست بر خود در پیچید است
که هیچ بیننده بعد آن قشور وقتے نزدیکه است لا احصى ثناء
علیک انت کما اثبت علی نفسک وگرچه میگوید جزرا از کل چه
اگر غم را از دریا چه خبر گاه گاه باشد پرده بر پرده نهند او شطاحی بصد
سرفرازی و بے نیازی نماید حلیب سببی دید سلطان العارفين
که گرازان و فرازان دست پا هر طرف اندازان سینہ کشان فرخان
خوشان میرود گفت هر آینه چیز موجزن موزجے در منظر اول
او داشته اند تا بدین حد از دست رفته است قدم بر بساط انبساط
نهاده به پیش رفت کرانه فرات مراغه میگرد و هائے و هوائے و صیائے
برخی آورد اثر آن شراب سکر آن کرد گوشه سکون گرفت با مزید خویش
آمد ازان ارتقا و ارتقا پس افتاد حلیب پیش شد عرضیه پوست
بحق آن وقتے که این زمان با خدا خویش سر بردی و بکر مست
روے آن جمالے که تو دیدی اشارتے ازان بشارت ماستود
سلطان زمان داد تو عامی و عجمی ازین اسرار خفی که در فضا الوه است
و در صحراء صمدیت با ستار و حجب گم گشته ترا این صورت کے
هنم آید و بدین معنی تو کجاری عجز و الحاح مسکنت میگفت و پجاری
را بصاعت نقد ساخت از ره ترحم و اشفاق و از ره تملطف و ارفاق

باہر عظمت و کبریائے زور و مزے نمود کہ من اللہ سبحانہ پس یا نزلوہ
 این دولت ملک افزون با بخشید صورت قدس پس نیم روز جو صلہ خشن آمد
 کہ اینجا شخص نفس و طمس و رس رفتہ است سبحان اللہ عجیب خندنی زو سلطان
 فرمود اینچہ بے ادبیت کہ در حضرت شاہان کنی چکویم با تو کہ آن شاہ
 را با سگبان کار باریست وزیر را در گاہ باری کے را ہزارے از بارے
 بارے نیست آنچه ترا بعد دو ہفتہ بخشند ما را ازان فرصت نیندہند تمنا
 دارم باشد وقتے یکدے ازوے فارغ مانم و او مرا بمن گذار و تا دو
 ہجران ولذت درو طلب گیرم یا زید گفت ای حبیب طرف ما ہم
 نظرے حبیب فرمود سخنے چندین متضمن بنصحے و پندے ربانی
 عیار از خار باشد مفرش عیار نہ پلے ازین راہ بخش
 تا در نرنی بہر چہ داری آتش ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش
 گرت آن یسر آید اکنون تنگ آمدہ خار زوہ گلہ مند از دست سائی
 و شراب فریاد براری بیست
 زیادہ چون کف سائی تہی نیکرود کجا دماغ لطیفم زمستی آید باز
 شتوہ علی این صورت اشکال اسفل اعلی را بچہ باز دادہ است
 و در کدام اعداد آورده است اهل الدین کصود علی صحیفہ
 ما را تحقیق شدہ است کہ عدل عم تقدیر است کہ اورا ازان انصرام
 میں نسبت نصب اورا رفع کردہ اند جز از وی چون آید واللہ خلقکم
 وَمَا تَعْمَلُونَ نسبت ہر را از ہرہ کار ہا بیکار است عجب شہباز
 نیست و عجب شہسوارے نیست میدانے ہموارے گوے بکبارے
 چو گلے بر قدر قوت رازے باغ او و حریفے در میان نہ و حد حلے

کار

 ک الدین
 ن انصرام

نکرده اند خود با خود میبازند و بغير خود نمی پروازند و کارے از خود برون نمی
سازند و عجب مینماید نام هر که می نازد و هر که سر می افرازد و جزیت و بعضیت ندارد
تجزیه و تقسیم او نپذیرد و اگر دید پدید بودے یا بے نیازی دلنوازی چون
با هم آمیزند مسکنت سرفرازی بیک قدم چون روند سو فسطائی با مرد
خداکے مہر خیال بازی کند مرد محقق دست در اثبات حقایق بقوت
خود کشاده کرده و بیایے مہمت با ستواری استادہ من میگویم با این سو فسطائی
متوہم و متخیل را انکار نہیں است کہ تو گمان بروی این مستخیل را کہ تو میگویی
وجود خیالی دارد آن وجود خیالی را پرس الیے احساس سگینی بر تن خویش
آنجا ہم ہمین خیال را بر باشد ایلام بخمال الذاذ بخمال وے این صورت
می گرید مینالد میزارد آرزو ہا دارم کہ خلاص باید ہم ہمچنین باشد ہمچنین ماند
هؤلاء فی الجنة ولا ابالی وهو لای فی النار ولا ابالی جو آرائی بینم
در سخن دوزخ ہفتم رنگ سرخے بقدموزونے بسازو ہا بیج خوردہ و برون
آمدہ سینہ کشیدہ و کشادہ دستکے میزند و ورقے میکنند پرسیدش دوزخی
خندنی زد گفتم بہشتی چشمکے نمود گفتم خازن دوزخی دستے بردست رضوان
چنان غنچے و دالے افرو و حسن الصورت را مرد شایے خبر وے ازان کل
فصلے ازان بابے قطرہ ازان در یار شحہ ازان آبی نمی ندانم چہستی از
کجائی و کدائی بکجا روی و از کجا باز آئی نام تو چیست لقب کد ام است
بکلامے ہر چہ صبح تر باوازے ہر چہ ملیح تر باہنگے ہر چہ لطیف تر این آیت
بر خواند و جواب مارا ہم بران درست راند اللہ نور السموات والارض
مثل نوره ک مشکوۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ
الزجاجۃ کا تھا گو کہ دُر کی کو قدر شجرۃ مبارکہ زیتونہ کا

شَرْقِيَّةٌ وَالْأَغْرِبِيَّةُ يُكَادُ زَيْتُهَا يُضَيُّ وَلَوْ لَمْ تَمَسَّهُ نَادَةٌ
 نُودُ عَلَى نُورِهِ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ
 لِلنَّاسِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَتَقَبَّهْ كَرُوحًا عَلَى وَجْهِهِ
 سَيِّدَةً أَشْكَارًا وَاشْتَدَّ دَرُودُهُ اسْتَتَارَ حَتَّى كَشَتْ فَرِيادُهُ بِرَأْدِ رُومٍ
 آهَ بَاشِدْ عَمَّ كَاهِ بِيْكَاهِ اَزِينِ جَمَالِ لُصِيْبَةِ اَزِينِ خَمَّ جَرَعَهُ وَ اَزِينِ قَلْبِ مَقْطَرَةٍ مِّنْ
 غَيْبِ فِي غَيْبِ آوَا زَيْ بِي صَوْتِي وَ حَرَمِي بِي مَكَلِي فِي بَاهِمِي لِيْنِ اَوْلِيَانِي
 بَاهِمِي حَسْبِي ظُرْفَتِي خَوَاسْتِي فِي بُيُوتِي اِذِنَ اللَّهُ اَنْ تَرْفَعَ وَيَذْكَرُ
 فِيْهَا اَسْمُهُ بِرُكْنِ اِيْنِ رُوعِي رَاعِيْنِ اَلْعِيَانِ وَ يَدِ زَبَانِ اَز بِيَانِ
 دَلِ اَز شَعُوْرِي نَهْمِ اَز جَنَانِ اَمَّا دَرِ طَلْبِ جُويَانِ بَا اَوْ بُوْدِنِ مَمْلُوكِي نَبِيْ
 اَوْ صَبِيْرِي سَبِيْرِي اَبِيْسِي اَبِيْسِي اَبِيْسِي مِيْكَوِيْدَا مَّا اَبِيْسِي اَسْتَبِيْ اَبِيْسِي اَبِيْسِي
 نِيْسْتِ رَايْتِ رُبِّي لِيْلَةِ الْمَرْصَادِ فِي اَهْيَبِ هَيْدَةِ فَضْرِ قَدَمِهِ
 عَلِي صَدْرِي فَوْجِدَتِ حَرَضِي بِهَا فِي قَلْبِي اِكَرُّ دَرِ دُوْرِي وَ رَايْتِي
 لِبَاسِ اَبِيْسِي لِبَاسِ لَعْنَتِي هَسْتِ دَرِ بَرَكَشِي اِيْنِ تَرْكِ خُوْخُوَارِ اِيْنِ سِرْخُوْرِي
 قَهَارِ اِيْنِ نَقْمِ خُوْدِي رَايْتِي رَا اِيْنِ كِيْنِهِ وَ رُكْرُوْدِنِ شَكْنِ اِكَا رِهْ وَ خُوْا نِيْنِ
 مَلُوْكَ سَلَا طِيْنِ اَرَايْتِي رَايْتِي بِرَادِقَاتِ عَزْتِ عَكْسِي رَا شَهُوْدِ تُوْا لِي اَكْرُوْ
 شَنِيدَةُ اَحْبَابِ رَا كِهْ اَز مَسْمُوحِ خُوْا صِ لُصِيْبِي وَ قِيْقِ تَرُو شَعُوْرِي
 عَالِي تَرْكِهِ حَشْمِ خُوْا صِ اَز اَنْ خِيْرِهِ اَسْتَبِيْ كُوْشِ اِيْشَانِ صَمْعِي كَرْتِي اَسْتَبِيْ
 دَرِ صَنْدِ وَ قَهَارِ اَنْ اَنْ اَنْ دَرِ قَعْرِ دُوْرِي وَ زَخِ دَرِ اَنْ خَلْمَا فَرُو بَرِنْدَانِ كِيَا نَنْدِ
 اَنْبِيَا اَز اِيْشَانِ نَشَانِي كُوِيْنِدَا و لِيَا رَا خُوْدِ كَجَا اَنْ نَهْمِ تَابِدَانِ رَسْمِ شِيْطَانِ
 بِحَسَابِ اِيْشَانِ خُوَابِ اَسْتَبِيْ اَنْ كِهْ بَا اَنْ حُوْرُوْ قُصُوْرُوْ بَاغِ وَ جَنَانِ اَسْتَبِيْ
 بَلَكِهْ دَرِ حَسْبُوْرِي وَ طَلْبِنْدِ خُدَا بَا اِيْشَانِ اِيْشَانِ بَا خُدَا كِيْ كُوِيْدِي كِهْ مِّنْ اَوْ دِنَامِ

دیگر بگوید کہ من او را من نیست مای و منی خوشبختی کرده اند اینجا احتراق
 نیست اینجا اعتناق نیست اینجا لذت نیست الم نیست در و نیست
 در مان نیست ہہیات ہہیات ایہا السادات و راہل السافلین
 رفیق شہر جموں کے جہانے با صفاے پر نورے از دو جام سککان آن
 مقرا اللہ اعلم کم عدو ہم و من ہم و ما ہم چو تراے تو گوی از نقرہ کردہ
 اند در میانہ اشک شاخ بالائے او بر ترا ز عوش رفتہ سدرہ راسدہ
 شدہ است بر زمین افتاد پست نمی نماید طوبی فرجہ شکرے گشتہ
 و اطراف او را سے سر اوقات کشیدہ جو انے سپید پوستے کشادہ
 پیشانی پیوستہ ابرو کشادہ سینہ کشیدہ کمرے جعد سے دراز سے
 قد سے بلند سے جعد گردانیدہ از بس برسنا صیبا شستہ نیزہ
 دستش نہ بر آن درخت بر سر آن چو ترہ ایتادہ برو سے من خندنی
 زد گفتش این ہمہ ساخت و پرداخت ہرے کر است گفت من ازل
 الی الابد در جستجوے اویم شاید ہم حریفے باشد باوے دست او پر
 نیزہ بازی کنم بر آن سمند کہ سوارم ہر طرفے کہی تا زم ہر بارگی نیزہ باز
 کردم از جان او سینہ اش گذرانم او پیش از ان برہ گذارسان ساخت
 نیافتہ کہے را کہ یکبار سے دست من بدن بازی و انداز و آسودگی
 یاد من محمد را میدانستم کہ او تاب نہ خم من دارد در ضرب احد و کردم
 تا بگذارش چہ ہمیش آن حبیب من آن دوست من بہترین مخلوقات
 من خلاصترین موجودات من آن زیبا ترین کائنات آن سرور سادات
 آن محرم من آن ہم نشین من آن ضلیع من آنکہ او من و من ہر و فریاد
 بر آورد کہہ کہ آن عصایہ را از من دفع کند اورا چنین و چنین باشد

پشت میں سیدینہ احدیگر دو اکنون این نیزہ را ہم بر سر خویش گردانم
ہم خود دارم نیست آن کسے کہ بروے اندازم۔

نیزہ
نیزہ

تخفہ و گراگر غم آن میخورد و لو هلك هذه العصابة لم
تعبد في الارض اہرگز پرستند گوچہ کم آید چہ زیادت شدیکے نظارہ

نیزہ

این سوکن ایشان کیا ننداز خود آن دم نظر بخشید اللہ علم چند ہزار
فرنگ در نظر آمد جہانے دیدم ہم ہم در ہم اندو بیج یکے جز مدح و ثنائے

خود نمیکویند سمند جنبانید جولانی کرد بطبیعت آن سو لخط افتاد اعنی
الشركاء من الشرك شنیده چہ خیال بود محمد را لعبد فی الارض

و لو شئنا لبعثنا فی کل قریة نذیرا محمد اعذار پیش آمد استغفار
نمود و فتحیابی دگر کردیم مادر فرزند را نگذار و اورا بسینہ پروردستان در

دہن فرزند است سینہ بسینہ متصل است لب ہم در پیچیدہ است لغاب
ہر یکے بکام دیگرے میشود جز نیست بعضیت را اثبات شدہ است

اتحاد ہر دور ایک بار پروردہ است رہے بیگانہ نمودہ است بیگانہ
ہم نگشتہ است با این ہمہ لذت و راحت را ہم بجز و محبت در دہن

بسندہ کردہ است ازین بیشتر روانیست رہ را بر بستہ اند مادر بر سپر
حرام است پس از مادر امیدے ندارد و خوب طبعے در شہر بود بیتے

از گفتار او خواجہ ماگاہ گلے خواندے بیت
قلم بشکن ورق سوز و سیاہی ریز و دم در کش

حمید این قصہ عشق است در دست نئی گنجد
متناہر دم گفتم طرف من شوخی کردی کہ تا این دم کسے نکرده بود پا از حد و اثرہ
وجود خود پیشتر بردی دیگرے پسترافت گفت ہل و رکرو لاجول

ولا قوة الا بالله

محمد جب گفتار نیست یکے از حلقہ ابدال در اثنائے طواف
 رہ انصاف گرفت و در او بقسمت رفت بعد جست جوے بسیار بردر خانہ
 چشم انتظار کشادہ میدارد گفتند چه زاد گفت سکنے دل بباد داد عرض
 واقصا رکنا رکنا بس هلس تو دوستان کشاوروے فتحیابی بین کشودہ
 شوخے عیارہ ناخدا تر سے سے سرفرازے باہمہ تبختر و بے نیازی خندے
 زوزان در بیش سید در کنار خودش کشیدہ بہ آوازے ہر چه دلا ویز تر بگلا
 ہر چه فصیحتر فریاد بر اور وائی انا لله لا اله الا انا ما خواہد ازو بدو گیرد

و خود را بدو دہد نہ او بود و نہ او بیت

من بودم و او و دیگران جملہ در و نحو حاشا کہ تو ان گفت کہ جز او دگر نہ بود
 ابدال مسکین بد حال شد ز ندیق ملی گشت ملی از ایشوا شد مغان را
 امام گشت جہودان را دست ایستادے پیش گرفت نصاری را پزہ و حاتم
 شد بادرین احمد بیزاری پیش نہاد احمد واحد علیسی و موسی و ابیس و آدم
 و دجال و سحر و انسوں و کلام اللہ و اسم اعظم در یک قدم دم زدہ اند و ہمہ
 در ہادیہ ہویت گم اندلن بلکہ ملکوت السموات من یولد صریقین
 الولادة و لا تان و لا ادة طبیعیة و لا ادة حقیقیة و لا ادة
 یکے است طبیعت بحقیقت باز گرد حقیقت طبیعت شود این نوم
 ولادت باشد مادرے پسرے زاد در کنار اختیار داد قفل شکن ایشد
 سینار سام اتا پاک گشت کو دک را در ربط کشیدند پرورش ازین جہتہ
 شد ازین زیادت زیادت باشد چون بلوغ شد چنان گشت کہ
 خود را خود یاد آورد عالم بسود و زیان خویش شد مراہق گشت ہوا ہا

نقص
 انتظار

مجبور

از درجہ عکسے و پرتوے برومی انداختہ مہر مبلغ بلوغ کشید درین نوبط
 اگر تعلیم عالیہ گرفتن ادبے آموختن حکمت و مصلحتے باشد همچنان کہ گو دک
 درگا ہوا رہ بود همچنان بر مرشد افتادہ اندزہے کمالے کہ ورا آن کمالیت
 تصور متوان کر قطبی اگر شغلیت قطب ماہ اقطبی شاعل وقت او باشد آزا
 کہ دوبارہ نر ایند بخدا نرسدی تو ان بے طعام و آب مانی از سر جاہ مال و
 ہوا تو انی خواست قطبی را ہم تو انی در باخت عاشق معشوق را انتظار
 کرد معشوق عاشق را خواہان نہ نہ این اورا خواہد نہ او این را فحشاء و
 و بختہ و بدم ہر دو بیک یک اند ص وَالْقُرْآنِ اشکے می برد ق
 وَالْقُرْآنِ اشکوے گرفت دعوی ہر دو بیاب العلم بردند مدینہ العلم
 مصدر قے فریضہ مطلوبے دارد در بیان این درگہ او ائمہ در بستہ باشد
 از درون سخن شنید در کشود تمام را بھر دم پر مال مال دید عجب عجب
 افزود السُّتُ بِرَبِّکُمْ بحقیقت بلی آمدہ است قالوا از چہان قیل
 وقال پیش نیست نفی نفی اثبات کردہ است چون نفی منفی شد آن
 منفی مثبت گشت بیت

صبحی گفتم کہ ای دریغ خانقاہ خانہ خمار میباید گذشت
 شنووم خجہ کبریٰ با محمد بغدادی شطرنج بازی نی باخت
 بیک معبودی بنود صورت دیوے موجب ہدایت مجدے شد
 ان الله خلقهم سوطا يسوق به عبادة الى الجنة
 ہا رہے را ہم رہا بر بند یک رہ بضرورت بلا مرجح ترجیح ختیا
 افتد و خترے سپید پوستے حیفا، مقبلہ عجزاء مدبرہ بدو نشان ہند
 سرور را بدو نسبت کنند ابرو اورا قبلہ مغان خوانند و خسارہ

اور مسجد چہودان کردہ اندبیت پرستان و حدہ لاشریک نہ میگویند
 قوی ترکیب است حسن شکلیست نازنین است کبک روش است
 جہانے در پس جعد و سرین اوست کسے را پیش از و گذرنیست
 چشمک او طرفے اعاطت میکند طرفے امانت می سازد و لخط و گر
 حیات می بخشد یک خندہ اور یا صین و گلبنان ہمہ را تازگی
 دادہ است بویے جیب او جهان را بر آورده است بہ سروری
 میگوید کہ زہرہ بہم دستے نشاید قصے میکتد فلک از گردش خویش
 ایستادہ می نماید گاہے زیر لکہ آرد کو ہم سازد گاہے بر تا ہم کند ذرہ
 ذرہ بذات ہوا بد گاہ بقہر و عورت چنان شاید کہ در چشم سر کہ شد
 گاہ بجمع آرد محکم نام نہد اگر درین بیان **الْكَرِّ تَلْكَ آيَاتُ**
 راتر حے دہم ترا از تصویر این صورت و از تجلیل این خیال رہ فہمے
 پیش آید در بدایے امر تا چہ اتفاق افتاد یکے خود را از خود بدرون چہ
 معنی داشت تو گوی خواست در زنج و ضلال اندازد ویدی
يُوسُفُ مِیْکُو یَدْرِتْ قَدْ اَتَيْتَنِي مِنْ الْمَلِكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ
تَاوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَاِلٰی
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۗ تُوَفِّيْ مُسْلِمًا وَّالْحَقِّيْ بِالصّٰلِحِيْنَ
 یوسف با ہمہ اندوہ و اسف عماسلف کہ داشت سپے آنکہ ملک
 و مملکت دستگ و بسطت پیش افتاد این مملکت را بان ملک
 این دولت را بان لذت مقابله نکرد بوبہم و خیال باز نسپرد آنکہ
 چیزے تصور کرد تازبان شکر ت کشد ما چنین دہم میرود **تُوَفِّيْ**
مُّسْلِمًا وَّالْحَقِّيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ہمہ را یک گره بستہ می نماید یعنی

آن و این هر دو در صلصال همین تحقیق و یقین اند و امر این شعور را از دو مسه این حال را و الحقیقی اشاره فرمود این شهود و ایم است همه مستغرقند اما ذائق فائق دیگر است الکفر و الایمان کجایان بین الرب و العبد فوق العرش چه باشد یعنی همه وجودات حجاب او بندگی ازان حجب عرش است کفر و ایمان از حجاب عرش بالا تر دید یعنی دم سالک بقدم سلوک تا عرش رسید پیشتر ازان دو حجاب مانع آمد کفر و ایمان کفر باز گرداند ایمان ایستاده دارد پیشتر شدن ندیدیم

تا ایمان کفر و کفر ایمان نشود یک بنده حق بحق مسلمان نشود آن ناز شیوه ناک آن گندم گون بے پاک آن شوخ چالاک آن درویش صاف پاک بے پاک آن قلندر روش بے ره آن صوفی خضر خالے سیاه بر رخساره است صورت کفر با بان نور و صفا که دارد در حسیب و دامن خویش نهاده گردد گفتمش با این تنزه و بیزار ی ترا با این کار فرمودم ایا هر بار صد کار و صد بار است اختیار را نیز در مصالح من یکے از ایشان شمار گفتمش مقصود و غرض حاصل گفت ترا با این چه کار و بر سر من که رسید که توری غور مرا که دید که تو بینی آنکے که ترا بدریا فرودم بعد چند هزار سال قعر رفتی گمان بردی که با نهایت رسیدم من تحت نظر کردم جنوب شمال قدام خلف را نظاره شد چند هزار مرتبه ازان دریا که گذاشتم عمیق تر و دراز تر و فرو تر فراخ تر دیدمش پس آنکه از و فرودم چند هزار سال دیگر رفتش هم همان بود یا نه چند بار چند دریا فرو رفتی پس آنکه نعره بر آوردے رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ

الظالم اهلها بر آوردیم ترا کنون جز این تدبیر نباشد هر زمان که ساعه
 و روح حال تو همین بود ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدىٰ و هب
 لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ما در مریم از خدا پرس
 خواهد قبولش این بود دختر دادند به از پسر دیگر هدایت آن باشد که در آن
 هدایت و هم ضلالت نبودش و احد را هم تهدی هم تفضل گوی هدایت
 کجا شده آنکه این ابتلا باشد بلکه چه باید گفتن بشر است و یا تا می الدین
 اینجا گمان و همه بر دلنصاری اقا نیم تلاش گویند نفخ روحی بود نفخ
 شد مریم را ازان شعور نه آنی لك هذ اخبرنه دارد زکریا را همین ستور
 نشد بغیر حساب قدرت نیست ان الله يرزق من يشاء
 بغیر حساب جمله تخصیص بهیم شادیت مشیت نیز تخصیصی علی احد است
 از خلقت عیسی پریدم گفت نور بوده آمده ام مجرد از صورتی و بیته
 مرا تصویر کرد و سوس خود خواند هر چند بے دعوت رفتم مانده ایستادم
 گفتمش بود هم الا ان یتمسر ج بالماء و الطین باز گرد ایندم و ثم تعلقوا
 خوردن آتش آمدن از و آموختم چنانچه صورت من دانستی مردن از زمین
 من هم بدان قیاس کن صورت من بلاء جان من شد تعین و شخص من
 محن و فتن بر من افتاده همان یعنی که نور مجرب بودیم از یگانگی و همزانی
 و همسایگی بدر برده بود نامی دیگر نهاده بودند تعین و شخص بلا نیست
 که هرگز رفتنی نیست خود بیج در بیج افتاد از هر طور که گذشتن از عرش
 و کرسی از چنین چنان و فلان همان تا آنکه درین غیر او را در آوردند
 کافور رنگ سپید یوسف لطیف دارد سیاه و لیش کردند بر ساختند
 تا این ادبار پاپے بنداوش از طیران باز ایستاد بسیار شیبده گری

آموخت تو شنیدہ حیوانے از گل میگردم فف میزدوم طائری می نمود
 چمانے را گمراه کرد و آنکه ہدایت یافت با حقیقت من زبید غایت
 گفت عبد اللہ کلمۃ اللہ روح منہ از من خبر ندارد و مردمان
 نماز جمعہ می گذارند یکے در محراب شستہ روے پریشان آوردہ چلویم با تو
 کہ میگوید شستہ چہ می باز دین نماز شما و تسبیح و تلاوت شما بدین و با آن
 نیز در انا للہ و انا الیہ رجعون یعنی چہ گمان میرود از بغداد رفتن
 بچند روزے و ہم بغداد باز گردند بعد از چند دیرے یا نیست آمدنی
 و باز گشتنی بر صورتے و اعتبارے نبود چہ میل کہ باز گردود و بعد زمانے
 باز آید کما غاب حضر حسین گویند نیست زمانے ابیس و آدمی
 نیست فرعونے و موسی نیست عیسی و دجالے نہ محمد و ابو جہل
 نہ حسین و زید نہ ہستند ہمہ ہستند اگر بناے بخوانند آن کارے دگر
 است آمدن محمد از اجماع تفصیل بود و باز رفتن از تفصیل با جمال
 عشق بصورت طاوس شد بر کنگرہ عرش نشست با ہمہ تعزیر و تعالی
 برسم متاع البیت لیشبہ رب البیت ندا بر آوردہ اثبات الوہیت
 میگرد میگفت انا للہ لا الہ الا انا این ندا را بنود جانے کہ شنید
 ہمہ گوش تیز کردند احساس قایل را ہر طرفے نظر داشتند ہر دو بال
 را بزم زد ہر دو پر ہار افشانند حجابہ الثور ہمہ عالم را گرفت ابصار خیرہ
 گشت ابصار را میسر نماند سر بانقیاد نہادند سر یک لا تذرنی فرجاً
 ہر یک میگفت از اضطراب پرو بال او حجب بر حجاب افتادہ است جزئی
 جمال نظارہ نیست لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ہمہ گمانہا را
 بے گمان کردہ است طاوس داند گم بر کنگرہ عرش است او نشست

ن این

و پرید بر کنگره احاطت دید خود ره طیران سوے ہو گرفت در آشیانے
 فروخو آمد آدراک او در حوصله عقلے نگنجدہ است او در نقص دنیا مدہ است
 او صید کسے نشدہ است او در دام نیتادہ است او دانہ نچیدہ است او
 خلقال ابدی در پائے دارد او سوار دیونی بر ساعدین دارد طوقے
 ازلی در گلو کشیدہ است تاج تنزیہ سر افزای بر سر گرفته است او بدست
 کسے نہ نشسته است او وقتے کسے را شکار نکرده است او شکار کسے
 نبودہ است او از ہمہ بزار و ہمہ بخیاں گفت و شنید گرفتار در اثنا

طیران یک پرے ازوے ہم بار اوت وے طرف آن چند در ماندہ
 و حیران کطویرہ صغیرہ طیرانے کرد ہر یکے بو ہم و گمان خود زبان نشا
 کشاد و کاحول و لا قوۃ الا باللہ قطرہ را با دریا چہ نسبت رشحہ
 را با زہریر کروی چہ کارا ماہان ازان یک برود نوع رنگ آمیزی شد

کافر گفت نقطہ سیات بر آفتے روشن نیکو تر دیدم بیست
 ای کفر چہ چیزی کہ معان از تو بماند مسکین چہ کند کہ بت پرستی نکند
 مومن طرفے دیگر دید سیدھا منے شفا نے عکس پذیرے و لا وینے رہبر
 رہنما ہر چہ خواہد در ان بیند ہر چہ خواہد ازان یا بدیکے چنین گفت
 انا فیہ دومی ہونی۔ لیس ہونیدہ و لیس ہونی فی معجزہ
 موسیٰ منکا دل او ہمزہ کار او معین دیار او دید بیضا و عصا شد
 موسیٰ را قوۃ ہمزہ کہ ازان بیضا شجر را ازان بدید ہر دہر و نبوت
 و لیس انداخت عصا را در گوشہ نہا و سخنے و بدیکے راست ایستاد
 پر آن طاوس برید یا قوت آن طاوس بود کہ ہدران طاوس و
 حوصلہ او گشت باوے کچھ و ہم شد اجنبیہ و افتناء ازان عبارت

کردند کنت نبیا و آدم بید الماء والطين هم ازین بیان تعینے
 نرسید و تینے شد فعلی ہذا محمدی را با محمد بنقار لطف و محبت بر آورد از ان حکایت
 کرد محمد دریائے باشد موسیٰ یک موعے از ان شنیدہ وقتے آن طاؤس
 در ان دریا افتاد محمد آمد بے محمد آمد با محمد آمد از محمد آمد در محمد آمد محمد
 نماز خود نماز طاؤس پر خود محمد را باز بخود برد از پر خود باوے باخت محمد خود را
 عین طاؤس یافت لیکن با آن طاؤس رنگ آمیزی باقی بود ہم بدین قدر
 کفایت شد ان رنگ نمونہ کہ انموزج صدفتنہ و شیوہ است با محمد آمد
 طاؤس فی غیب غیب رفت محمد بعثت بشری نمود با این ہم اشارت نظر
 بدرمی برو ما کان محمد ابا احد من رجالکم بیزاری درستی میدہ
 و لکن رسول اللہ با شما ہمین نسبت است تو میگوی جبرئیل بصورت
 وحیہ کلبی آمدے و شنیدہ کہ بر لوط فرشتگان بکدام صورت آمدند محمد
 فرشتہ نیت نسبتے ہم بد و نداد و اما قدسی قدوسی طہری طاہری سبحوی
 سبحوی بر تو پیدا شدہ اما کن نام او بر تو مخوا ہم گفت کہ او نسبت من طرف
 خویش ہم گفتہ ام و اگر تو فہم کنی بدان مانی انگشتی بہین بہایش چند ہزار
 درشت کردہ حکمے رمالے عاقلے را پسید گفت درون دست من
 چیست رملے زد نقاط را جمع آورد صورتے را پیدا دید گفت چیزے شے بہا
 گفت نیکوترین گفت چیزے روشنے گفت نیکوترین گفت چیزے کہ
 بدان جمال خوبان باشد گفت نیکوترین گفت در میان سوراخ دارد
 گفت از نام او خبر دہ حکیم عاقل مرد با تجربہ با ہر فکر و اندیشہ فرمود تحقیق و

۱۸۰ در کتابتیم این عبارتین چنین است فعلی ہذا محمد دریائے باشد موسیٰ یک موعے از ان شنیدہ وقتے آن

طاؤس در ان دریا افتاد محمدی را با محمد بنقار لطف و محبت بر آورد از ان حکایت کرد۔

تعیین خویش با استدلال دریافت که آیا باشد من تقصیر نکرده ام اما خدا ترا فهم دهد
 محمد را عبد الله و ایمنه نزاده است محمد را ابو طالب نپیرورده است محمد خدیجه
 و عائشه را زن نکرده است محمد را خسار و دندان کس نشکستت و ایم الله
 محمد رسول الله محمد را کس شناخت و او را کسی ندیده است پرده
 کرده که الکبریاء ددائی و العظمة ازادی بران پوشید همه را محمد و محمدی
 مشغول کرد و خود از میان نه ایخانه آبخانه این نه آن طویره با سلیمان گوید
 أَحَطُّتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ عَنِّي مِثْرُ مِثْرِي رَاوِرْ غَرَابِ جِثْرٍ آدَاخْتِ هِرْفَسِ بَرَوْرِي
 فرود آوردنی کند موسی خود را در غرابی دید که سال آن تصواونی آید از آن طلوعی که حکایت
 بنیاد نهاده ام بنیاد کم کرد در فضا را طیر آنکه نیاست چیز مگر آنکه مگر می شعی لا کالاشیاء
 در آن فضا حرکتی ظاهر شود چنانکه هوا بجنبند وجود مایی پیدا آید تا بکدام صورت
 حجاب نماید طاموس شاه مرغیست بهترین تمثالات و تشکلات است زیبا تر
 استار و مجلیست او صورت ندارد صورت او حجاب او باشد عائشه را
 میگوید ولو كنت نبيا لعاملتني كما تعامل الانبياء مع نساءهم
 ازین سخن بود اندلیوسونی انك لست بنبي قال او بلغت هذا قالت
 نعم قال شنشنة اعرفها من احترم عادت و درباره نیست من همین است
 ام اگر تا اینجاری زب که توئی ابشر یهد و ننا فکفر و اگر استهز این بود
 که بشمر هدایت کند هم کفر باشد و اگر راس هدایت را گویند بشمر شاید هم کفر باشد
 محمد در شب معراج پس آنکه جبریل را گم کرد براق بر پدید و رفرف از میان
 رفت محمد مانند آنجا ماند که جان بود محمد در مکان لامکان ایستاد و امکان
 نداشت محمد را نیز آنچنان کردند که مکان لامکان بود محمد را مکان امکان
 شد پس آنکه باز آمدن از و برودند کلا و حاشا آن حقیقت بود با این حقیقت

در سنه
 در سنه

نیزت بحق خود ثابت است آنکه تو بران آن توی تو همین هم توی تست محمد بنامه
 کماله آچنان که بود هست هست مایسکلهن الا الرحمن با این همه
 حرکات پروبال و پال این همه صباحت در هوا میگوید این جز فعل خداوند
 نیست موسی پرسید تو کئی باز خدا میداند هو الازل هو الابد لا ابتدا
 له ولا انتهاء له اما از خدای پرسیدم از زهره دنیا و هفت چند همچون دنیا
 پروردارید قدر شرف رزقش بعد شمس مابے یکدانه عمر هم بر قدر دانه مرداریدن
 شهباز همین خورد از نابر خورداری ترسید نالید گفت الہی عمر من کم شد
 دانه بعد سالے فرما آخر وقت جان میداد و میگفت افسوس آن قدر
 نزیستم کزین حیات خویش یادگارے با خود برم و ما امرنا الا واحدا
 کلیم بالبصر با این همه عوام و شهور و فزون در پله نیک وزن بین این
 لمحۃ البصر یک چشمک همه را طرفۃ العین ساخته است بود آدم چند هزار
 سال از محمد مقدم بود و شهود وجود محمد در پرده استتار غیرت مخفی می بود یکبار
 چنین اتفاق افتاد جمال خود را بصورت آدم تجلی کرد بر تخت ربوبیت تجلی فرمود
 فبجاء الملائکة کلهم الا ابلیس بخت ازین تلبیس چیزے
 آگهی داشت اما یک چشمش رست ندانست اوست با همه سیاز و دو کس
 نیز داز و پار و دیگر شیوه دیگر بنیاد نهاد چه دانه کندم خوردی فبذات لهما
 سو اتهما عیب پوی میکنند با این همه یکله الله شفاها است
 ان الله هو الشہیع البصیر همه چشمها وز با نها بر بسته است هم در میان
 آمده است همه چشمها را کور کرده است و همه گوشها را اگر گردانیده است
 اوست همه ز با نها میگوید اوست همه گوشها می شنود اوست همه با آنها
 می رود اوست همه چشمها می بیند او را از خود با خود دوم نباشد بان اضافیا

نیزت بحق خود ثابت است آنکه تو بران آن توی تو همین هم توی تست محمد بنامه

نیکبارگی

نیزت بحق خود ثابت است آنکه تو بران آن توی تو همین هم توی تست محمد بنامه

بنسبت من تو متعالی فرض کن یا وجوداتے کہ ہم ازان دریا رستہ ہما بخا ماندہ
 وہما بخا بودہ آنکہ ایشان می بنید آوازے کہ ایشان میکنند ایشان بنی کنند
 دریا میکنند قوتے کہ ایشان میخورند ایشان میخورند دریا میخورند محمد را در ان
 مکان لامکان مثال بر فے و ژالہ و آن ہمان لامکان صورت مکان نمود آن
 گداخت صورت لباسی ازوے بدر شد لامکان بود لامکان ہست باز دیگر صورت آدمی گذشت
 شیت در بر گرفت علی ہذا در غرقاب نوح نوح را محمد سر گرفتہ است ہمہ
 با شنائی اوست کہ نوح رہ نجات یافتہ است ابراہیم را محمد خلیل اللہ نام
 کردہ و دوست گرفت بر آن طاوس با خود داشت در آتش کدہ ابراہیم
 ہمان پر را افشا آتش را کوئی برد آو سلا ما فرمان داد لوط بر کن شدید
 ہمو قوت بخشید ذرہ ازان تجلیات پر تو آن اگر اس آن انوار بر موسی تجلی
 کرد و دیدش چگونه بتبت فریاد بر آورد و در رائے استار ہموئی گفت
 وَخَذُ مَا آتَيْتَكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ قدم بر بساط بر اندازہ خود
 نہ تو ہنوز خود با خود شبی با جمال احدیت چگونه گمانگی تو انی پیوست با مریم
 صورت رحمت شفقت نمود فتمثل لہا بشر استویا بان حسن و جمال بودہ
 محی الدین این اوابی آنجا خیلے با خود بخت آن دیگر سودا اوست
 بیج بالحم و دم مریم الفنا مے و انتطامے نکر دور آمدنی و بیرونی شدنی نبود
 اتصالے و انفصالے نہ روح از روح روح و از عالم غیب فتوح بصورت
 ہر چہ تنگتر و نرم تر ظاہر گشت محمد رانی بینی خود را نام عیسی کردہ است کہے را
 می رہاید و کہے رانی را انداز گلے صورتے میکنند ہی پراند ہمہ بن قیاس
 تا آنروز پیدا شد زمانہ آخر گشت اطوار مہتی شد آن دور آمد کہ آنرا دور قمر نام
 کہ او بسیار با آفتاب نسبتے و سر و کار سے و اید و بہا سے کہ در بر کردہ است

ن پر نور انکاس

شاید از وزیبا تر نماید محمد اقرب بزریبہ کالقمر بالشمس محمد میگوید
خلق آدم علی صورت الرحمن همه با صورت شمس شبیرت مقابلہ می برد
والخليفة کاملستخلف ضرورت است محمد نورے نکتے دارد
اگر چه عکس است و لے خنک تراست زیبا تراست آسودگی و رپس روی محمد
است ازو کسے نیاساید و نیاسوده است او سو زنده است او فرو زنده است

نمای
خواهی از جمال آفتاب پشے مسابرخوری مرہ انظاره کن مدانی عکس آن
از عین شخص نقتے دارد مرہ بر آید غره باشد اندک اندک برمی آید تا بکمال خود

رسد بدو لية القمر لقب و نامش نہ سپس آنکہ بزلال گدالی از
غردر رپود و از در تسع و اربع عشر از عشر بیض اکنون نقصان پیش افتاد نقل شد

وادی برآمد ہنادوس آغاز شد ظلم نمودن گرفت ہان وہان قمر محمد غروب
کرد نور احمدی فرورفت برآمدن راجا نماند شنیدہ بداء الاسلام غریبا

ہان وہان اکنون آن مرہ برمی آید تا ایام دولت طلوع او شد ہر روز روشن تر
برآمدہ تیز قوی تر لیظہ مرہ علی الدین کلاہ اذا جاء نصر اللہ مثل مانند

این ندانی دہد برمی آیند میخوانند تا آنکہ این مرہ طلوع شدہ را ہنگام آن کس
افتاد بسلامتے یا تینی رسول ربی فاجبت دعواتی بحق شد میگوید

بعد ازین صحابہ خود را تاجہ باشند برین تاجہا کنیند شروق این نور قمری را
ہر روز بجا ہیدن و کم گشتن نشان میدہد ضلال فتن ہم ازین حکایت

میکنند تا این بدر منیر در سر او سرار افتد کہ نفتح فی الصور آنکہ لو الا علما
خلقت الافلاك اے محمد ہمین تو بودی ہمیں ترا گردانیدم و ہمیں ترا

ہ چندے
داشتیم اکنون باز بر ہم چند این صورت دوی را با خود نمایم و یکے بر خود گیرم با خود
بخود یکے ہاشم گفتم و شنیدے کاکے و بارے وصلے فصلے قربے و بعدے

در میان نباشد عجب کار کمال انفصال اتصال چه قیامت قائم شد نفخ
 صورت عجب نفخ یک کرتی همه را بپزند و از آنچه بودند همه را الا ان بر دین چیز را
 چنانچه او بود نگذاشت نفخ دوم چنانچه بود بر و باز گردانید هم چنان ساخت
 شنیده عیسی نفس زنده تا آنجا که نفس او رسد هر کافر که هست بیدار این نفس هم
 ازان نفخ اولی است بدین هم لقین داری که عیسی صورت از گل پرداخته
 و در وی نفخ کردی طائر زنده شده پدید این نفخ هم بدان دوم
 نسبت دارد اما جزوی و بعضی فیض و استفاضت می باید دانست نفخ
 یکیست مادرش نفخ کنی تمام او پیرانی انبانی که هر دو طرف سوراخ از بیط
 فت کنی هر چه در آن باشد بدوم طرف بدر شود همان انبیا چه را بیط
 بند دوم طرف نفخ کنی هم درون ماند بر شود و الله علیه حکیم
 هر دو نفخ را بدین دو مثال تصور درستی کن ازیں نفخین یک که ازیں نفخ
 از روی حق و حقیقت اهل تحقیق را بر سر هر چند روشن تر و منوره
 است ترائی گویند این جهان و آن جهان و هر چه هست در میان کفار
 و فجار و فساق و خراف و عفا و علما و صلحا و انبیا و اولیا همه برباد هوا
 بیک فت بپزند بیک فت بدر روند تو خیر نداری که ترا در کدام گردوب
 او وام انداخت نیدانی همه پیچ اند پیچ اوست که اوست ای محمد بسیار
 خواستی تا در وسع تو باشد این سخن کم کنی همچنین با خود این دیگر دانی
 پختی که این قدم هم برین دم تمام شود الله اعلم تا چه قدر شد شب که
 شب دوشنبه پانزدهم جمادی الآخر بتاریخ سده ثلاث و ثمان مائت و نوزند
 که مولود از منسوب موجود از صلب منب ستر شد طایفه بیشتر نیگوم
 ازیں سخن که پدرم گمان بر ند که رعایتی و عنایتی دارد و اگر نه گویم که دشمن

بجای

ن حراق
ن حراق
ن حراق

کہ دروہینزاجہتاقدے استوار نہادہ است در حقایق و معارف بدان
مرتبہ باشد کہ در وقایق این کار و حقایق مردان کبار کم نباشد و ہر چہ
گوید و شنود و داندازشا ہدہ و معاینہ او باشد اگر او را پس نبودے
من ابریق کشی و میکردم نیک نفسے صاف دلے پاک چشمے کالمے مکلمے
راشدے مشدے آمدن در اطوار این بودم در مجلس نشست از مستملی
استفسار کرد چندین جزو مستملی عرضہ داشت کہ وہ جزو کتاب معہو این
وہ جزو بیست جزو شود در دل این فقیر حقیر مسکین مستسکین ضعیف نحیف
آوارہ در ماندہ از خود افشانده در و منہ مستمند را تاملے افتاد کہ بسیار

ن مستکین

گوی بسیار گوی است ہان و ہان بس بیت
سعدیا بسیار گفتن عمر ضائع کردست وقت عذرا آوردنت استغفر اللہ العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل بسیار باشد کہ عاشق غرق دریا عشق بود و با این ہمہ خود را نداند
من شام منکر عشق بود بسا باشد کہ عشق حرف و اثر گونہ نویسد و سطر و اثر گونہ
خواند نقیض گوید محمول بے موضوع مراد و بسا باشد عاشق را عشق چنان
غلبہ کند کہ معشوق ہم گم شود بسا باشد عاشق معشوق را در بر گیرد و از
بوسہ و اعتنائے برخوردار از عشق فارغ شود بسا باشد کہ عین وصال
موج دریائے عشق از غیرت عیوق در گذشت ہر چہ وصال پیشتر شد
عشق و شوق غالب تر آمد ہر چہ آب سرد تر بود بیشتر خورد و قطش و چند
تر بود بسا باشد عشق در نقصان افتد و عاشق آن مزید نالد بسا باشد
معشوق عاشق شود و عاشق معشوق دلے معشوقے سرافرازے
بے توجہ شوخے بے رویے ہیچ مرادے رسیدن ندہد بسا باشد عشق

ن از

از فیضان عشق و من مثلی و رب العرش محبوبی سرفرازی کن شاید
 گدای مبتلاے شایے شو و گاہ گاہے آن گداسرفرازی ہم کند گوید که آن
 شاه جهان معشوق منست بسا باشد عاشق با اختیار حیران گزیند بسا باشد
 عاشق از وصال نالد بسا باشد عاشق با اختیار خویش از شهر معشوق
 سفر گزیند بسا باشد که عاشق و معشوق بهم در یک بستر باشند و هیچ کی
 را از دیگرے شعورے نہ و لیکن بذوقے نیروی بجنگل گداخته است اما
 موجب معلوم نہ اگر معشوق خشم گیرد تدبیر عاشق چیت ضرورت باشد
 آن بپاید کرد اور اضی شود و لے بهیج رضی نمی شود چشم بپایدست صورت
 اور امتحیالہ خویش منقش بپاید کرد تا بجایے کار شد و آن خشم گرفته تو
 آن بیزار گشته تو شب و روز در کنار تو برادست میدانی کار کجا کشید
 انت مصیطر علیہ و لیس هو المصیطر علیک و بسا باشد
 که عاشق معشوق را دشنامها گوید و لیکن قبیح ترین و شنیع ترین دشنامها
 معشوق بدان خوشتر گوید از بس غلبه دوستی از بس که مراد مشتاق مراد
 است و آن بدام او نیست او آن خواهد که بهیچکس ادن نتواند ہر آنہ
 دشنام گوید و واجب بسیار است مرد عاشق را این قدر نمونہ باشد
 بسا باشد کہ عاشق از بس احترام و عظمت معشوق و وصال را نظر ندارد
 اگر چه از بہر لحظہ سوز داتا دور باش ادب مانع طلب مقصود نمی شود کار
 بجای کشد کہ محروم ماند بسا باشد عاشق از معشوق حظ وصال جوید
 و آن موجب رود و طرد او گردد کہے چنین ہم باشد کہ معشوق دو چیز بیش
 عاشق آرد در بہر دو اعتبار اگر اعتبارے رعایت میکند حسب دویم اعتبار
 ما خود میگردد و کذلک العکس چنانکہ ابلیس آدم ابلیس از زمان شد کہ سجده کن

انجان

بجز این

ابلیس را دو کار پیش افتاد سجده کند یا نکند اگر سجده کند شاید این مواخذہ کنند
 ترا با ما دعوی عشق و محبت چه باشد که سجده پیش غیر ما کنی و جبهہ خویش پیش
 اوسانی و اگر نکند گویند بفرمانی ما کردی اگر ترا در دوستی ما صدقے بود فرمان
 ما بایستے بجا آوردن این حالت مشکل ترین حالات عاشق باشد بسا باشد
 میان عاشق و معشوق در افتادے و گفت و گوے و دشنامے رود عاشق
 و معشوق در عین وصال باشد هر یکے اخلاصے و اختصاصے سلاصے
 آرد هر یکے خود را فدایے دیگرے نمی سازد و لیکن میان این دو آشنا که
 دعوی اتحاد و یگانگی می رود و ایم اللہ چندان بیگانگی است که از مشرق
 تا مغرب دور تر باشد معشوق عاشق را وعده وصال کند و ظلمات باز
 عاشق نسبتش بظلم نکند گوید همچنین بایستے میگوید و عدت نمی و کلا یعنی
 عاشق خسرید تمنا کند خیال معشوق را بخواب بیند معشوق بدان راضی
 نباشد عاشق راز حمتے شود و از زحمت نال معشوق بر حرف صدق
 او خطے در کشد عاشق ہر روز خسرید و ہر شب خسرید فراغ چشم کشادہ
 ندارد موجب دلش بیک خیال قرار گرفت و دماغ مسطوب از خواب نہ ہو
 افتاد اگر بجنبانی بیدار شود عاشق را ہر روز خور و خواب قرار نباشد
 خوردنش چیزے خفتش عنودنے قرارش چون دانہ برتابہ عاشق جیسا
 را دوست دارد عاشق خود را مرگ مفاجات خواهد عاشق خود را
 زحمتے طلبد عاشق خود را با صحت و تندرستی و با قوت طلبد عاشق
 خود را آراستن باشد امید بیدار دچنانچہ اورا من دوست دشم
 یحتمل بنوعے باشد کہ اورا از من تنگ آمدنی بنود عاشق ہموارہ در بحر
 و جادوے و طلسم تفرق بود عاشق البستہ با کسان معشوق آشنائی

و دوستی و رزق باہر کے اختصا سے کند چنانکہ ایشان اور اذنان
 خود دانند و در غم و شادی او یار باشند عاشق در کوئے معشوق بسیار
 تزیویر کند عاشق مکر و حیلہ بسیار بسازد عاشق صلاح و تقوی پیش گیرد
 مگر معشوق از شر او امین شدہ نفسے باہم شنید عاشق کہے دروغ
 گوید یک و در مستی خود رادہ کند عاقلہ ہمیں گوید اگر این دم مراد
 من بمن نشد ہمین دم میرم و شاید سالہا بزیار آید پیش جز این
 نیست عاشق خود رادہ یوانہ سازد و بیج غرضے در کوئے معشوق میگردد
 اگر بسند گوید دیوانہ ام عاشق را اثر طبیعت سحر گاہے نالد و آہے
 زند عاشق از خویش و خویشاوند بیگانہ است و رہ روی بیگانگی
 معشوق نہ عشق عاشق نہ بدان آتش سوزد کہ خاکسترش شد
 بباد ہوا پراگندہ نہ نہ کلہ انفضحت جلو دہم رید لسنہم
 جلو دہا غیرہا فرد

اے شمع پیرس از وصال ت
 می سوزم و می سوزم و می سوزم
 عاشق راقوت ایستاد نباشد بر ہر ولے کہ ناوک عشق رسید بے شبہ
 افتاد افتاد قابل ایستاد نیست عاشق کو ریست و کریت عاشق
 دینے دارد بر مذہبے رود مذہبے او دین اورہ معشوق است عاشق
 بار خسارہ زرد باشد چشم تر بار شد لب خشک دم سرد سینہ گرم تن زار و
 خواب و خور کم عاشق بدر و عشق میرد بالغان راہ گویند فسوس مسکین
 از درد بر بخورد عاشق فاسق نباشد فسق او بیفرمانی معشوق است
 عاشق کابل نباشد عاشق چالاک و بکروچ بود عاشق عاقل ترین
 مردمان باشد عاشق بیشتر ہم باشد عاشق در کنج خانہ در خلوت ماند

عاشق بر سر کوچه و بازار نشیند عاشق در باد پیرا در گور با و در غار پناه مند
عاشق ذبول و ذممول اختیار دارد عاشق مرد با آبرو باشد عاشق تمام
و تنگ دارد که بغیر از معشوق پردازد عاشق بشارت نسبت ناز و عاشق
خفته باشد و دلش نام معشوقه هر چه پیا و از بلند تر گوید که حاضران مجلس
بشنوند عاشق مسکین اگر با احترام گراید لعل بجرم اگر با افتخام گراید لعل
یطرده عاشق دو جا عشق را بکمال خود دید قهر اینچا پیدا آید اثرشرفی
بر آن خسته و آن خسته بر اثرشرفی گلشن تابلے عاشق ملک محمود شاه عاشق
ایاز عشق میداند زانے فراخے دارد چو گانے بر قیاسے بر دست عاشق
داده است گوی سبکی پیش داشته حریفی نه که گوے از میان برو آن
شهرسوار تنهانی باز دور حال اسنت بر می آید عاشق بے معشوق
نزدید یا او با خیال او یا یاد او عشق قوت از عاشق گیرد چیزے از نوسے
باوے بد و نگذارد او بدین کجا میسر شود با معشوقه هم ہمیں بشیوه می باز
نه عاشق ماند نه معشوق هر دو در حوصله عشق نیست و نابود گشتند لحم
و دم شدند حسن از عشق پیش دستی نموده است عشق دعوی ثبوت
قدحی دارد اگر من نباشم ترا که خرد او میگوید اگر من نبودم تو کجا بر آئی
عاشق در باغ و صحرا رود نظاره سرو و گلشنے هم کند هر کرا عاشق بیند
بنام معشوق خواند باد شاه بر تخت سلطنت عدلے و افضلے قتلے و بندے
بامضاے رساند وزیر بر عوے مسندساخته کار رانی و کار دانی رون
میدارد در بان چوبے بدست گرفته در منعه و اجازت نیست قاضی
بر سر محکمہ هر حیل و رشوتے را دفع میفرماید مرد مدرس فتنے پیش افکنده
و چندے در فشیان نیز پیش او در سلیمانای و کالمی قصابے بر برید گوشت

و در وزن و در فوختن آن غلہ فروش باغبان و اکسابے بگرہ ہر سہ سیم عاشق
 را نظارہ شو مسکین مجنون سر بر دریلی نہادہ ہان و ہان **نظم**
 در ہر دو جہا ہر چہ شود کوشو کو و ز دور زمان ہر چہ شود کوشو کو
 مشغول بحق باش مبراز دو کون و ز سود و زیان ہر چہ شود کوشو کو
 عاشق را اگر وصال معشوق مقصود باشد این مقصود بام او ہم از کار او
 براید حکایت بخار و دختر پادشاہ شنیدہ باشی بسیار باشد عاشق
 چنانکہ خندہ معشوق را دوست دارد احياناً خواہد کہ او از گریہ او ہم
 و عاشق خواہد معشوق گریہ و قطراتے کہ از چشمش افتد از بدان وضع و ناز
 کہ بدان او چشم را پاک کند و سرخی کہ در رنگے خسار و دوران ز گس خون
 او پیدا آید ہمہ سبب مزید ابتلا رآن عاشق باشد عاشق خواہد بسیار
 برین آرزو برد کہ معشوق ہمہ چشم گرفتہ برون افتادہ از دست رفتہ
 بجنگ بدشنام دادن و بطعنہ آیتد عاشق آرزو برد کہ معشوق ہمہ
 حسن سواری فرماید و ترکش ناز در کمربند وجعہ را در میان بکدہ در آورده
 بسہر چیدہ لے محے گرفتہ راست بکشاد قوت خود سینہ کشیدہ آیدہ بر
 جگرش گذاردن ہے ذوق عاشق گناہ گار را معشوق شاید سبب
 عجز و شکستگی و بسبب در مندرگی و التجاہے او دوست ہم کہ در عاشق
 آرزو کند معشوق لکدے بر سینہ اش زندہ بدین متنا دعوتے کرد معشوق
 گوید اگر تو مرا دوست داری من از تو ترا دوست ترا دارم اگر زخم گلے
 بر سینہ تو رسد زخم خواری بر دیدہ من باشد چون تو اتم بسینہات
 لکدزدن عاشق برین آرزو میرد و بمراد نرسد عاشق در پی معشوق
 رود و ہیچ در پس او میرد و او در پیے دل خود میرد و او دل را بر ز در پیے دل

خود و دید اگر کسی از سر تو دستار برد تو در پس او دوی و در پس او نمی دوی
 در پی دستار خود می دوی عاشق بشنیدن هم مبتلا گردد چنانکه بدین
 چشم دید خبر بدل برودل مبتلا گشت کز لک گوش شنیده حکایت بدل
 رسا کند دل عاشق شد عاشق وصال را تمام و کمال فجأة و جمله خوا
 معشوق حکیم اگر مرادش بیکبار در بدوش تحمل آن ندارد درین ساعت
 این شهباز مقلوب کلوہ بر سر نهد و تصحیف قبا در بر کشد بامن امان
 گراید آسوده و فارغ ماند و معشوق را بدین رضانه عاشق در هوا مراد
 چون شکر شهباز پرواز کند اعجوبه و گر صعوه از ان طرف برد فالقمة
 الحوت سازد عاشق را هر که نشان خانه معشوق پرسد اگر در مغرب
 بود او نشان بمشرق دهد عاشق بمعشوق آن محرمیت سازد افراتق
 واحتراق را صورت تصور نتوان کردن معشوقه خواهد بصلحتی که او را
 قدم از خم اندوه و زخم چشاند عاشق را احضار آرد روع از و گرداند
 جمال تجلی بدیگران بخشند ز عذاب مصراع

هر چه خواهی بکن آید دست مکن یار دگر

این تدبیر هم باشد با و حکایت کند غمازے سخن چینے را فرماید در گوش او
 رساند که با دیگرے ساخته است عاشق دوست معشوق را دشمن دارد
 عاشق آرزو برد چند روزے بخشم رود پس آن نفسے لصلح و آشتی شده
 عاشق و هم زده مردیست هر چه عاشق مبتلاے آنت جزعے متلاشی
 نیست عاشق را پرس گرفتاری تو با چیست عشق بیهوده کاریست
 و مرد عاشق بیهوده کاریکے گوید گرفتار رفتار فلام این رفتار بکدام
 گرفتار آید نه آنکه بیهوده کاریست عاشق را پر توے صورت قدس

نزد او باوے نماید آمد و رفت این مرد از و خبر نبرد و همه باقی ماند آن و هم
 بجای کشد جز جان از تن نبرد عاشق یقین داند خواهان کسے که دل
 منست اگر انکار و روز و متضمن چند اقرار باشد و اگر چشمے نماید امید واری
 صلحے نماید هم که شود لیکن من قبل از دور سلام علیکے پیش نبود این دم که
 آن چشم فتنه لک صلح آمد هر آینه رسم کار چنین آمد نیست از کنارے و دست
 بوسے و پا بوسے خالی نبود و لا اقل من کل قلیل و زمین بوسی این خشم
 باشتی آورد آن بعد بقربت کشید آن بجران بوصلت سید عاشق چنانچه
 خوراد دوست دارد کسی را نداد و عاشق خود خواه باشد عاشق خود بین باشد عشق خود
 باشد پروبالے است که از عیوق گذرد عاشق گسسته دے فرو فتاده که از
 قعر قعر گذرد عاشق در دریائے آشنائی میکند که هرگز ساحلش نمی بیند عاشق
 آشنای کند اما در آشنائشود عاشق در بند کسے نشود عاشق بند گوید و لے
 خرابی فرماید عاشق بند گوید و لے در بند کند عاشق بند گوید هر بند را بنده
 سازد عاشق بند گوید مردمان را در خنده آرد عاشق بند گوید مردمان را گریه
 گراید عاشق بند گوید رند را دل سپند عاشق بند گوید زاهد و عابد را
 از جمند میکند عاشق بند گوید عارف و مقربے اینجویش و خویشاوند کند عاشق
 بند گوید مرده را زنده کند عاشق بند گوید زنده را کنده سازد عاشق بند گوید
 همه را دل سپند کند عاشق بند گوید جان و جهان بران اسفند شود عاشق
 را چندین هم باشد که عشق با دیگرے باز دو اظهار میل و محبت اختیار ملا
 از پے دیگرے بخشد میخواهد معشوقه را بدین عیب طعنہ نرسد میخواهد کسے
 داند که در جهان کیست که شخصی بد و دل داده است خاطرش افتد
 بعضے چگونے کسے اوست عاشق را این سم قاتل بود بسا باشد خواجه کینز

خود را عاشق بودا عجوبہ کارے نیست این آنرا کہی بیاید پرستید یا گرفتن
 فرمایند ابرق در خلا بر عاشق را استوارند ارند عاشق و زد باشد شب گذر
 باشد عاشق تارک دنیا باشد عاشق طالب دنیا باشد عاشق خوب روے
 باید عاشق خوشخوے باشد عاشق فصیح کلام باید عاشق شیرین زبان
 باشد عاشق چرب زبانی بسیار کند عاشق شکر خدا بسیار بجا آرد عاشق در
 محن و بلیات بسیار صبر کند عاشق مقامات سلوک را نکوداند عاشق گوید
 او درد عوی عشق صادق نباشد کہ بر جفائے معشوق صبر نکند دوستی
 گوید حرف صدق او در قدم عشق درست منتقش نشود اگر در بلائے معشوق
 شکر نکوید معشوق میفرماید نام او از دفتر عاشقان صادق نحو بود اگر تلذذ با لایم
 و ضرب معشوق نکند محققے فرماید در دار الضرب صدق نہر وجود او را سکہ بنام
 او نزنند اگر در قلم و ظلم معشوق احساس شعورے باشد مرد و عییز بلند منتش
 را و رئیس ہر قوم ہر طائفہ را ہر دو بزین زندہ بیچارہ رذیل کو خواری و زاری
 را پر تو عشق حلیے عظیمے زدا و آن کیست کہ حکایت برو نمواند گفت اینجا

تدبیرے چیت جز این -

من مات عشقاً فلیمیت هكذا لا خیر فی اموات بلا عشق
 عاشق بے نیاز باشد عاشق با نیاز باشد عاشق غماز باشد بسیار باشد
 عاشق مردک قوادہ صفت بود ہر روز با ہر یک ہمین صفت معشوق میکند از چندین
 کہ او صفت پیش ایشان کردیک دوے را البتہ دغدغہ طلب بر سر افتد
 این عاشق چنین ہم کند تمناش این بود معشوق پریشان فاحشہ گردا میدارد
 میان آن چند ہوا پرست یکے او ہم باشد اما بی ظفر بر مرد ہر یکے را خواہد قوت
 عنقار اہل شود بعد ازین ہیچ راحتے در خود نیاید عاشق بکتا باشد عاشق

ہمتا ندارد عاشق کہ گہے خود را مستان سازد حضرت معشوق دست و پا
اندازد اگر برضار و دنج و خورندہ عذر با خود دارد مستم از خود چه خبر و اگر نہ من کدام
کسم چه کسم مرا با این حضرت چه نسبت بے ادبی عاشق در حضرت معشوق بدان
ادب آید پندہ بر سرش شست اگر چه حرکتے کند پندہ برویدین سکون
بدین قرار و قار شرط ایستاد آن حضرتست عاشق مقام باشد ولیکن ہر وقت
دعا باز د عاشق را اگر مقامت با معشوق افتد فرح و خوشی اورا خوش دعا
می باز دہ میکند می گذارد تا ہر پار او فرود اورا بدین بفرح سازد پس
آن اورا با این ہمہ بخود در کشد عاشق گدای ہم پیشہ گیر دہر بار گاہ و بیگاہ
بر در معشوق بگدای رود با و از بلند با آہنگ لطیف مدح و ثنا و دعا را و
کند او گوید چیست کیست گدای پر کالہ رقو التماس دارد اگر تو وقتے این
گدای کردہ باشی این سخن اذوقے گیری عاشق لعاب شہودہ گرم شود بازی
کند ہمہ بنظارہ شوند درین عہدہ نظرے تیزے بر مرادے یا اشارتے
و بشارتے لحظہ و غمزہ درست تر میسر تر آید عاشق پیش معشوق چو مردہ بود
پیش عسال این عاشق ازین معشوق با بیج بر خورداری نیاید با ہمراہ بر آ
او باشد عاشق مستم گرم باشد کہ گاہ گاہ شکر می تدبیر کار ہم می شود عاشق
معشوق را بہتر ساند ہم گوید تو ہمراہ من نہ ترا سوا خواہم کرد او فرماید من آن
بدنام فضیحت نیم کہ بگفت ہم چو توے گرد بدنامی بدامن حضرت ما رسد اما
این قدر باشد فرمایم ترا سنگسار کنند عاشق باشد بنامے باثرے بگمانے
راضی شود بدان قرار گیرد چنانکہ ازوے بازماند این عاشق محروم باشد
از عین لذت وصال عاشق اقل الناس باشد بیچ ذہن تو بدان رسید
عاشق برای تدبیر وصال چہ شیوہ بازی کند و چہ تدبیر با انگیزد کہ

جملہ عاقلان درند پیرا و عاجز باشند کمترین شیوہ با این است یا عشق
 آنچنان خود رانی نماید کہ هیچ غرض ندارد اگر چه گویم جاے گفتار نیست
 این حکایتیں است کہ انہو ذبے و نمودار است ایمان داری رسول اللہ
 عقل الانبیاء و عقل الحکما است خطاب و خطاب صیت بدان عاقل
 و لبیب نمونے عاشق نظر هیچ برستی معشوق نیست ہمین کثری بیند و آن
 دلبر دلبری او جز بدین کون سازی و شیوہ بازی نیست مسکین خوب طبع

ن کون

نکو و قوتے برین سر یافته است میگویی پیریت

گر گزنگار طرہ بہ سنجار نشکند تا بار عشق پشت خرد زار نشکند

عاشق میدانی فراخی ندارد عاشق در مضیقے افتادہ است جنبین

رامساغے نماذہ است عاشق باول کار بہر چه دستش رسد در تدبیر

حصول مقصود و تقصیرے نکند پس آنکہ البتہ ممنوع الحصول بیند بعد ازین

میان دو چیز یک چیز پیش آید یا غیر آن معذران صحرا و بیابان وادی

ن جڑہ بیدارے و کوہ پراندوہ یا حجر در حجرہ سردابہ روے سیدہ کردہ افتادہ نخواہد

روے کسی بیند در در و دو تو شدہ است غم بر غم در غم گشتہ است

ہمین تلخی و ہمین سوز قوت غذاے اوست چنانکہ عاشقے باشد بعد

طلب و مقاسات مشتاق طریق بیدر سیدہ ہر آئینہ باغ در باغ گشت

صحرا و تماشا امصارا مرو زہر و یکے اندوی در میان نماذہ است

یاد رصفہ و طاق یاد حجرہ و رواق یا سردابہ ہمہ موافقت و در ہا محکم

بستہ رقیب مردہ دلالت بیکار شدہ اگر بادے در جہان بزد بلا نیست

ن انعام برویش بگیر یا میان این دو اگر حکیم خواہد کہ اثبات ضلالت عقلی کند جز باہم

این دو صحیفہ نباشد مساع یکے عاشق معشوق را باز یور بالبا سے

زیبایے روشن بینی چشم سر کشیده خواهد سوار و خلخال را در نغمات و الحان
 طلبند مہرین قیاس باقی پیرایہ و لباس بر مشکلی اش پوشید بسیار اید نظارہ
 کند عاشق بسیار خند دختہ او گریہ بود گریہ دختہ باشد عاشق معشوق را
 باستغنا و جلالت و عظمت طلبد تا لذت بحر و زاری ذلت و مسکنت بیجاری
 گیرد شنیدی بلال باء چہ گفت تو خواجہ و خواجگی شناسے ما غلامانیم ذوق
 دل عبودیت ما دانییم عاشق آرزو دارد کہ ہمیشہ معشوق باشد و اگر از آن
 پستتر بستر کند ہم زانویش شود و اگر از آن دورتر است اند ہم از دور نظارہ کند و اگر
 از آن خانہ و از آن سر بر و نش کند گوید بر در نشینم اگر از خانہ بر آید و اگر از
 بودن بر در بگذرد یکے از ساکنان کوئے معشوق باشد و اگر آن میسر نہ شود
 یکے از میقان آن شہر ہم باشد جلا فرمایند ہر جا کہ باشد روئے بکوئے معشوق
 باشد و اگر آن میسر نہ شود یکے از میقان آن شہر باشد با سکان کوش
 در سازد گاہ بیگاہ گذرے کند و اگر از آن شہر ہم جلا فرمایند ہر جا کہ باشد
 روئے بشہر معشوق آرد و اگر از آنش ہم باز دارند از خیال وصال و از شہود
 موہوم کہ بازش دارد حال سخن اینست کہ معشوق بے عاشق نہ عاشق بے معشوق
 نہ عاشق را دو حالت مبارک تر باشد کہ وصال کہے فراق ہم لذت
 وصال بہ نعت کمال بعد از فراق ساعت او ساعتین اینجا عاشق ہا
 یک مشکلیست معشوق عاشق شود رو دہر ہوسے و آرزوئے ہر نفسے کہ
 داشت بقہر خویش اند عاشق را ممکن است کہ امتناع آرد اینجا کار سچا
 کشد کہ عاشق رہ گریز طلبد آن ہم میسر نہ جہان دل را خیال جمال معشوق
 احاطتے و شمولے کردہ است کہ نفسے از آن فرجہ حسبتن میسر نہ عاشق از
 نغمہ و الحانے و سرودے و فرغانہ خالی نباشد البتہ نظری و نشے بشود

و یادش گیرد و بعضی از آنها اور وقت خود ساز عاشقے چنین ہم کرده است
 صورت معشوق را بر حیفه نگاشت یا از گلے و سنگے و چوبے و زرے و نقره
 صورت پر داخت ہر روز و ہمیشہ نظر بدان دارد بدان تسلی کند عاشق
 شب را دوست دارد کہ بزلت معشوق ماند عاشق شب را دوست دارد
 از انچه طرفے خفی میسر است عاشق شب را دوست دارد ہوا تاریک میان
 دو نفرے چیزے رود کہ بیج کیے از ان شعور نیاید میان این دو نداند کہ
 کیے را با دیگرے چہ رفت و عاشق ہر وقت از دل بسند خویش گلے متدبا
 عاشق تو مسلمان است ہر چہ کند عذر پیش آید کہ ہمہ از سر نادانگی بود ہنوز
 شریعت عشق را تعلیم نکرده است مسائل و لداری نیاموختہ است ہنوز
 کودک است باش کتابا بالغ شود مبلغ رجال رسد عاشق را با معشوق
 جملہ ہم شود خورد و بزرگ کہ و بر آشنا و بیگانہ دوست و قرابت جمع آمدہ
 باہمہ عزاء و اکرام باہمہ آراستگی بجلی فاخرہ و طیب و روح باروشنائیہا
 و مشعلہا و شمعہا و چراغہا فروختہ گرد آورده و از ہمہ خرکات و سکناات
 اورا بازداشتہ بیارند در بر عاشق نہند تحفہ دگر ہر کیے دستکے و دفع
 میزند و خندہ میکنند و نغفہ و سرودے بر میآرد خذہ حجب استار را در ہم
 بہ ہم میگیرند اورا بہ تمام او بدونی سیارند خذہ چنین ہست آہ کسے را بود
 و باشد و شنود اللہم اللہم عاشق مزید حیات او جز بخیمال معشوق
 نباشد عاشق میرد و مردنش جز بدرد و سوز نہود کیے عاشق بر جمال
 مطلق شود یعنی ہر جا کہ خوبے و خوب رویے شوخے و شنگے و ہر جا کہ بلغے
 و صحرانے و ہر جا کہ صفانے و روحے بیند ایستد یک نظرے تیرے
 گھا رو قوتے تمانے و حطے مرتبتے شناسد چنانکہ نظر بازان گویند بیک

ن جوان

لفظ شش ماہر قوت گرفت عاشق پیشہ جوان باشد بلکه عیان عنفوان اگر میان
 عاشق پیرے بینی بدانی کہ او در عاشقی پیر شده است استاد جوانانست
 عاشق رقص بسیار کند دوران پاکو فتن و تیرگشتن و آہ زدن و سینہ کوفتن بسیار
 در و اورا تسلی و درمان باشد عاشق مبتلاے سماع باشد و اگر میان عاشق
 و معشوق چیزے در میانست عاشق سماع شنود سماع عاشق رازہ صلاح
 آموزد عاشق را سماع همچون روغنے است بر تابه سوزان روزے باشد
 میان عاشق و معشوق سلام علیک گفته و شنیدے ناله و آہے در میان
 گنجد عاشق کمر شکستہ باشد اگر معشوق تکیہ نہد ہمین کہ دو تو شود عاشق
 آزد و وارو کہ معشوق استعمال محذرے کند ساعتے بخوشی و خرمی گراید
 مگر درین اجابت سوائے شود امیدے براید عاشق خواهد کہ معشوق
 اورا پیش او بے گوید و عیبے کند تدبیری سازد مگر دلش صبر تو اندر
 و جالش تسلی تو اند گرفت عاشق را حجت نظارہ است مردم بجز یہ
 گفتند ہر قطرہ خون کہ از عاشق بر زمین چکد درست نقشے بنکشتہ
 معشوق بر آید چہ باشد عاشق با معشوق یکے شد لحم و دم گشت اگر این
 باشد از ان نقش این مفہوم شود کہ من فلام تا آنکہ نام بنام اتحاد است لحم
 و دم بلحم و دم اجتماع است عاشق نام معشوق سرودے بند و دوغولے
 بگوید انکو تدبیر نیست این بسیار خوبان خوب بیع رام دام شدہ درین دم
 افتادہ اند عاشق خود را مرده سازد دندان بردندان نہد دم گیرد رفتہ
 آزمونے می کند کہ بدانی کہ چہ حد چہ اندازہ با من دارد دلش خواہان
 من ہست یا نہ بود من شادمان و بفتوت من محکین ہست یا نہ عاشق
 خود را بستم رنجور سازد امید دارد کہ معشوق بعبادت آید بقار الخلیل

ن آزمونی

شفا العلیل است گفته اند و لے آن علت از خلعت باشد عاشق اگر
 در وصال البتہ بتینہ سفر گزیند در سفر در کم نمی شود و لیکن مشقت
 سفر معادلانی شود تمام او را بدرد بود نمی گذارد عاشق در فصل بہار
 سوداے وصال معشوق بیشتر در شرف عشق ہر روزہ ترقی برود و قلب
 واضطراب از حد احتساب گذرد عاشق در بہار دیوانہ ستے پر خمار باشد
 و در ہواے ابرو باران نیز عین صورت بطن نازی و شیوہ بازی موج
 عشق درین دو فصل بعبوق رسد و عاشق را در تغلیبات دارد عاشق
 افسانہاے عشق و اسما و محبت بسیار گوید و شنود عاشق شب پیدا
 قصدے دستے پیوند و عنایتے صحیحے کند در خفا یادرز و اما عشق
 مدخلے جوید در ایشست او جز بتقلب مہیت بدان باشد سینه میگردد اند
 بر زمین می زند پس آن سیتہ بالا میکند پشت بر زمین میزند ہمہ برین
 قلب و اضطجاع از رہ ناودانے در آید ہمہ حس و خاشاک و خار را
 بر سینه و سر گیرد پس آنکہ در آید اگر مقصودے میرشد فَقَدْ فَا ز
 فَوْزًا عَظِيمًا۔ و اگر نہ ہم ازین در آمد و برون شد اینچہ کار ہا
 سزد و چہ غرض ہا بر آید و چہ نامے بانگے پیش دوست او اورا باشد
 دَامَ عَشْقًا رَا مَلُوَا حٰی بَا یَدِ عَاشِقٍ بِا مَعْشُوقٍ کَو یَدِ و فَا دَار مَن
 حَتَّی بِنَسَمِ یَدِ مَن حَتَّی نَسَمِ کَسے و مَا دَر مَن حَتَّی نَسَمِ کَسے جَد مَن حَتَّی نَسَمِ
 کَسے مَن دَر عَم خُور دَم و ا ز بیا ر جَو ا ن ا ن خُور و جَا لاک تَر و ز بیا تَر م
 عَاشِقٍ مَعْشُوقٍ رَا کَو یَدِ قَد رے سَر مَدَر حَشْمِ کَش او کَو یَدِ دَر یَغْمِ آید
 مِیل دَر حَشْمِ رُود ا ن پَلک بَر پَلک نَہِم لَی کِن ا ی ن ا ز تُو حَقِّق شَد کَ تَر
 لَظَر بَر حَسَن بَانِی کَ تُو مِی تَلَا ر ز مَانَه تُو مَر د ک صُور ت پَر تِی عَاشِقٍ خُور دَر تَم

ن آمد

دیر و زیند

در محنت و مشقت در دوزخ خویش سینه میگوید مقرر است دست گرفته
لب خود می برد و اگر ریش چیز از گوید معشوق بجلال و جمال بزوری بزاری
نموده است مراتب آن نه بخود باز آیم مگر او را بر من رحم و شفقت
افتد مرا بمن گذارد عاشق راه امیداری کار خود را قصد نکند و اگر
نه ازین حدیث حادثه ظالم شود خلاص مراد او باشد و اگر با کسی
و هم امید می برد از حسد و غیرت کم نکند عاشق را هیچ حجاب غلیظ تر
و سیاه تر و دور دارنده تر از مقصود از جاه نیست جاه خواه از ان
بادشاه خواه بیغام بر خواه شیخ مرشادین سه قوم با سوز و درد میزند و میگزیند
نکند اگر چنان زور دارد که بسته بر بخون اظهار طلب مراد کند اما بصفته
که خود هم از ان طلب لذت نگیرد این سه طائفه یا عین عشق اند عشق ایشان را
خورده است ایشان عشق را خورده اند تعرز و تمکین نقد وقت ایشان
است بود وجود ایشان عین شهود عشق است عاشق معشوق را شرمند
خواهد عاشق معشوق را منت خواهد عاشق معشوق را محتاج خواهد عاشق شرم
مرد باشد عاشق شجاع باشد عاشق خود کام باشد عاشق زناخام کار نیندیشد
عاشق پنهان عاقبت کسی باشد عاشق چون بیرون شود سخت شکر تولد کرد
عشق متعاریست لازم نیست یعنی در شخص او دست در آید اینک
از دل او میله و رتبه طرف او بجنبند هرگز نباشد الا طال شوق
الامر الی لقاء وانی الیهم لاشد شوقاً و سرد
گر در ره عشق قدم بصدق نهی معشوقه باول قدمت شیر آید
عاشق مسخو رحم باشد نشان مسخو رحمت که موجب گرفتاری او هم برو
پیدا نباشد عاشق پیشتر جار باشد عاشق مرد اختیار باشد عاشق

مرد دیگر باشد عاشق را حرف جز از لب و شوق نباشد عاشق از هر کار بیکار
 باشد عاشق کبوتر باز باشد کبوتر را به هوا دل بدوان نشان معشوقه باشد
 او میداند بدین هوای دل کیست که پرواز کرده است هم برین زن لعبت
 بازی هم کند نشان نیست میان این و نفر تو ندانی که کبوتر می پرد این جان
 و دل شکسته نیست که هوا تو پروبال گسترده است عجب نباشد که درین
 طیران گسته و شکسته افتد ناگهان چنین اتفاق هم شود که کبوتر بر بام
 معشوق فرود آید خواهد دانه و آب آید چو در عاشق را اینجایک تدبیر خوش
 است می آید بر در می آید فریاد بر می آرد که کبوتر من اینجا فرود آمده است
 بر آغز بازدهید و چنانچه رسم معشوقست می سینه بدین میاید نم باشد و باشد
 مرا خبر نیست کبوتر را اینجا چه گذر و در خانه من چه نسبت که فرود آید آخر الام کار
 کشد که بینها صید بندی شود البته بهر بهانه آمد شد گفت شنود و فتق
 بهت زدن یک را نشان کردن گردانیدن اکنون نظاره کن عشق بازی از نزد برادر
 ای هجران حسینی بهر یان گوی بسیار پیش گرفتی عنان سخن را
 ن هر دو کرد آرزویان را در کش تو سن نفس بهر یان بسیار پیش گرفته است برین سخن
 آتم کار کن منتها عی عشق بدینجا کشد عاشق ره روی نداند عاشق بر کار
 نداند عاشق در بند دین نباشد عاشق را از کس می امید نباشد
 عاشق از بهشت دوزخ نترسد عاشق خدا و مصطفی را نشناسد عاشق
 خود را گم کرده بود تو بدان اگر بقا وجود تصور توان کرد گو که همه بود بیت
 کے باشد مانده مانده من و تو رفت و خدا مانده

فَمَنْتَ كَلِمَةٌ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا

تم الکلام من تصنیف سید محمد حسینی کیسوراز

حافظ محمد ماصدیقی
ہتمم اعزازی کتب خانہ روضتین گلبرگہ نے
انتظامی پریس حیدرآباد
میں چھپوا کر دفتر کتب خانہ روضتین گلبرگہ شائع کیا

ملنے کا پتہ

ہتمم اعزازی کتب خانہ روضتین گلبرگہ

قیمت کتاب - ۱۰/-

ایجا خطر ایمان است۔ المخلصین علیٰ خطیئہ عظیمہم یلینا بین ین
 است یتے را فزون کنی حرفے و حرکتے وسکتے بطرحے یا نثار تے بو تو طین و
 ناموزون خوانی میزان خوبے نہادہ اند تا از ان چه زرد کو زو بر حدیکه منسین
 فرماید مر و اسید نام دو پیلہ در سہر دو گوشہ آن خوب این پیلہ در این سہر و زون قرار
 خوب شمار کند لک شکگات ریمان در سہر دو پیلہ بہر گوشہ خوب آویختہ بین
 این میزان اعمال چنانچہ در میزان عرض نقصان و زیادت بیان شد
 فلذ لک درین میزان سہر چه ترا اللہ فی اللہ است زانچہ ہائست ترا لایق
 خیر انشاء اللہ شو داگر برکہ شین عشق بر آمدہ باشی و تمام کار او را در پیا
 کردہ با او سہر چہ بلند تر و فصیحتر خوانی شع
 و لک صرحیال قد علانشر فاقھا ذوالجھل جھل بزوال الجبال جبال
 ہمین آفتاب ست ہر روز بصورتے و گوی نیاید ہر روز بزرگ و گوی بڑی آید
 الفقیر سواد الوجہ فی الدارین کرار و شمن نشدہ است و الشفیع و
 الوتر رہ کار او برابر ست است تا آنجا کہ میر مسکاک بود بسیر قرض خود بہت
 آور و پیشتر رہ نیست ہر آئینہ و ترماند بازگشتن را ہست نگذار و پیشتر رہ
 نہر آئینہ تر و دین قادرین ماند مصرح

از طرفے تو میکشی از طرفے سلا سلم
 گم رہ بعین عشق میر و زلمنے بقاف اگر پیو خیر لہ ہوز
 اوسطہا اما کار یک رویہ نیست طرفین لحظ ضروریست فالحلحہ قالہ لک
 انک یا لوالد المقدس من طوفی من میدغم ہر اعضا بخیرتے بو شیعہ در ایمان
 پوشیدہ ہر ابر کنند کہ اوب است و این را بد رکفہ کہ لے اوبینت شفقین
 را عنایت از ہلک علی خنک و ز وجہ ک دارند علی نہادینک و لحنک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَصْحَابُهُ

لَا يَخْدَعُونَ حَتَّىٰ يَكُونَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْبُؤْسِ وَالْكَرْبِ وَالنَّارِ حَتَّىٰ يَخْرُجُوا

كُتَابٌ مُسْتَطَابٌ

خطبات القدر

لهروء

عشق حقیقی
رسالہ رقیبی

از تصنیفات ۱۸۰۳ء

قدوة الاولیاء والوالیین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفين المقربین بیدالسادات

ولی الاکبر الصادق محمد الدین ابوالفتح

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بہت شدہ نواز حشینی

قدس اللہ سرہ العزیز

بلسلہ مطبوعات کتب خانہ روضتین بکر شریف

بانتظام و توجہ خاص جناب معنی القاب نواب غوث یار جنگیہ در اہرام اللہ اقبالہم

صوبہ دار صوبہ گلپور شریف میر مجلس کتب خانہ روضتین

و بہ تصحیح و اہتمام

سید ذہبی حافظ سید عطا حسین صاحب ام، اے۔ سی، ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکاری

در انتظامی پریس کیسری بلنگہ جید آباد کن طبع کردہ